مذہب کی تردید مین ہزارون منصوبے باندھتے ہین اور جھوٹے مضامین اپنی کتابون مین
چھپوا کر شایع کرتے ہین پر اُنکے ایمانی جوش کا تقاضا نہین ہے بلکہ انواع واقسام کے
اغراض نفسانی اُن کو ایسے کامون پر آمادہ کرتے ہین - اگر یہ انتظام مذہبی جسکے باعث یہہ
لوگ ہزارہا روپیہ تنخواہین پاتے ہین درمیان سے اُٹھا دیا جاوے تو پھر دیکھنا چاہیے کہ
اُنکا جوش وخروش کدھر کو جاتا ہے - مین سچ کہتا ہون کہ جسطرح شاگردان مسیحی جب تک اُنکو
پیٹ کا سہارا نظر آیا تب تک - تو حضرت مسیح کو خداوند خداوند کہتے رہے بلکہ پطرس وغیرہ نے
تو خدا [illegible] جوش کرنیکے واسطے جان تک دینے کا وعدہ کیا مگر جب اُس خداوند پر وقت تنگ
آیا اور مصیبت نے چارون طرف سے احاطہ کیا تو ایک نے اُنمین سے تیس روپیہ کے لالچ سے
اپنے خداوند کو گرفتار کرا دیا اور باقی سب اپنے خداوند کو دشمنون کے پنجہ مین اسیر چھوڑ کر بھاگ
گئے ایک بھی ثابت قدم نرہا بلکہ جو جان نثاری کا وعدہ کر چکے تھے اُنھون نے تو بخوف جان
تین مرتبہ قسم کھا کر اپنے خداوند پر لعنت کی اور اپنے ایمان سے منکر ہو گیا - پس یہی کیفیت
خاصکر اُن ہندوستانیون کی ہے جو انکی تعلیم کی پیروی کر کے عوام الناس کو گمراہ کیے
ان دنون ایک رسالہ مسمی بہ دین قیم تصنیف کیا ہوا ابو [illegible] مخالف ان [illegible] کی
بنارسی کا بواسطہ محبی مولوی جہانگیر خانصاحب اکبرآبادی میری نظر سے گذرا جسکے دیکھنے
سے مضطر کے اضطراب کی کیفیت اچھی طرح سے معلوم ہو گئی - جسطرح سے حضرت مسیح حسب
اعتقاد مسیحیان بظاہر انسان اور بباطن خدا [illegible] مسیحی بھی بظاہر [illegible]
نام شاہ ابو صالح مگر بباطن مذہب عیسوی [illegible]

بظاہر نام اسلامی بباطن کفر کا حامی	خواص اس مضطر [illegible]

مضطر نے حالت اضطراب مین عجب نقشہ جمایا ہو جو اعتراضات کہ انجیل [illegible] مذہب [illegible]

پر عاید ہوتے تھے اُن کو اُلٹ پلٹکر مذہب اسلام پر جمایا اور جو روایات قلبیہ بائبل مین درج تھین اُن سبکو عوام الناس کے فریب اور مغالطہ دینے کے واسطے کتب اسلامی کے نام سے بیان کیا اور چالاکی یہ کی کہ نہ تو کوئی عبارت بجز چند آیات قرآنی کے جنکا ترجمہ اور مطلب غلط بیان کیا کسی کتب اسلامی کی نقل کی اور نہ حوالہ صاف پتہ وار دیا صرف چند کتابون کے نام جو شاید کسی سے سُن لئے ہونگے حاشیہ پر نشان دیکر لکھدیے - خاکسار کو اگرچہ کم فرصتی حائل تھی مگر پولوس کے قول کے مطابق (کیونکہ بہیت سے بیہودہ گو اور بکر و دغاباز ہین خاصکر مختونون مین سے جنکا مُنہہ بند کرنا چاہیے کہ وے ناروا نفع کے واسطے نامناسب باتین سکھلاکے سارے گھرانون کو اولٹ پلٹ کرڈالتے ہین طیطس کو خط ا باب ۱۰ و ۱۱ آیت) مناسب جانا کہ ایسے یاوہ گو کا مُنہہ ضرور اُسی کی مذہبی کتاب سے بند کرنا چاہیے - میرے ہونٹ بدگوئی نہ کرینگے اور میری زبان جھوٹ نہ بولیگی - لہذا یہ رسالہ مسمی بہ سیف جہانگیری باعانت و امداد جناب مولوی محمد جہانگیر خانصاحب عمم فیضہ کے لکھکر ہدیہ ناظرین کرتا ہون تاکہ عوام الناس کو اُسکا مکر و فریب معلوم ہو جاوے - خداوند تعالی اپنے فضل و کرم سے اسے اور مجھے قبول [illegible] سے عنایت فرماوے مولوی محمد جہانگیر خانصاحب مصنف مباحثہ جہانگیری کو بھی اجر جمیل اور جزائے جزیل عطا فرماوے جنہون نے بحالت بیماری و انقطاع امید زندگانی و بزمانہ طبیب و ڈاکٹرونکی دست برداری کے تین بار عبداللہ نابینا نو مرید مسیح دہلوی سے [illegible]ت مستعدی اور حضور ولیم سینٹ جونس کالج آگرہ مین مناظرہ کیا اور جوابات شافیہ سے مخالف کا مُنہہ بند کیا چنانچہ یہ مناظرہ اُس خدای لایزال کو ایسا مقبول ہوا کہ خانصاحب ممدوح کو اُسکے صلہ مین صحت بخشی اور مسیحون کا چراغ مراد (گھی کا چراغ) گُل ہوا بالفضل لله تعالی جیسے کہ لکُم [illegible] موسی و لکل دجال عیسی اُس وقت مع الخیر و العافیۃ مخالفون کے

ے لکھنے کرنیکو موجود ہین۔ بعد اختتام مناظرہ ایک مسیحی صاحب نے نہایت فخر و دعوے
اتھہ کتاب دین قیم جواب کے واسطے خانصاحب کو دی جسوقت خانصاحب نے
ر دیکھا اور مصنف صاحب کے طرف بقاعدہ (الاناء یترشح بما فیہ) نظر کی۔
ی لن ترانی اور خلاف بیانی پر دریای ایمان جوش مین آیا ضبط نہ کرسکے باوجود شدت
ور روک ٹوک احباب کے قلم سنوارا اور بامداد اپنے رفیق شفیق بھولو خان کے تر کی
رف حرف کا جواب لکھدیا الحمدللہ کہ کتاب الموسوم بہ سیف جہانگیری اختتام

کو پہنچی

ں ضروری ناظرین کو واضح ہو کہ مین دل وجان سے تمام انبیای مقدسین مقربین
ی آدم علیہ السلام سے تا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم گذرے
ن رکھتا ہون۔ اِس رسالہ مین جہان کہین اُن انبیای سابقین کی شان مین کوئی
ادبی اور حقارت کا تحریر ہوا ہے وہ سب بموجب نقل کفر کفر نباشد بیبل سے
ہے میری طرف اُس کو منسوب نکرین مین ہرگز نہین چاہتا تھا کہ میری زبان سے
بی تہذیبی اور بے ادبی اور گستاخی کے جو بیبل مین درج ہین نکلین۔ لیکن مخالفون
ا بند کرنیکے واسطے مجبوری نقل کرنے پڑے خداوند کریم میری بھول چوک کو معاف
ور یہ ہی امید ناظرین سے بھی ہے کہ ازراہ الطاف بزرگانہ عیب جوئی نہ کرین بلکہ پردہ پوشی
ی لاوین اور قلم اصلاح سے ممنون ومشکور فرماوین ❊

آغاز

العظمۃ والکبریاء للقدوس عن الدرک بالعقل التواق تا آخر
ر دوزخ کے ارادے ٹھن گئے ❊ جو کوئی بندون کے بندے بن گئے مضطر نے

اپنوں کی اور خاصکر اپنے ہی گھر کی خبر گیری نہ کرے تو ایمان سے منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے

قولہ صفحہ ا تاکہ ناظرین عامۂ اور محمدیان خاصۂ حق کو پا لیتے اور دلمین اپنے نجات کا یقین حاصل کرین اور مسرت پاوین ٭

اقول تم جھوٹی باتون کے بنانیوالے ہو تم سب کے سب ناکارہ طبیب ہو کاش کہ تم چپ چاپ رہتے کہ یہ بھی تمہاری دانائی ہوتی۔ اب میرا عذر سنو اور میرے لبوں کی حجتوں پر کان دہرو **ایوب ۱۳ باب ۵ و ۶ آیت**۔ جبکہ خود تمہارے مسیح کو اپنی نجات کا کامل یقین نہ تھا چنانچہ انجیل سے ظاہر ہے کہ اُسنے اپنی جان بچنے کے واسطے مضطرب اور غمگین ہو کر گریہ و زاری سے گڑگڑا کر تین مرتبہ دعا مانگی مگر تو بھی نجات نہ ملی اور خود تم بھی تو اس رسالہ مین گناہوں کی معافی مانگتے ہو تو ایسے مذہب مین دوسرونکو انکی نجات کا کیا یقین دلا سکتے ہو اور تمکو خود اپنی نجات کا کب یقین ہو سکتا ہے ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند

قولہ صفحہ ۲ سطر ا سے ۹ تک جو مضمون مفطر نے لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص دین قیم اختیار کرتا ہے وہ صراط مستقیم پا جاتا ہے اپنی نجات کا اور جنتی ہونے کا اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا اُسکے دل مین یقین ہو جاتا ہے اُسکو خدا سے مانگنے کی کچھ ضرورت نہین رہتی کیونکہ مانگتا وہی ہے جسنے نہین پایا وہ شخص انعامات اور افضال الٰہی سے مالامال ہو جاتا ہے الخ۔

اقول۔ جس مذہب کے اوصاف آپنے اِس جگہہ بیان کئے اگر وہ مذہب عیسوی ہے تو پھر عفی اللہ عنہ المعاصی کے کیا معنی کیونکہ تمہارے قول کے مطابق مانگتا وہی ہے جسنے نہین پایا اِس سے تو صاف ظاہر ہے کہ جو صفات مذہب حق اور صراط مستقیم کے مفطر نے بیان کئے ہین اُنمین سے ایک بھی صفت مذہب عیسوی مین نہین ہے ورنہ خود مفطر اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگتا۔ دوسرے یہ سب باتین تو خاص مسیح اور اُن کے

شاگردون کو بھی حاصل نہوئین اگر مسیح کو کامل بصیرت نہین ہوتا تو ہرگز پچنے کے واسطے دعا
اور فریاد نکرتا اور یہودا اسکریوطی جو منتخب شدہ اور اُن بارہ تخت نشینون مین تھا
جو قیامت کو بنی اسرائیل کی عدالت کرینگے ہرگز گمراہ نہوتا اور پطرس جو سب شاگردون
کا سردار تھا ہرگز اپنے ایمان سے منکر ہوکر مسیحؑ پر لعنت نکرتا اور باقی سب شاگرد مسیح کو
چھوڑکر نہ بھاگ جاتے۔ یہ سب باتین تمھاری یاوہ گوئی اور ہذیان سے خالی نہین۔
قولہ صفحہ ۲ سطر ۱۰۔ یہ وہ دین ہے جو نہ کبھی ٹلا اور نہ ٹلیگا آج تک قایم ہے اور قیامت
تک رہیگا تا آخر۔
اقول شرک اور بُت پرستی بھی شروع سے آجتک قایم ہے اور قیامت تک رہیگی
کچھ خصوصیت مذہب عیسوی کی نہین ہے بلکہ قرب قیامت کفر کا زیادہ غلبہ ہوگا حتّٰی
کہ قیامت جب ہی آویگی جب ایک بھی مومن ایماندار دنیا مین باقی نرہیگا اگر حسب تحریر مضطر
مذہب عیسوی قیامت تک رہیگا تو بیشک یہ ہی کفر اور بے ایمانی ہے جسکی نسبت
حضرت مسیح نے فرمایا ہے۔ کیا ابن آدم آکر زمین پر ایمان پاویگا دیکھو **لوقا** ۱۸ باب
۸ آیت یعنے قریب قیامت جب جناب مسیحؑ تشریف لاوینگے اُسوقت دنیا مین بالکل
ایمان نہوگا سب بے ایمان اور کفر کی حالت مین ہونگے۔
قولہ صفحہ ۲ سطر ۱۱۔ اِسکے ماننے والے نہ ماننے والون پر غالب ہین یعنی دونون جہان
مین فوقیت رکھنے والے ہین تا آخر۔
اقول معلوم ہوتا ہے کہ آپنے ابھی تک انجیل بھی نہین پڑھی ہے۔ دیکھو حضرت
عیسیٰ نے جو کچھ اپنے مخالفون اور منکرون سے تکلیف اور مصیبت اُٹھائی **انجیل**
سے ظاہر ہے کہ پیدایش کے وقت سے آخر عمر تک اپنے مخالفون کے خوف سے بھاگتے اور

چھپتے پھرے مگر پھر بھی جانبری نہین ہوئی گرفتار ہوکر بقول تمھارے بصد ذلت و خواری صلیب پر قتل کئے گئے۔ اب بتلاؤ غلبہ اور فوقیت کسکو حاصل ہوئی اسیطرح مسیح کے شاگرد بھی ہمیشہ اپنے مخالفون سے مصیبت اور تکلیف اوٹھاتے رہے کوئی قید مین مرا کسی نے کوڑے کھائے کوئی مقتول ہوا کوئی مصلوب۔ الغرض سب اسی طرح مارے گئے اُنکے بعد رومیون وغیرہ نے جو کچھہ عیسائیون کا حال کیا اور اہل اسلام سے جو کچھہ ذلت اُٹھائی یہ سب حالات تواریخ مین دیکھو۔ یہ تو کیفیت عیسائیونکی اس جہان مین ابتک رہی اب اُس جہان کا حال متی کی انجیل ۷ باب ۲۱ آیت مین دیکھو۔ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمانکی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اُسدن بہتیرے مجھے کہینگے ای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور بہت سی کرامات ظاہر نہین کین اُسوقت مین اُنسے صاف کہونگا کہ مین کبھی تمسے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو دیکھو حضرت عیسیٰ صاف کہتے ہین کہ جو مجھکو خداوند خداوند کہتے ہین اور خدا کے حکمون کو نہین مانتے اگرچہ اُنسے کرامات بھی ظاہر ہون تو بھی نجات نہ پاوینگے بلکہ مین اُنسے صاف کہونگا کہ ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ مین کبھی تمسے واقف نہ تھا **شعر**

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ تو گھر کے ہوئے نہ سفر کے ہوئے	کوئی اُنسے جو پوچھے کہ کہیے کہ ہوئے نہ اِدہر کے ہوئے نہ اُدہر کے ہوئے

پس جو لوگ خدا کو چھوڑ کر مسیح کو خداوند جانتے اور مانتے ہین اُنکا انجام یہ ہوگا جو اوپر بیان ہوا خسر الدنیا والاخرۃ ✣

قولہ صفحہ ۹ سطر ۱۲۔ یہ وہ دعوٰی ہے جسکو محمد صاحب پیغمبر محمدیان بھی ضبط نہ کرسکے

آخر کہا پڑا اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطہرک من الّذین کفروا وجاعل الّذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ

یعنی کہا اللہ تعالیٰ نے کہ اے عیسیٰ بیشک مین تجھے وفات دینے والا ہون اور تجھے اپنی طرف اُٹھا لینے والا ہون جس حالت مین کہ تجھے پاک کرنیوالا ہون اُن لوگون سے جو تیرا انکار کرین اور اُن لوگون کو جو تیری پیروی کرین قیامت تک تیرے منکرون پر فوق کرنیوالا ہون (یعنی غالب رکھونگا)

اقول۔ اوّل تو آپنے صریح جھوٹ بولا اور مغالطہ دیا کہ خُدا کے کلام کو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم کا کلام قرار دیا۔ دوسرے اس آیت سے کہین یہ ثابت نہین ہے۔ کہ تثلیث پرست یا مسیح کو خدا جاننے اور ماننے والے ہی حقیقی عیسائی ہین۔ تیسرے جبکہ خداوند تعالیٰ خود اپنے کلام پاک مین تثلیث اور مسیح کی الوہیت کے ماننے والون کو کُفر مین داخل کرتا ہے تو پھر یہ آیت آپکے مفید نہین ہے۔ اس آیت کے مطابق تو آپ کے مذہب عیسوی مروجہ حال کی اور بھی بے اصلی ثابت ہوتی ہے کہ جو لوگ مسیحی ہونیکا دعویٰ کرتے ہین وہ حقیقی مسیحی نہین ہین ورنہ ضرور اس آیت کے مطابق وہ ہمیشہ سب پر غالب رہتے اور مسیحی اسکے برخلاف ہمیشہ حضرت عیسیٰؑ سے لیکر اب تک ذلت اور خواری اور تکلیفین اُٹھاتے چلے آتے ہین جیسا ابھی اوپر ثابت کیا گیا اگر یہ لوگ حقیقی مسیحی ہوتے تو حسب فرمان خداوندی ضرور ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب رہتے بلکہ یہ وہی لوگ ہین جنکو قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ فرماوینگے کہ میرے سامنے سے دور ہو اے بدکارو مین کبھی تمسے واقف نہ تھا **متی کی انجیل** ۷ باب ۲۱ و ۲۲ آیت ✣

قولہ صفحہ ۲ سطر ۲۰ و ۲۲ صفحہ ۳ سطر ۳ تک **مضطر** نے منکرین عیسیٰؑ کی تین قسمین

بیان کی ہین اور دوسری قسم والونمین اہل اسلام کو قرار دیا ہے کہ یہ لوگ زمانہ ماضی مین
مسیح کے اتباع کے قائل تھے اور زمانہ حال واستقبال مین قائل نہین تا آخرہ
اقول یہ کہنا مضطر کا کتب اسلامی اور عقائد اہل اسلام سے ناواقف ہونے پر
دال ہے اہل اسلام کا تو اعتقاد اور ایمان یہی ہے کہ سب کتابون پر ایمان لاؤ سب
نبیون پر ایمان لاؤ جو ایک نبی یا کتاب کا منکر ہو وہ اسلام سے خارج ہے - ہمارا تو ایمان
یہ ہی ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ - اشھد ان عیسیٰ رسول اللہ اور یہ ہی تعلیم
حضرت عیسیٰ کی ہے جو موجب نجات کا ہے دیکھو یوحنا کی انجیل اول سے آخر تک
اور خاصکر ۱۷ باب کی ۳ آیت جسمین حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ نجات اُسکی ہوگی جو
تجھکو سچا اکیلا خدا اور مجھکو تیرا بھیجا ہوا جانیگا - اِس سے ثابت ہے کہ حقیقی عیسائی
اہل اسلام ہی ہین جو موافق قول حضرت عیسیٰ کے اُنکو اللہ کا رسول اور اللہ کو وحدہ لاشریک
جانتے اور مانتے ہین اور یہ ہی مستحق نجات اور اُس وعدہ کے ہین جو خدا نے حضرت
عیسیٰ سے کیا تھا جیسا کہ اوپر قرآن شریف کی آیت سے بیان ہوا -
قولہ صفحہ ۳ سطر ۴ - پھر اِس آیت سے تینون وعدے دین قیّم کے محمد صاحب کی
زبان سے ثبوت کے پایہ پر متحقق ہین -
اقول ابھی تک تو آپنے صرف دعویٰ ہی کیا ہے مگر ثبوت ایک بھی نہین دیا
اِس آیت کے مطابق تو آپکا مذہب جڑ سے جاتا رہا اور بے اصلی ثابت ہوگئی جیسا کہ
اوپر مذکور ہوا - اگر آپ اپنے دعوے مین سچے ہو تو دلیل سے ثابت کرو اُسوقت دیکھا جاویگا
قولہ صفحہ ۴ سطر ۵ - عیسیٰ کی وفات اول ظہور مین -
اقول اِس آیت مین جو لفظ انی متوفیک ہے جسکے معنی مین تجھے وفات

دینے والا ہون یہ مستقبل کے صیغہ مین ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرب قیامت
جب حضرت عیسیٰ تشریف لاوینگے اُسوقت خدا اُنکو وفات دیگا اور پھر اُنکو قیامت کے
دن زندہ قبر سے اُٹھائیگا۔ اس جگہہ سے اول ظہور مین وفات سمجھنا آپ ہی کی سمجھ کی
خوبی ہے اور یہ انجیل کے بھی برخلاف ہے دیکھو عبرانیونکو خط ۵ باب ۷ آیت
اُسنے (یعنی مسیح نے) اپنے جسم کے دنون مین بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے اوس سے
جو اسکو موت سے بچا سکتا تھا دعائین اور منتین کین اور خوف سے بچ گیا۔ دیکھو حضرت عیسیٰ
کا موت سے بچنے کے واسطے دعا مانگنا اور منت عاجزی کرنا اور رونا اناجیل اربعہ سے
ظاہر ہے۔ اُسیکی شہادت **پولوس** دیتا ہے کہ جب اُسنے رو رو کر عاجزی اور منت
سے دعا مانگی تو وہ بچگیا۔ افسوس آپ ابھی تک انجیل سے بھی ناواقف ہین۔

قولہ صفحہ ۱۳ سطر ۵ و ۶۔ عیسیٰ کا زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا۔

اقول حضرت ادریسؑ اور حضرت الیاسؑ بھی زندہ اُٹھائے گئے اسمین مسیح
کی کچھہ خصوصیت نہین ہے۔

قولہ صفحہ ۱۳ سطر ۶۔ عیسیٰ کے دین کا قیامت تک قایم رہنا اور اُسیکی پیروی تا قیامت
ہر فرد بشر پر فرض ہونی الخ۔

اقول یہ وہ دین عیسوی نہین ہے جسکو مسیحی نیا عہد قرار دیتے ہین جسکی بے اصلی
ہم اوپر ثابت کر چکے بلکہ اس سے مراد وہی دین ہے جسکی سب نبی شروع سے تعلیم
اور ہدایت کرتے چلے آئے ہین وہ ہی دین عیسیٰ کا بھی تھا اور وہ ہی حضرت محمد الرسولؐ
کا بھی ہے اور قیامت تک رہیگا۔ الغرض جتنے نبی گذرے ہین سب کا ایک ہی اصول
مذہب تھا یعنی خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت اور بندگی نکرنا اُسی کو اپنا

خالق اور مالک اور معبود جاننا اور اُسکے سب حکمون پر عمل کرنا اٰمنت باللہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ کا یہی مطلب ہے جسپر دارمدار اسلام کا ہے اور اسی کی پیروی قیامت تک ہر فرد بشر پر بلاشبہ فرض ہے ہ

ادنیٰ کی قدر کچہ نہوا علا کے سامنے	دریا کے آگے کیا ہے حقیقت حباب کی

قولہ صفحہ ۳ (ا) عیسیٰ کی وفات صلیب پر ہوئی محمدی کہتے ہین وہ صلیب پر نہ چڑھائے گئے بلکہ اُنکی شبیہ۔ اور اسکا ثبوت قرآن سے یہ دکھاتے ہین وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم یعنی نہ قتل کیا اُنھون نے اُسکو اور نہ صلیب پر چڑھایا اُسکو بلکہ شبیہ بنا دیگئی اُنکے واسطے ؛

اقول۔ ابھی انجیل سے **پولوس** کے قول کے موافق اوپر ثابت کرچکا ہون کہ مسیح نے جب اپنے بچنے کے واسطے گریہ وزاری اور عاجزی سے گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگی تو وہ بچ گیا اور یہ ہی دعویٰ قرآن کا ہے اور اسی سبب سے اہل اسلام مسیح کے مقتول اور مصلوب ہونیسے انکاری ہین جبکہ انجیل اور قرآن دونون ایک زبان ہو کر شاہد ہین کہ مسیح نہین مرا بلکہ وہ زندہ بچگیا تو اُسکے برخلاف مسیحیون کا یہ کہنا کہ وہ مارا گیا اور قبر مین دفن کیا گیا وغیرہ سراسر بے بنیاد اور محض واہیات ہے جو کسی طرح بھی قابل التفات نہین اور حق بجانب اہل اسلام کے ہے ورنہ انجیل بالاے طاق رکھنی پڑیگی۔

قولہ جواب مین اسکے مین کہتا ہون کہ اول تو مین قرآن کو مانتا ہی نہین ثانیاً یہ کہ اس آیت کے یہ معنی ہی غلط سمجھے جاتے ہین کیونکہ اسکے معنی یون ہین اور نہ قتل کیا اُنھون نے اُسکو اور نہ اُنھون نے اُسکی ریڑھ کی ہڈی توڑی اور لیکن وہ شبہے مین ڈالا گیا اُنکے لئے **اقول** **اشعیاہ** ۶ باب ۹ و ۱۰ آیت۔ اُسنے فرمایا کہ جا اور اِن لوگون کو کہہ کہ تم سُنا کرو پر سمجھو نہین تم دیکھا کرو پر

بوجھو نہین سو تو اُنکے دلون کو چربا دے اور اُنکے کانون کو بھاری کر اور اُنکی آنکھین موند
تا نہو کہ وہ اپنی آنکھون سے دیکھین اور اپنے کانونسے سنین اور اپنے دلونمین معلوم
کرین اور پھیرین اور شفا پاوین - پس یہ ہی سبب ہے جو تم قرآن کو نہین مانتے ہو اور
انجیل کو بھی جھوٹا سمجھتے ہو - کیونکہ خدا نے اپنے نبی کی معرفت تمھارے کان اور
آنکھہ بند کر دیے اور تمھارے دلون کو چربا دیا ہے کہ نہ دیکھو نہ سنو نہ ایمان لاؤ -
دوسرے یہ مجموعہ بیبل نہین ہے جسکا ترجمہ اپنی رای سے جسطرح چاہا کر دیا - یہ قرآن
خدا کا کلام ہے اسمین کسی مفسد اور مفتری کی چالاکی چل نہین سکتی ہے جو خود
مضطرب الحواس ہے اسکو صحیح اور غلط مین کب امتیاز حاصل ہوسکتا ہے
اِس آیت کے ترجمہ مین جو لفظ (اُنھون نے) دو جگہہ آپنے لکھا ہے بھلا بتلاؤ تو آیت کے
کِس لفظ کا ترجمہ ہے - قرآن عربی زبان مین نازل ہوا ہے اور اُسکے صحیح معنے وہی
ہین جو حسب اصطلاح عرب ترجمو نمین لکھے گئے ہین آپنے جو لکھا ہے کہ وہ شُبہ مین
ڈالدیا گیا واہ کیا خوب کیسا صحیح ترجمہ مضطر نے کیا ہے - اِس لفظ سے تو یہ ثابت
ہوتا ہے کہ گویا مسیح شُبہ مین ڈال دیا گیا کیونکہ واحد کی ضمیر اُنہین کی طرف راجع ہوسکتی
ہے - جسکو ذرا سی بھی عقل و شعور ہے وہ آپکے اس ترجمہ پر ضرور آپکی عقل اور علمیت
اور ایماندار ی کا امتحان کرسکتا ہے - ماسوا اسکے اگر صرف یہ ہی ایک آیت مسیح کے
عدم قتل پر قرآن مین ہوتی تو بھی شاید آپکی تاویل کچھہ اثر کرجاتی مگر جبکہ اس آیت مین دو
جگہہ اور بھی صاف صاف حضرت مسیح کے عدم قتل کا بیان ہے جسکو آپ نے
چالاکی سے اپنے رسالہ مین بیان نہین کیا تو اُسکے مقابلہ مین یہ سب تاویلین آپ کی
سراسر باطل اور محض فضول ہین -

قولہ صفحہ ۳- سطر ۱۵ و ۱۶- اور یہ ہی حالت موقوعہ کے بموجب ہے کہ نہ تو اُن یہودیون نے مسیح کو قتل کیا یعنے تلوار سے مار ڈالا- اور نہ بموجب دستور کے مرجانیکے بعد مسیح کی پیڑھ کی ہڈی توڑی*

اقول اب سچ کہو کہ آپکے اس اقرار کے موافق انجیل کا یہ دعوٰی کہ مسیح قتل اور مصلوب ہوا غلط ہے یا نہین- اور جو مسیحی اسکو سچ جانتے ہین وہ جھوٹے- دیکھو قتل کی نسبت **متی** ۱۷ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۰ باب ۱۸- و **مرقس** ۹ باب ۳۱ و ۱۰ باب ۳۳ وغیرہ **قول جناب مسیح** و **اعمال** ۲ باب ۲۳ و ۳ باب ۱۵ آیت **قول پطرس** و ۵ باب ۶ آیت **قول یعقوب**- اور مصلوبی کی نسبت **متی** ۲۶ باب ۲ آیت ۲۷ باب ۲۶ آیت دوسرا **قرنتیون کو خط** ۱۳ باب ۴ آیت وغیرہ- ناظرین انصاف فرماوین کہ **مضطر** صاحب خود اقراری ہین کہ مسیح مقتول اور مصلوب نہین ہوا اور **پولوس** بھی شہادت دیتا ہے کہ مسیح بچگیا جیسا **عبرانیونکی خط** ۵ باب ۷ آیت سے اوپر ثابت کیا گیا اور یہ ہی دعوٰی قرآن شریف کا ہے- اس جگہ تو مضطر نے قرآن شریف کی پوری پوری تصدیق کردی اور انجیل کی تکذیب کیون نہ ہو کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ- ہمارے نبی حضرت عیسیٰؑ سچے نبی اللہ کے تھے اور مقبول بارگاہ کبریا- پھر کیونکر اُنکی دعا قبول نہوتی ضرور ہوئی اور وہ بچگئے- اگر وہ جھوٹے نبی ہوتے تو بیشک قتل کیے جاتے جیسا کہ پہلے سے موسٰی علیہ السلام کی معرفت خدا نے جھوٹے نبی کی علامتین بیان کردی تھین کہ وہ قتل کیا جاویگا جیسا کہ **استثنا** ۱۳ باب ۵ آیت ۱۸ باب ۲۰ و ۲۲ آیت مین ہے اور حضرت سلیمان بھی اپنے امثال مین یہ لکھ گئے ہین کہ شریر پیغامبر بلا مین گرفتار ہوتا ہے پر دیانتدار ایلچی صحت بخش ہے

امثال ۱۳ باب ۷ آیت ❖

قولہ صفحہ ۱۳ سطر ۱۶ سے ۲۲ و صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ تک۔ جو مفسطر نے لکھا ہے کہ یہودیون کو یہ شُبہ ہوا کہ کہین یہ تیسرے دن زندہ نہو جائے اِس وجہ سے ساٹھہ رومی سپاہیون کا پہرا یہ حکم دیکر رکھا گیا کہ نصف جاگین اور نصف سوئین اور جبتک پہر رہا کہ اُسکا زندہ ہونا مشہور ہوگیا ❖

اقول یہ بالکل جھوٹ ہے اپنے ترجمہ مین تو تم لکھتے ہو کہ وہ شبہہ مین ڈالدیا گیا اور یہان یہودیون کا شبہ ظاہر کرتے ہو ذرا عقل و حواس درست کرکے کتاب لکھی ہوتی یہودیون کو مسیح کے پھر زندہ ہونے کی بابت شبہہ نہ تھا بلکہ یہ شبہہ تھا کہ کہین اُسکے شاگردرات کے وقت لاش چورا کر لیجاوین اور لوگونمین مشہور کردین کہ وہ زندہ ہوگیا دیکھو **متی** ۲۷ باب ۶۳ و ۶۴ آیت۔ اور یہ گمان یہودیون کا صحیح نکلا جیسا کہ **متی** ۲۸ باب ۱۳ آیت مین ہے کہ اُسکے شاگرد اُسکی لاش کو چرا کر لیگئے اور یہ بات آجتک یہودیون مین مشہور ہے۔ یہودیون نے مسیح کی اُس شبیہ کو جو صلیب پر مقتول ہوئی جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے یوسف اریتا کی معرفت قبر مین دفن کیا چونکہ یوسف اریتا بھی خفیہ مسیح پر ایمان لاچکا تھا اُسکے اشارے سے مسیح کے شاگرد رات کے وقت لاش قبر سے نکال لیگئے اسکی تصدیق **متی** ۲۸ باب ۱ سے ۷ آیت تک بخوبی ہوسکتی ہے کہ مریم وغیرہ عورتونکے سامنے فرشتے نے قبر کے مُنہہ پر سے پتھر کو ہٹایا تو اُسمین لاش نہ تھی اور فرشتہ نے بھی اُنسے یہ ہی کہا ہے کہ تم مسیح کو ڈھونڈھتی ہو وہ یہان نہین ہے بلکہ **لوقا کی انجیل** ۲۴ باب ۵ آیت مین تو صاف لکھا ہے کہ فرشتے نے اُنسے کہا کہ کیون زندہ کو مُردو نمین ڈھونڈھتی ہو خیال کرنا چاہیے کہ اگر لاش قبر مین ہوتی تو جبکہ

فرشتہ نے مریم وغیرہ کے سامنے قبر کو کھولا تھا وہ عورتین ضرور زندہ ہو کر قبر سے نکلتے
دیکھتین۔ اب اس بیان سے متی کے قول کے بموجب پہرا مقرر ہونا جسکا آپنی
بھی بڑے فخر سے بیان کیا ہے سب غلط اور فضول نکلا کیونکہ اگر حسب قول متی ساٹھہ
رومی سپاہیون کا پہرا ہوتا اور آپکے قول کے مطابق وہ پہرا اُسوقت تک رہا جب تک
کہ اُسکا زندہ ہونا مشہور ہوگیا اور قبر بھی فرشتے نے اُنکے سامنے کھولی مگر افسوس کہ
ساٹھہ مین سے کسی ایک نے بھی مسیح کو قبر سے زندہ ہو کر نکلتے نہ دیکہا اور یہ سب واقعہ صبح کے
وقت جب خوب اُجالا ہو گیا تھا ظہور مین آیا متی ۲۸ باب۔ ماسوا اسکے پہرے کا بٹھلایا جانا صرف
متی نے لکھا ہے اور کسی انجیل نویس نے نہین لکھا اگر یہ صحیح ہوتا تو ضرور وہ بھی اُسکو
تحریر کرتے اور جس صورت مین کہ متی نے بہت غلطیان اپنی انجیل مین کی ہین جیسے
کہ نسب نامہ مین اور بہت سی جھوٹی روایتین بھی درج کی ہین جیسا کہ مسیح کا ناصری
کہلایا جانا وغیرہ تو اور مولفون کے برخلاف صرف متی کا یہ قول قابل اعتماد کے نہین

قولہ صفحہ ۴ سطر ۲ سے ۹ تک مضطر نے لفظ شبّہ[۱] صلبوہ کے اُلٹ پلٹ کر
اپنی طبیعت سے معنی لکھے ہین وہ قابل اعتبار کے نہین ہو سکتے قرآن مین اگر لفظ بھی
مسیح کے عدم قتل کی نسبت ہوتے اور کہین کچھہ ذکر نہوتا تو مضطر کی کارروائی شاید
چل جاتی اس جگہہ مضطر نے بہت بھاری مغالطہ دیا ہے پوری آیت کو جسمین مسیح
کے عدم قتل کا دو تین جگہہ ذکر ہے بیان نہین کیا اول و آخر کے جملون کو جنمین صاف
صاف مذکور تھا کہ مسیح مارا نہین گیا چھوڑ دیا اور بیچ کے فقرون کو اپنے مفید مطلب
سمجھکر مغالطہ دینے کے واسطے بیان کر کے اُسکی تاویل اپنی طبیعت سے کر کے بیان
کر دیا چنانچہ ہم اس جگہہ پوری آیت قرآن شریف کی نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین کو

[۱] شبّہ باب تفعیل سے ماضی مجہول ہے مادہ اسکا شبہ ہے اور شبہ کے معنی شک ہے اور خاصیات باب تفعیل مین صیرورت بھی ہے پس شبّہ کے معنی وہ شبہ مین ڈالدیا گیا بھی صحیح ہے۔

مضطر بنارسی کی چالاکی اور مغالطہ پن اچھی طرح سے معلوم ہو جاوے۔ وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفی شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما ترجمہ اور بسبب کہنے انکے کے کہ تحقیق ہم نے مارا مسیح عیسی بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر تھا اللہ کا اور نہین مارا اُسکو اور نہ صلیب دی اُسکو اور لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اُنکے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اُسکے البتہ بیچ شک کے ہین اُس سے نہین واسطے اُنکی ساتھہ اُسکے علم کچھہ مگر پیروی کرنا گمان کی اور نہ مارا اُسکو بہ یقین بلکہ اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے طرف اپنے اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔ اب ناظرین انصاف فرماوین کہ قرآن شریف مین صاف صاف اس امر کا بیان ہے کہ مسیح نہین مارا گیا اور مفسرین متقدمین نے لفظ شبّہ کے معنی مین صاف لکھا ہے کہ مسیح کی شبیہ کا دوسرا آدمی صلیب پر مارا گیا اب اسکے برخلاف **مضطر** کا یہ کہنا کہ لفظ شبّہ کے معنی شک کے ہین محض یاوہ گوئی ہے اگر شبّہ کے معنی شک کے ہوتے تو دوسری جگہہ اسی آیت مین لفظ لفی شك جو خدا نے فرمایا ہے اسکے کیا معنی ہونگے *

قولہ صفحہ ۴ سطر ۱۱ سے ۱۳ تک تیسری وجہ یہ ہے کہ دو جگہہ قرآن مین محمد صاحب نے کہا ہے کہ خدا نے عیسیٰ سے کہا کہ مین تجھے وفات دونگا تا آخر

اقول کیون بار بار مغالطہ اور دہوکہ دیتے ہو قرآن شریف بلفظ کلام خدا ہے حضرت محمد رسول اللہ کا قول اُسمین نہین ہے۔ دوسرے یہ وعدہ خدا کا سچا ہے جھوٹا نہین ہے

سورۂ آل عمران اور سورۂ مریم مین جو خدا نے فرمایا ہے دونون جگہہ مستقبل
کا صیغہ ہے اُس سے مراد وہی موت ہے جو قریب قیامت جب مسیح تشریف لا کر سکونت
پذیر ہونگے اُس وقت اُنکی وفات ہوگی اور پہلے ظہور کا ذکر ماضی کے صیغہ مین صاف
صاف ظاہر کر دیا کہ جو لوگ کہتے ہین کہ ہمنے مسیح کو مار ڈالا وہ شک مین ہین اور اپنے
گمان کی پیروی کرتے ہین اُنکو اسکا کچھہ علم نہین ہے تحقیق بات یہ ہے کہ اُسکو نہین
مارا بلکہ اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا تیسرے اگر حضرت مسیح اول ہی ظہور مین وفات
پا چکے تھے تو قرآن شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب چھہ سو برس بعد نازل ہوا ہے
ضرور خداوند تعالیٰ ماضی کے صیغہ مین اُنکی موت کا بیان کرتا لیکن کہین ایک جگہہ
سے بھی اسکا ثبوت قرآن مین نہین ہے جہان کہین موت کا ذکر ہے وہ مستقبل
کے صیغہ مین ہے جس سے مراد وہی موت ہے جو دوسری بار ظہور مین ہوگی پس
اُس جگہہ سے اول ظہور مین موت سمجھنا سراسر نادانی اور کم فہمی ہے*

قولہ صفحہ ۴۴۔ عیسیٰ مسیح کے صلیب پر چڑہائے جانیکا اقرار محمد صاحب نے اپنی
زبان سے کسی سببون سے نہین کیا*

اقول اب کہو اوپر کا قول تمہارا جسمین مغالطہ دیا ہے کہ محمد صاحب نے دو جگہہ قرآن مین
کہا ہے کہ اللہ نے عیسیٰ سے وعدہ وفات دینے کا کیا ہے جسکو آپنے اول ہی ظہور
مین بتلایا آپ کے اِس قول سے غلط ہوگیا۔ اب آپ وہ سبب بھی بیان کیجیے*

قولہ ایک تو بپاس ادب تا آخر

اقول حضرت محمد الرسول اللہ صلعم اور اُنکے تابعین بقول آپکے حضرت عیسیٰ کا اسقدر
ادب کرتے ہین کہ کوئی حضرت کی شان مین بے ادبی کا کلمہ اپنی زبان سے نہین نکالتے مگر

افسوس مسیحی کیسے بے ادب ہین جو اسی کو تو خداوند کہتے ہاین اور اسی کو بدکار اور لعنتی اور ملعون قرار دیتے ہاین اور کہتے ہاین کہ اُسکو یہودیون نے پکڑ کر کانٹون کا تاج پہنایا اور اُسکے منہہ پر تھوکا اور پتھر مارے اور اُسکو صلیب پر قتل کر کے قبر مین گاڑ دیا۔ اب تم خود ہی انصاف کرو کہ جو حضرت مسیح کا ادب کرتے ہاین وہ حقیقی مسیحی ہاین یا بے ادب اور گستاخ لوگ۔ دوسرے حضرت عیسیٰ نے اپنے آبا و اجداد کی نسبت جنمین اکثر نبی بھی گذرے ہاین فرمایا کہ جتنے مجسے آگے آئے سب چور اور ڈاکو تھے یوحنا کی انجیل ۱۰ باب ۸ آیت۔ اور حضرت محمد الرسول اللہ جو اُس خاندان سے علیحدہ تھے اُن سب کی عزت و توقیر اور ادب کرتے ہاین اب کہو فضیلت اور فوقیت کسکو ہے۔ تیسرے جبکہ انجیل اور قرآن دونون سے ہم اوپر ثابت کر چکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول اور مصلوب نہین ہوئے تو سمجھ یہ جتنے سبب آپنے اپنے طبعزاد بیان کئے ہین یہ صرف آپکا خیالی پلاؤ ہے جس سے ہرگز سیری نہین ہو سکتی شاید آپ پر جو روح القدس کا نزول ہوتا ہے یہ اُسیکی تعلیم و تلقین کا نتیجہ ہے کہ اپنی طبیعت سے نئے فقرے گڑھ کر بزرگان دین کے نام منسوب کرتے ہو اگر سچے ہو تو جتنے سبب تمنے لکھے ہین کسی کتب اسلامی سے ثابت کرو ورنہ ایسے بیہودہ خیالات قابل اعتبار کے نہین ہو سکتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز مقتول اور مصلوب نہین ہوئے بلکہ یوحنا کی انجیل کے مطابق تو حضرت عیسیٰ گرفتار بھی نہین ہوئے چہ جائے کہ مقتول اور مصلوب ہونا یوحنا کی انجیل ۷ باب ۳۳ و ۳۴ و ۳۶ و ۸ باب ۲۱ آیت مین ہے کہ جب یہودی مع سپاہیون کے حضرت مسیح کو گرفتار کرنے کے واسطے گئے تو دو مرتبہ آپنے صاف

صاف کہدیا کہ مین تہوڑی دیر اور تمہارے ساتھ ہون پہر اُس پاس جسنے مجھے بھیجا ہے جاتا ہون تم مجھے ڈہونڈ ہوگے اور نہ پاؤگے اور اخیر مین اسی طرح اپنے شاگردونسے بھی آپنے کہدیا کہ اے بچو مین تہوڑی دیر اور تمہارے ساتھہ ہون اور جیسا مینے یہودیون کو کہا تمکو بھی کہتا ہون کہ تم مجھے ڈہونڈ ہوگے اور نہ پاؤگے اور جہان مین جاتا ہون تم نہین آسکتے یوحنا کی انجیل ۱۳ باب ۳۳ آیت - اِس سے صاف واضح ہے کہ مسیح گرفتار بھی نہین ہوئے - چوتھے یوحنا اپنے پہلے خط ۵ باب ۱۸ آیت مین لکھتا ہے کہ وہ جو خدا سے پیدا ہوا ہے اپنی حفاظت آپ کرتا ہے اور شریر اُسکو نہین چھوتا - اب اگر حسب اعتقاد مسیحیان حضرت عیسیٰ خدا سے پیدا ہوئے تو یوحنا کے اِس قول کے مطابق شریر لوگ ہرگز ہرگز اُسکو چھو بھی نہین سکتے تھے چہ جائیکہ گرفتار کرنا اور مقتول و مصلوب کرنا اور اگر برخلاف اِسکے مسیح مقتول اور مصلوب سمجھے جاوین تو ضرور ہے کہ وہ خدا سے پیدا نہین ہوئے مسیحیون کا اعتقاد غلط - پانچوین بائبل سے ثابت ہے کہ جو خدا کے خاص اور مقرب اور پیارے اور فرمانبردار بندے ہین جب اُنپر کوئی بُرا حادثہ پڑتا ہے اور وہ اُسوقت مین خدا سے اپنی حفاظت کے واسطے فریاد کرتے ہین تو خدا اُنکی فریاد سُنتا ہے اور اُنکی حفاظت کرتا ہے دیکھو زبور ۳۴ آیت ۶ و ۷ - یہ مسکین چلّایا اور خداوند نے سُنا اور اُسے اُسکی ساری مصیبتون سے بچالیا خداوند کا فرشتہ اُنکے چارون طرف جو اُس سے ڈرتے ہین خیمہ کہڑا کرتا ہے اور اُنھین بچاتا رہتا ہے (۱۵) خداوند کی آنکھین صادقون پر اور اُسکے کان اُنکی فریاد پر ہین (۱۷) صادق چلّاتے ہین اور خداوند سُنتا ہے اور اُنھین اُنکے سارے دُکھون سے رہائی دیتا ہے امثال ۱۱ باب ۸ آیت - صادق مصیبت کے

وقت رہائی پاتا ہے اور شریر اُسکے عوض پکڑا جاتا ہے (اب مسیحی ذرا انصاف سے دیکھیں کہ یہ آیت اس آیت قرآن شریف کی (وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم — کیسی صاف صاف شہادت دیتی ہے امثال ۱۳ باب ۱۷ آیت۔ شریر پیغامبر بلا میں مبتلا ہوتا ہے پر دیانت دار ایلچی صحت بخش ہے۔ الغرض اسی طرح بہت سی آیات بائبل میں ہیں جنسے اس امر کی کافی شہادت ملتی ہے کہ جو خدا کے مقبول اور صادق اور راستباز بندے ہیں جب مصیبت کے وقت خدا سے فریاد کرتے ہیں تو خدا اُنکی فریاد سُنتا ہے اور اُنکو اُس مصیبت سے بچاتا ہے بلکہ اُنکے بدلے میں شریروں کو سزا دیتا ہے۔ پس جبکہ حضرت مسیح بھی مقبول بارگاہ اور صادق اور راستباز تھے اور مصیبت کے وقت اُنھوں نے گریہ وزاری سے گڑگڑا کر اپنے بچنے کے واسطے خدا سے دعا بھی مانگی جیسا اناجیل اربعہ سے ظاہر ہے اور پولس عبرانیوں کے خط ۵ باب ۷ آیت میں اسکی تصدیق کرکے شہادت دیتا ہے کہ وہ بچ گیا۔ اب مسیحیوں کو اختیار ہے چاہے مسیح کو صادق اور راستباز سمجھیں چاہے اسکے برخلاف شریر اور خطاکار۔ چیٹے اگر کلمۃ اللہ اور روح اللہ سے آپکا مقصد اور اشارہ مسیح کی الوہیت کی طرف ہے تو یہ آپکا خیال خام ہے تمام مخلوقات کلمۃ اللہ ہے اور تمام نبی روح اللہ کچھ خصوصیت مسیح کی نہیں اور مفصل بیان اسکا الوہیت کی بحث میں کیا جاویگا ✤

قولہ صفحہ ۵۔ مسیح کا جسم انسانی مصلوب ہوا نہ کہ قدسی صفات ✤

اقول جب ذات ہی خاک میں رل گئی تو صفات کہاں رہیں جنکا تعلق ذات سے ہے۔ دوسرے جبکہ صفحہ ۳۲ و ۴۴ میں تم خود اس امر کا اقرار کرچکے ہو کہ مصلوب

اُسکو کہتے ہین جسکی بڑھ کی ہڈی توڑی جاوے اور مسیح کی کوئی ہڈی توڑی نہین گئی تو بموجب قاعدہ کے مصلوب بھی نہین ہوا اور اس جگہہ اُسکے برخلاف اُسکو مصلوب ہوا لکھتے ہو۔ کیا دروغگو را حافظہ نباشد کا یقین دلاتے ہو۔ مضطر صاحب حالت اضطراب مین بہکی بہکی باتین کرتے ہین جیسے کہ اُنکے مسیح بھی باوجود خدا ہونیکے حالت اضطراب مین ایلی ایلی لما سبختانی کہنے لگے تھے۔ تیسرے اگر صفات قدسی سے آپ روحانی حالت مراد لین تو اس صورت مین جتنے انسان شروع سے ابتک ہوئے سب کی روح بے زوال ہے کچھ مسیح کی خصوصیت نہین ہے*

قولہ صفحہ ۵۔ رابعًا جواب یہ ہے کہ یہ آیت تا آخر

اقول ان سب باتون کا جواب ہم اوپر دیچکے آنکھین ہون تو دیکھ لو*

قولہ خامسًا یہ ہے کہ ذرا یہ فرمائیے کہ تا آخر

اقول ذرا یہ تو فرمائیے کہ اگر مسیح کی وہی شکل جو مریم کے شکم سے پیدا ہوئی تھی پاکیزہ اور نیکوکار و نکی سی تھی تو پھر پہاڑ پر جب حضرت موسیٰ اور الیاس سے باتین کرنے گئے تھے کیون بدل گئی جیسا کہ متی ۱۷ باب ۲ و ۳ آیت مین ہے اور اگر وہ تبدیل شدہ شکل بھی نیکوکارون اور راست بازونکی تھی تو پھر بعد مرنیکے وہ بھی کیون تبدیل ہوگئی جسکے سبب سے اُسکے خاص شاگردون نے بھی اُسکو نہ پہچانا جیسا کہ مرقس ۱۶ باب ۱۲ آیت مین اور لوقا ۲۴ باب ۱۶ اور یوحنا کی انجیل ۲۰ باب ۱۴ آیت مین ہے ماسوا اسکے ذرا یہ تو فرمائیے کہ حضرت ابراہیم کے بیٹے کے عوض جو برّہ ذبح ہوا وہ کہان سے آیا تھا۔ پس اسی طرح خدا نے حضرت عیسیٰ کے عوض دوسرا شخص اُنکا ہم شبیہ صلیب پر قتل کیا اور امثال ۱۱ باب ۸ مین اسکی تصدیق ہے کہ صادق

مصیبت کے وقت رہائی پاتا ہے اور شریر اُسکے عوض پکڑا جاتا ہے عقل کے دشمن اتنا نہین سوچتے کہ جس صورت مین حسب تحریر متی (۳ باب ۹ آیت) خدا ابراہیم کے لیے پتھرون سے اولاد پیدا کر سکتا ہے تو اُسکے نزدیک حضرت مسیح کو بچا کر اُسکے ہم شبیہ کا صلیب پر قتل کرانا کوئی غیر ممکن بات ہے۔ ما سوا اسکے یہ تو فرمائیے کہ جس صورت مین حضرت مسیح بدکارون مین گنے گئے تو وہ بھی زشت پیکر اور کریہ منظر اور لغایت روسیاہ ہو گئے تھے یا نہین۔ اگر نہین تو پھر لعنتی اور ملعون کیون قرار دیے گئے۔

قولہ صفحہ ۱۴ سطر ۱ لاریب ایسا ہی ہے کہ مسیح تیسرے روز قبر سے زندہ ہو کر اُٹھا اور چالیس روز تک پھر لوگون مین وعظ و نصیحت کرتا رہا۔

اقول ہم او پر **بیبل** سے ثابت کر چکے ہین کہ مسیح گرفتار بھی نہین ہوا چہ جاے کہ مقتول ہو کر قبر مین دفن ہونا۔ دوسرے جبکہ آپکے قول کے مطابق ساٹھ رومی سپاہی قبر پر موجود تھے اور بہت عورتین بھی عیسائی وہان موجود تھین جنکے سامنے فرشتہ نے قبر کو کھولا مگر مسیح کو زندہ ہو کر قبر سے نکلتے ایک نے بھی نہ دیکھا۔ تیسرے جبکہ حسب اقوال **مولفان اناجیل** مسیح نے اپنی گرفتاری سے پہلے اپنے شاگردون سے کہا تھا کہ مین تیسرے روز زندہ ہو کر گلیل کو جاؤنگا تم مجکو ملنا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکے شاگرد صرف دو رات اور ایک دن مین مسیح کی سب باتون کو بھول گئے حتی کہ صورت سے بھی ناآشنا ہو گئے۔ چوتھے جبکہ عورتون نے اُسکے زندہ ہونیکی خبر اونکو دی تو اونکو اس امر کے سُننے سے تعجب ہوا اور یہ سب باتین کہانی سی معلوم ہوئین اور قبر کو جا کر دیکھا کہ خالی ہے مگر تو بھی اُسکے زندہ ہونیکا یقین نہ کیا جیسا کہ **مرقس** ۱۶ باب اور **لوقا** ۲۴ باب سے ظاہر ہے۔ پانچوین چالیس روز تک وعظ و نصیحت کرنا یہ محض غلط ہے صرف تین مرتبہ

مسیح فرضی اُنکو دکہلائی دیا جیسا کہ **یوحنا کی انجیل** ۲۱ باب ۱۴ آیت سے ثابت ہی اور سوائے گیارہ کے اور کسی نے بھی مسیح کو بعد واقعہ صلیب کے مُردوں میں سے نہ دیکھا۔ چھٹی فی الحقیقۃ اگر وہ مسیح ہی تھا جو بعد واقعہ صلیب کے اُنکو نظر آیا تو حسب تحریر **مرقس** ۱۶ باب اور **لوقا** باب ۲۴ اپنی صورت کیوں تبدیل کر کے آتا تھا اور پھر غائب کیوں ہو جاتا تھا اور اُسکے شاگردوں نے کیوں نہیں پہچانا اور یقین کیوں نہیں کیا۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں بناوٹی ہیں جنکی کچھ اصل نہیں۔ ساتویں اگر وہ فی الحقیقت مسیح ہی تھا تو پھر بارھویں شاگرد کو بھرتی کرنیکی نسبت **یہودا** کی جگہ خود اُس سے کیوں نہیں شاگردوں نے دریافت کیا یا خود اُسنے کیوں نہیں اس امر کا اظہار کر دیا چٹھی کیوں ڈالی گئی جیسا کہ **اعمال** ۱ باب ۲۶ آیت میں ہی۔

قولہ صفحہ ۳ سطر ۳ وہ روح تسلی بخش عاشقان و تلمیذان عیسیٰ کے دلمیں نہایت ہی شتابی سے اُترتی اور اُترتی ہے حال اُسکا وہی جانے جسپر یہ نازل ہوئی۔

اقول وہ روح جسکو آپ تسلی بخش قرار دیتے ہیں حضرت عیسیٰ اپنے آسمان پر جانیکے قبل ہی اُنکو تفویض کر گئے تھے دیکھو **یوحنا کی انجیل** ۲۰ باب ۲۱ و ۲۲ آیت۔ تب یسوع نے پھر اُنھیں کہا تمپر سلام جسطرح باپ نے مجھے بھیجا ہے میں تمہیں بھیجتا ہوں اور یہ کہکے اُنپر پھونکا اور اُنھیں کہا روح القدس لو جنکے گناہ تم معاف کرو اُنکے وے معاف کیئے جاوینگے۔ اور جنکے تم قائم رکھو اُنکے قائم رہے ہیں۔ اب بتاؤ کہ جس شئی کو خود حضرت عیسیٰ آپ ہی عنایت کر گئے اور دیگئے اُسکے پھر بھیجنے اور نازل کرنیکے کیا معنی یہ محض جھوٹ ہے۔ دوسرے یہ بتلایئے کہ مسیح کے شاگردوں کو مسیح کی صحبت میں کامل تسلی ہو گئی تھی یا نہیں اگر ہو گئی تھی تو پھر وہ محتاج تسلی پانیکے نہ تھے اُنکو اُسکی کچھ حاجت بھی نہ تھی یہ سب قصہ غلط ہے اور

اگر اُنکی کامل تسلی حضرت عیسی کی تعلیم اور صحبت سے نہین ہوئی تھی تو تعلیمات عیسوی ناقص ٹھہری ستیسرے جبکہ حسب اعتقاد مسیحیان کامل خدا ہی ہے جسمین ذات اور کلمہ اور روح القدس ہوا اور مسیح کامل خدا تھے تو بڑے تعجب کا مقام ہے کہ جب کامل خدا کی صحبت سے وہ کامل نہوئے اور اُنکی تسلی نہوئی تو روح القدس جو تیسرا جز خدا کا ہے اُسکی صحبت سے کیونکر کامل ہوسکتے تھے۔ چوتھے جبکہ روح القدس خود مسیح مین موجود تھی تو کیا وجہ ہے کہ اُسنے پہلے اُنکو تسلی اور عرفان حقیقی نہین بخشا۔ پانچوین جبکہ مسیح خود ہی خدا تھے اور روح القدس بھی اُنمین تھی تو پھر اسکے کیا معنی کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا۔ اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ وہ دوسرا تسلی دینے والا علاوہ مسیح کے ہے جسکا آنا خدا کے حکم اور مرضی پر موقوف تھا۔ چھٹے اگر حسب اعتقاد مسیحیون کے یہ سب روح القدس ہی کی نسبت تھا اور وہ مسیح کے شاگردون پر نازل بھی ہوئی جسکا ذکر اعمال ۲ باب مین ہے تو پھر اُسکے نازل ہونیسے شاگردان عیسوی کو تسلی اور تشفی کیون نہین ہوئی جیسی کہ ہونی چاہیے تھی چنانچہ اعمال سے ظاہر ہے کہ پطرس کو قیدخانہ سے فرشتہ نے باہر نکالا اور اُسکی ہتھکڑیان اور بیڑیان سب گرگئین مگر تو بھی پطرس کو یقین نہوا بلکہ خواب و خیال سمجھا جیسا کہ اعمال ۱۲ باب مین ہے اور حنانیا نے خداوند کی بات کو یقین نہ کیا اور شاگرد پولوس کے ملانیسے ڈرے اور شک مین پڑ گئے جیسا اعمال ۹ باب مین ہے اور پطرس نے خداوند کی بات کو تین بار انکار کیا اور اپنا عذر پیش کیا جیسا کہ اعمال ۱۰ باب مین ہے اور باقی سب شاگردون نے پطرس سے کرنیلیوس کے گھر جانیکی بابت جھگڑا کیا اور ختنہ کی بابت آپسمین بحث اور تکرار ہوئی آخر کمیٹی کر کے وہ حکم منسوخ کیا اعمال ۱۵ باب اُنمین ہر ایک امر مین تکرار اور فساد ہوتا تھا جیسا کہ ۵ باب ۹ و ۳ آیت سے ظاہر ہے اسکے

علاوہ پولوس نے پطرس اور برنباس کو ریاکاری اور مکاری کا الزام لگا کر کہا کہ یہ حقیقی
انجیل سے منحرف ہین۔ الحاصل جس روح القدس کی صفت آپنے بیان کی وہ روح القدس
اگر اونپر نازل ہوتی تو پھر کیون ایسی باتین کرتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روح القدس کا
نزول ہونا وغیرہ سب غلط ہے اور نہ وہ پیشین گوئی روح القدس کی نسبت ہے۔ ان سب کے
علاوہ آپ بھی تو انہین عاشقان اور تلمیذان عیسوی مین ہو اور روح القدس کے فیضان
کا دعوی کرتے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک چھوٹی سی کتاب کے لکھنے مین قدم قدم پر ٹھوکرین کھائے
ہو کہین کچھ بیان کیا کہین کچھ ع ہر قدم پر لغزش مستانہ ہے ۔ یہ سب باتین تمھاری
ہذیان سے خالی نہین۔

قولہ صفحہ سطر ۹ عیسی کا دین تا قیامت ہے اور اُسکی پیروی ہر فرد بشر پر فرض ہے محمدیونکو اس سے
انکار ہے وہ کہتے ہین کہ دین محمدی قیامت تک ہے۔

اقول تمھاری سُنی سنائی باتین تو راکھ کی مانند اور تمھارے ثبوت کے پشتے مٹی کے پشتے ہین
ایوب ۱۳ باب ۱۲ آیت یہ دعوی آپنے اپنی کتاب مین کئی جگہہ کیا ہے مگر بے دلیل ثبوت
ایک بھی نہین دیا۔ اسکی تردید ہم اوپر بخوبی کر چکے اگر سچے ہو تو اپنے دعوے کو انجیل سے
ثابت کرو۔ حضرت عیسی نے تو خاص اپنے شاگردون کو بھی سچائی کی راہ نہین بتلائی جیسا کہ
یوحنا کی انجیل ۱۶ باب ۱۲ و ۱۳ آیت سے ثابت ہے جسکو آپ مذہب عیسوی سمجھے
ہوئے ہو یہ حقیقی مذہب عیسوی نہین ہے کیونکہ تعلیمات مسیحی مروجہ حال اُن لوگون کے
خیالات کا نتیجہ ہے جنھین رائی[1] کے دانہ برابر بھی ایمان نہ تھا اور جنکو مسیح نے سچائی[2]
کی راہ نہین بتلائی بلکہ آخر وقت مین اُنکو بے ایمانی[3] اور سخت دلی کا الزام لگایا اور یہی
وجہہ ہے کہ محمدیون کو اس سے انکار ہے اور دین محمدی بیشک قیامت تک رہیگا کیونکہ یہ دین

[1] متی ۱۷ باب ۲۰ آیت
[2] یوحنا ۱۶ باب ۱۲ و ۱۳
[3] مرقس ۱۶ باب ۱۴

کامل ہے جیسا خود خداوند تعالیٰ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور سہر فرد بشر پر اسیکی اتباع قیامت تک فرض ہے جیسا کہ خود خداوند تعالیٰ احکم کرتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الاخرة من الخسرین اور یہ ہی دین خدا کو پسند ہے جیسا کہ فرمایا ہے ان الدین عند الله الاسلام اور یہ وہی دین ہے جسپر نوحؑ اور ابراہیم اور عیسیٰ و موسیٰ علیہم السلام کو قایم رہنے کے واسطے حکم ہوا تھا اور اُسی پر حسب الحکم خداوند تعالیٰ احضرت رسول عربی بہی قایم رہے جیسا خود مضطر صاحب نے صفحہ ۷ مین اقرار کیا ہے اور مذہب مسیحی مروجہ حال جسمین انبیای سابقین کو چور اور ڈاکو اور زنا کار اور بت پرست اور عیاش اور گناہگار اور حضرت عیسیٰ کو بدکار اور ملعون اور لعنتی وغیرہ سمجھا جاتا ہے ہرگز خدا کی طرف سے حقیقی نہین ہوسکتا اسی وجہ سے منسوخ ہوگیا۔

قولہ صفحہ ۱۳ جواب مین مین کہتا ہون کب اور کہان کہا ہے کہ میرے آنیسے دین عیسوی منسوخ ہوا
اقول مین کہتا ہون کہ اشعیاہ باب ۹ و ۱۰ آیت کے مطابق خدا نے تمہاری آنکہون اور کانون کو بند کر دیا ہے تاکہ نہ دیکہو نہ سنو اور تمہارے دل کو چربا دیا یعنی موٹا کر دیا ہے تاکہ سمجھ نہ سکو یہ ہی باعث ہے کہ تمکو نظر نہین آتا اور سمجھ نہین سکتے ہو۔ اپنے رسالہ مین تو آپنے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مین محمدیون کو خاصکر مردمک چشم اور بینائی بخشتا ہون مگر افسوس کہ محمدیون کو اُلٹا آپکی آنکہون کا علاج کرنا پڑا دیکہو قرآن شریف ۳ پارہ مین خود خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ومن یبتغ غیر اسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الاخرة من الخسرین یہ تو حکم عام ہے اور خاص مذہب عیسوی مروجہ حال کی نسبت سورہ مائدہ ۶ پارے مین لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم و لقد کفر الذین

قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ یقین ہے کہ اب آپکو اچھی طرح سے بے اصلی مذہب عیسوی کی
ثابت ہو جاویگی —

قولہ صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ محمد صاحب تو کہہ گئے ہین جاعل الذین اتبعوک تا آخر سورۂ آل عمران رکوع ۶

اقول — اسکی مفصل کیفیت اور حقیقت اوپر بیان ہو چکی یہ وعدہ تو حضرت عیسیٰ ع کے
تابعین اور فرمانبرداروں کے واسطے ہے نہ کہ مخالفون کے واسطے جنکو خود مسیح نے بے ایمانی
کا الزام لگایا اور جو مسیح کو بدکار اور ملعون اور لعنتی قرار دیتے ہین وہ کیسے اس بشارت کے
مستحق ہو سکتے ہین —

قولہ ۱۲ سطر اگر دین عیسوی منسوخ ہونیوالا ہوتا تو خدا سے صادق ایسا کیون کہتا —

اقول — جتنے نبی حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا حضرت محمد الرسول صلعم ہوئے ہین سب کا
ایکہی دین تھا حضرت عیسیٰ ع کا کوئی علیحدہ دین نہ تھا جسکو آپ منسوخ سمجھے ہوئے ہین منسوخ
تو وہ ہی ہو گیا جو حضرت عیسیٰ ع کی تعلیم کے برخلاف اپنی طبیعت سے لوگون نے گڑھ لیا تھا
جسکی بنیاد تثلیث اور الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ پر قایم کیگئی جسکا کہین بھی ثبوت نہین ملتا ہے
اور نہ عقلاً جائز ہے — دوسرے یہ تو فرمائیے کہ موسیٰ علیہ السلام کا مذہب حق تھا یا نہین اور توریت
سچی ہے یا جھوٹی انکار تو کر ہی نہین سکتے ہو — پھر جبکہ توریت کی تعلیم و شریعت کو خدا نے ابدی فرما دیا
تھا جیسا کہ استثنا ۲۹ باب ۲۹ آیت سے ظاہر ہے — اور علاوہ اسکے بیسیون جگہہ اُسکے ابدی ہونیکا
ثبوت ہے تو پھر **پولوس** نے اسکو کیون منسوخ کر دیا جیسا کہ **عبرانیون کے خط** ۷ باب ۱۸
آیت مین ہے کہ اگلا حکم اسلیے کہ کمزور اور بے فائدہ تھا اُٹھ گیا کیونکہ شریعت نے کچھ بھی کامل نہ کیا
عبرانیون کو خط ۸ باب ۱۳ آیت کہ جو پرانا اور ردی ہے سو مٹنے کے نزدیک ہے **افسیون**
کو خط ۲ باب ۱۵ آیت مین ہے اُسنے اپنا جسم دیکے احکام کی شریعت کو جو قانونون سے مجیدا ہے

موقوف کیا **کلیسون کو خط** ۲ باب ۱۴ مین ہے اور حکمون کا دستخط جو ہمارا مخالف تھا ہماری بابت مٹا ڈالا - اب فرمائیے کہ یہ خدا نے کیا یا **پولوس** نے اگر خدا نے کیا تو وہ صادق رہا یا نہین اور اگر پولوس نے کیا تو **پولوس** کا یہ حوصلہ نہین کہ خدا کے حکم کو منسوخ کرے تمنے کیون اُسپر عمل کیا - پس جو جواب اسکا دوگے وہی ہمارا جواب ہوگا -

قولہ سطر ۱۸ پہر محمد صاحب نے کہا ہی کہ خدا نے کہا **شرع لکم من الدین** تا آخر سورۃ الشوری کوع ۲

یعنی خدا نے تمہارے واسطے وہی دین کا حکم دیا ہے جو نوح کو اور وہ حکم جو ہمنے تیرے پاس (اے محمد صلعم) بھیجا ہے اور جسکا حکم ہمنے ابراہیم اور موسٰی اور عیسٰی کو کیا ہے کہ دین کو قایم رکھو اور اُسمین پھوٹ نہ ڈالو -

اقول - ابھی ہم اس امر کا بیان کر چکے ہین کہ سب نبیون کا ایک ہی دین تھا اور اُسی پر عمل کرنیکے واسطے خدا نے حضرت ختم المرسلین کو حکم دیا - اس آیت کے مطابق وہ دعوٰے ہمارا بخوبی ثابت ہوگیا اور دین عیسوی مروجہ حال کو اس سے کچھ بھی مناسبت نہین ہے نہین معلوم **مضطر** نے کیا سوچکر اسکو نقل کیا ہی -

قولہ صفحہ سطر ۱ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے دین عیسوی مین پھوٹ نہ ڈالی اور اوس سے متفرق نہوئے بلکہ اُسی پر قایم رہے کہ بموجب اُنکے قول کے حکم الٰہی ایسا ہی پایے

اقول - کلمۂ حق برزبان جاریست - جو آیت **مضطر** نے نقل کی ہے اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیؑ و عیسٰیؑ وغیرہ ہم سب ایک ہی مذہب پر تھے اور اُسی پر حضرت محمد الرسول اللہ بھی قایم رہے پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ وہ مذہب نوحی یا ابراہیمی یا موسوی یا محمدی نہ سمجھا جاوے صرف عیسوی ہی سمجھا جاوے - اگر کوئی خصوصیت ہو تو بیان کرو گویا مضطر نے دیا ہے کہ جس تعلیم اور مذہب پر آدمؑ کے وقت سے تا حضرت

محمد الرسول اللہ سب نبی گذرے ہین اُسی کو مذہب عیسوی قرار دیتے ہین۔ جناب ذرا آنکھین کھولو اور اپنی انجیل کو دیکھو عبرانیون کو خط ۸ باب ۸ آیت۔ دیکھ خداوند فرماتا ہے وے دن آتے ہین کہ مین اسرائیل کے گھرانے اور یہودا کے خاندان کے لئے ایک نیا عہد باندہونگا (۹) یہ اُس عہد کی مانند نہوگا جو مینے اُسکے باپ دادون سے باندھا تھا۔ دیکھو اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ یہ نیا عہدنامہ ہے اور یہ اُس پُرانے عہدنامے (یعنی مذہب کی) مانند نہین ہے جو انبیای سابقین کا تھا دوسرے ۹ باب ۱۵ آیت اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے (یعنی حضرت مسیح نئے عہد یعنی مذہب عیسوی کے درمیانی ہین) تیسرے ۱۰ باب ۲۰ آیت اُس نئی اور جیتی راہ سے جو اُسنے پردے سے ہو کے یعنی اپنے جسم ہی سے ہمارے لئے نکالی) اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ راہ یعنی مذہب عیسوی مسیح نے اپنے جسم مین سے پھاڑ کر نکالی ہے ماسوا اسکے اسکا نام ہی عہد جدید ہے اگر یہ ہی قدیم مذہب ہوتا تو پھر عہد جدید کیون قرار دیا جاتا۔ الغرض اس سب بیان سے ثابت ہوگیا کہ مضطر صاحب نے ابھی تک اپنی کتابونکو بھی نہین پڑہا اور نہ قرآن کا مطلب سمجھ سکتے ہین جس مذہب پر سب نبی گذرے ہین اور جسکے قایم رکھنے کے واسطے حضرت رسول عربی کو حکم ہوا اور جسکی تعلیم حضرت رسول عربی نے اپنے تابعین کو فرمائی اُسکو مضطر صاحب نے مذہب عیسوی قرار دیا برین عقل و دانش بباید گریست ۔ مذہب عیسوی مروجہ حال مین تو تثلیث اور مسیح کی الوہیت اور مصلوبی وکفارہ کے اقرار اور اعتقاد لانے پر دار مدار نجات کا رکھا گیا ہے اگر مضطر اپنے دعوی مین سچا ہے تو بلیل موجود ہے پُرانے عہدنامہ سے کسی ایک نبی کی نسبت یہ ثابت کرتے کہ فلانے نبی نے تثلیث اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ مسیح کی تعلیم دی ہے تب ہم جانین ورنہ اپنے منہ میان مٹھو بنتے پھرو۔ اسکے علاوہ جبکہ بقول مضطر

جو مذہب انبیای سابقین کا تھا اُسی پر حضرت محمد الرسول اللہ صلعم بھی قائم رہے اور اُسمین پھوٹ نہ ڈالی تو اب اِس صورت مین مذہب اسلام حق ٹھہرا اور مذہب عیسوی ہر وجہ حال باطل ۔ اور اسی کی قدامت ثابت ہوئی ۔ اِس صورت مین جو حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کی مخالفت کرے وہ گویا حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ اور خدا کا مخالف ٹھہرا جسکا کہین بھی ٹھکانا نہین ۔

قولہ صفحہ ۹ سطر ۱۳ جتنے انبیا و رُسل ہوئے سبھون نے عیسیٰ و دین عیسی کی خبر دی اُسیکے اتباع کا حکم سُنایا ۔

اقول شاید یہ روح القدس سے آپکو الہام ہوا ہوگا **بیبل** سے تو اسکا ثبوت پایا نہین جاتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہو چکا اور کسی قدر یہان بھی ہوتا ہے **افسیون کو خط** ۳ باب ۳ آیت کہ الہام سے وہ بھید مجھپر کھلا چنانچہ مین اُسکو تھوڑا سا آگے لکھہ چکا ہون جسے تم پڑھکے جان سکتے ہو کہ مین مسیح کا بھید کس قدر سمجھتا ہون جو اگلے زمانے مین بنی آدم کو اسطرح معلوم نہین ہوا جسطرح اُسکے مقدس رسولون اور نبیون پر روح سے اب ظاہر ہوا **کلسیون کو خط** ۱ باب ۲۵ آیت ۔ جس کلیسیا کا مین خادم ہوا خدا کی اُس مختاری کے موافق جو مجھے تمھارے لئے ملی تاکہ خدا کے کلام کو پورا بیان کرون یعنے اُس بھید کو جو اگلے زمانہ مین پشت بہ پشت پوشیدہ رہا پر اب اُسکے مقدّسون پر ظاہر ہوا ۔ اب مضطر صاحب ذرا آنکھین کھولکر دیکھین کہ اُنکا یہ قول کہ (جتنے نبی و رسل ہوئے ہین سبھون نے عیسی و دین عیسی کی خبر دی ہے تا آخر) سراسر انجیل کے برخلاف اور محض جھوٹ ہے یا نہین اِس سے تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی خبر کسیکو بھی آگے معلوم نہین ہوئی اور اون سے یہ بات پوشیدہ رہی پھر وہ کس طرح خبر دیتے افسوس جسطرح کتاً اپنی

اُگلے ہوئے کو پھر کہاتا ہے اِسی طرح بیوقوف اپنی بیوقوفی باربار ظاہر کرتا ہے امثال ۲۶ باب ۱۱ آیت - دوسرے کیا یہ وہی انبیا و رسول ہین جنکی بنسبت حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ سب جتنے مجھسے آگے آئے چور اور ڈاکو تھے یوحنا کی انجیل ۱۰ باب ۸ آیت - اور جنکی نسبت بیبل مین لکھا ہے کہ خدا نے اُنہین ایک جھوٹی روح ڈالی جسکے سبب سے اُنھون نے جھوٹی نبوت کی جیسا کہ دوسری تواریخ ۱۸ باب ۲۲ آیت مین ہے اور جنکو خود خدا دغا دیا کرتا تھا جیسا کہ خزقیل ۱۴ باب ۹ آیت مین اور جو لومڑیونکی مانند تھے جیسا کہ خزقیل ۱۳ باب ۴ آیت مین ہے اور جو حسب تحریر صفنیا ۳ باب ۴ آیت - لاف زن اور دغاباز جتّی کہ بت پرست اور زناکار اور عیاش اور رنڈی باز وغیرہ وغیرہ تھے جنکے خیالات کا نتیجہ پُرانا عہدنامہ ہے تو ایسے لوگون کے اقوال کوئی عقلمند اور ایماندار تو تسلیم کر نہین سکتا بجز اُن لوگون کے جنکا خدا پیٹ ہے اور اگر وہ نبی اور رسول جنکا مضطر نے بیان کیا ہے اُنکے علاوہ ہین تو اول تو اُنکا نیک چلن اور راستباز اور بیگناہ ہونا ثابت کرین بعد اُسکے اُنکے اقوال سے ثابت کرو کہ کس نبی نے اپنی کونسی کتاب مین یہ لکھا ہے کہ دین عیسوی حق ہے اور اُسیکے اتباع کا حکم سنایا ہو - لیکن ایسا کرنے مین انجیل کی مخالفت کرنی پڑیگی جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ مسیح کا بھید سوای پولوس وغیرہ کے اور کسی پر اگلے زمانہ مین ظاہر نہین ہوا پشت بہ پشت پوشیدہ رہا -

قولہ صفحہ ۲ سطر ۵ جب ظہور عیسیٰ اس جہاں مین ہوا ہر فرد بشر پر اُسکی اتباع الی القیامت فرض ہوئی

اقول ہر ایک نبی کی اتباع بعد اُسکے ظہور کے قیامت تک ہر فرد بشر پر فرض ہے کچھ مسیح کی خصوصیت نہین ہے اور کامل ایماندار اور حقیقی مومن وہی ہے جو سب نبیونکی اتباع کا قائل ہے اور جو کل نبیون کو چور اور بٹمار اور بت پرست و زناکار اور گنہگار جانتا ہے

حواشی:

۱؎ اول سلاطین ۱۱ باب ۳
۲؎ ۶ آیت ۱۲
۳؎ دوسرا سموئیل ۱۱ باب ۲ سے ۴
۴؎ قاضیونکی کتاب ۱۶ باب
۵؎ فلپیون کا خط ۳ باب ۹ آیت

اور صرف ایک نبی کو اپنے فہم ناقص مین خدائی کے مرتبہ پر جانتا ہے وہ کامل ایماندار نہین ہے
خداوند اپنے خدا پر ایمان لاؤ تو تم قیام پکڑوگے اُسکے نبیون پر ایمان لاؤ تو تم کامیاب ہوگے
دوسری تواریخ ۲۰ باب ۲۰ آیت ۔ ورنہ آگ اور گندہک کی جہیل مین ڈالے جاوگے
جہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا ۔

نسخ کا بیان

قولہ نمبر ا صفحہ ۲ سطر ۱۱ ببیل یعنے کتب الٓہیہ کا منسوخ ہونا محال ہے تا آخر ۔

اقول ۔ اول ببیل کا کلام الٓہی ہونا تو ثابت کیجیے بعد اُسکے نسخ کا مقدمہ پیش کیا ہوتا ۔
مجموعہ ببیل دو حصون پر منقسم ہے **حصہ اوّل** عہد عتیق جسمین پیدایش کی کتاب سے ملاکے
نبی کی کتاب تک ۳۹ کتابین ہین وہ حسب قول جناب مسیح **یوحنا کی انجیل** ۱۰ باب
۸ آیت ۔ اُن لوگون کے خیالات کا نتیجہ ہے جو چور اور ڈاکو تہے اور جنکا زناکار اور بت پرست
وغیرہ ہونا خود اُنہین کتابون سے ثابت ہے ۔ یہ کتاب تو یون گئی اور **حصہ دوم** عہد جدید
جو **متی کی انجیل** سے مکاشفات تک ۲۷ صحیفون کا مجموعہ ہے یہ حسب اعتقاد مسیحیان
اُن لوگون کا تصنیف کیا ہوا ہے جنمین **متی** ۱۷ باب ۲۰ آیت کے مطابق رائی کے
دانہ کے برابر بہی ایمان نہ تہا اور جنکو خود حضرت مسیح نے آسمان پر جانیکے وقت بے ایمانی اور
سخت دلی کے سبب ملامت کی جیسا کہ **مرقس** ۱۶ باب ۱۴ آیت مین ہے ۔ اور اسکے
علاوہ بعد جناب مسیح کے جہوٹ اور فریب اور مکاری کو مذہب کی ترقی کے لئے جائز کر دیا
اور سب طرح سے آزاد کر کے حکم عام دیدیا کہ پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے ۔ اور حضرت
عیسی کو بدکار اور لعنتی اور ملعون وغیرہ وغیرہ اپنی اپنی تصنیفات مین لکہکر خوب ہی حضرت
عیسی کی مخالفت کی اور ہجو ملیح کا دفتر کہولا ۔ پس ایسے لوگون کے اقوال اور خیالات

فاسدہ کو کلام الٓہی اور کتب الٓہیہ قرار دینا اور پہر اُسمین نسخ کو محال بتلانا سراسر بے وقوفی اور
نادانی نہین ہے تو اور کیا ہے۔ دوسرے اگر آپ انھین کتب مشمولہ بیبل کو ذرا آنکھین
کہولکر پڑہتے اور سمجتے تو ہرگز ایسا بے بنیاد دعوی نہ کرتے کہ نسخ کلام الٓہی مین محال ہے
بلکہ ازروی بیبل کے نسخ کلام الٓہی مین جائز ہے لیکن آپ لوگ ابہی تک نسخ کی حقیقت
اور کیفیت سے ناواقف ہو حسب اعتقاد اہل اسلام نسخ صرف اُن احکامات مین لازم آتا ہے
جو امر و نہی سے تعلق رکہتے ہین جنکو آپکے یہان رسمی شریعت کہتے ہین۔ اور جو باتین
کہ اصول ایمانیہ اور امور اعتقادیہ کے متعلق ہین یا قصص و اخبار وغیرہ ایسی
باتونمین نسخ لازم نہین آتا بلکہ یہ اُس قادر برحق اور حکیم مطلق کا عین حکیمانہ برتاؤ ہے جسطرح
نسخہ کی جب تک ضرورت دیکہی استعمال کرایا اور جسوقت بدلنا مناسب جانا بدل ڈالا کیسی
حکیم کا یہ کام ہے کہ وہ ہر موسم اور ہر مرض مین باوجود اختلاف امزجہ ایک ہی نسخہ استعمال
کرائے ذرا آنکہہ کہولکر موسمون کا تبدّل و تغیّر ملاحظہ فرمائیے یہ اُسکا ایرپہیر ہے جسنے انبیاء
علیہ السلام کو اپنا کلام بطور بیاض نسخجات ہمارے امراض جسمانی اور روحانی کے علاج
کے واسطے مرحمت فرمایا۔ پس اسطرح کا نسخ کلام الٓہی مین جائز ہے چنانچہ مین چند حوالے
اسکے ثبوت مین ذیل مین بیبل سے نقل کرتا ہون **اول** حضرت نوح کے وقت مین سب
جاندارون کے کہانیکا حکم ہوا **پیدایش** ۹ باب ۳ آیت۔ حضرت موسیٰ کی شریعت مین وہ
حکم منسوخ ہوا اور بہت سے جانورون کو حرام کردیا **استثنا** ۱۴ باب و احبار ۱۱ باب اور پہر
پولوس نے اس حکم کو بہی منسوخ کرکے بالکل آزادی دیدی اور وہی پہلا حکم نوح کے زمانہ
کا جاری کردیا کہ پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے **طیطس کو خط** ۱ باب ۱۵ آیت (۲)
حضرت ابراہیم کے زمانہ مین سوتیلی بہن سے نکاح جائز تہا جیسا کہ خود بی بی سارہ حضرت

ابراہیم کی سوتیلی بہن تھین حضرت موسیٰ کے وقت مین یہ حکم منسوخ ہوا۔ احبار ۱۸ باب ۹ و ۱۱ و ۲۰ باب ۱۷ آیت
استثنا ۲۷ باب ۲۲ آیۃ (۳) حضرت یعقوب کے زمانہ مین حقیقی دو بہنین ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح مین آسکتی
تھین حضرت موسیٰ کے وقت مین یہ حکم منسوخ ہوا (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختنہ کا حکم کس تاکید سے
دیا گیا اور ابد تک اُسکی اولاد کو اُسکی تعمیل کا حکم ہوا مگر پولوس وغیرہ نے بعد حضرت مسیح کے کمیٹی کر کے اس حکم کو منسوخ
کردیا جیسا کہ اعمال ۱۵ باب سے ظاہر ہے بلکہ پولوس نے اسکی ایسی مخالفت کی اور ایسا سخت حکم دیا کہ اگر تم ختنہ کراؤ تو
مسیح سے تمہین کچھ فائدہ نہوگا گلاتیونکو خط ۵ باب ۲ آیت حضرت موسیٰ کی معرفت جو شریعت خداوند تعالے نے
بنی اسرائیل کو دی وہ ہمیشہ کے واسطے ابدی تھی اور وہ کامل اور زندگی بخش تھی مگر پولوس نے اُس ابدی
شریعت کو بھی مجرد اپنی رای سے منسوخ کردیا جیسا کہ عبرانیوں کے خط ۷ باب ۱۸ و ۸ باب ۷ سے
۱۳ تک اور گلاتیوں کے خط ۵ باب ۳ و ۴ آیت وغیرہ سے پہلے بیان ہوچکا ہے اب فرمائیے کہ اگر
کلام الٰہی بقول آپکے ازل سے ابد تک یکسان طور پر ہے اور اُسمین نسخ محال ہے تو پھر
بیبل مین ایسا نسخ کیون ہوا اور آپ لوگون نے اس امر مین پولوس کی رای کو کیون تسلیم
کیا۔ کیون نہین مسیحی ختنہ کراتے اور شریعت موسوی پر عمل کرتے۔ پس جبکہ مسیحیون کا
عمل پولوس کے قول پر ہے تو پھر یہ کہنا کہ نسخ ہونا کلام الٰہی مین محال ہے۔ سراسر جہالت
اور نادانی ہے اور دھوکا اور مغالطہ دینا ہے۔

قولہ ۲ نمبر سطر ۱۷۔ اگر محمدیون کے نزدیک توریت و زبور و انجیل منسوخ ہو گئین تو لامحالہ اُنکے اندر
کی تمام باتین منسوخ ہو گئین تا آخر۔

اقول۔ حسب اصطلاح اہل اسلام نسخ کی تفصیل و کیفیت اوپر بیان ہوچکی آنکھین کھولکر
دیکھو جسطرح کا نسخ آپ بیان کرتے ہین اہل اسلام اسطرح کے نسخ کے قائل نہین ہین۔ اہل
اسلام کا کام تو (خذ ما صفا ودع ما کدر) ہے۔ یہ سب آپکی افترا پردازی اور مغالطہ ہے

البتہ مسیحی ایسے نسخ کے قائل ہین جیسا کہ **پولوس** نے صاف صاف عبرانیونکے خط
۷ باب ۸ آیت اور ۸ باب ۷ سے ۱۳ تک اگلی سب کتابونکو ناقص اور عیب دار اور پرانا بتلاکر
خارج کر دیا اب اگر مسیحیونکے نزدیک حسب قول **پولوس** پرانا عہدنامہ خارج اور منسوخ ہوگیا تو ضرور بقول
مضطر لامحالہ اسکے اندر کی تمام باتین بہی منسوخ ہوگئین پہر مسیحیونکا یہ دعوی کہ اُسکے اندر مسیح کی
پیشین گوئیان ہین یا تہین کُل کے شمول مین وہ بہی تو منسوخ ہوگئین وہ نعت اور صفت
جو اُنمین ہو ہرگز مسیح مین نہ پائی جاویگی اور جیسی خبر بر تقدیر تسلیم مسیح کی نسبت دیگئی تہی ویسی ہرگز
وہ نہ پائی جاوینگی کیونکہ اگر ویسی ہی مسیح ہووین تو وہ باتین کتب **عہد عتیق** منسوخہ کی
نہووین بلکہ مسیح مین جاری ہین اور یہ محال ہے کہ کل بقول **پولوس** منسوخ ہو چکا تو
بعض حصہ اُسکا غیر منسوخ باقی رہجاوے ؎ چاہ کن را چاہ درپیش ٭ اب ذرا آنکہین
کھولکر دیکھیے اور اپنے کیئے سے آپ ہی پشیمان ہوجیے۔

قولہ صفحہ ۳۶ سطر ۱۳ - اگر وہ کتب منسوخ ہوگئین تو اُن پیغمبرونکی جنپر وہ نازل ہوئین رسالت
و موافقت اور تصدیق بہی تو منسوخ ہوگئی تا آخر۔

اقول شاید اسی وجہ سے عیسائی انبیای سابقین کو گنہگار اور بُت پرست، اور زناکار اور
چور اور ڈاکو وغیرہ سمجھکر اُنکی متابعت سے انکار کرتے ہین دوسرے جبکہ حسب قول **پولوس**
پرانا عہدنامہ منسوخ ہوگیا تو آپکے اقرار کے موافق اُنکی رسالت اور موافقت اور
تصدیق بہی اُن پیغمبرونکی منسوخ ہوگئی پہر اُنکی کتابین کیون مسیحیونمین مستعمل ہین اور شاگردان
عیسوی نے کیون اُن کتابونسے مسیح کے حق مین پیشین گوئیان اپنی اپنی تصنیفات
مین نقل کی ہین اور عام مسیحی کیون اُن کتابونسے مسیح کے حق مین سند لاتے ہین یہ کس
عقل کا تقاضا ہے مسیحیونکو مناسب ہے کہ اول اُن کتابونکو بیبل سے نکالکر علیحدہ کرین

اُسوقت **مضطر** کا یہ قول صحیح سمجھا جاویگا ورنہ بالکل بے اصل اور لغو ہی۔

قولہ نمبر ۴ صفحہ ۸ سطر ۹ جو کتابین منسوخ ہو گئین اُنکے اندر تحریف بتانا کیا سود رکھتا ہی۔

اقول کتب سابقہ جو منسوخ التلاوت والقرات سمجھی جاتی ہین اُسکی یہی وجہ ہے کہ اُنکے اندر تحریف اور تبدیل ہو گئی اور اہل کتاب نے اُن سب کتابونکو خراب کر ڈالا۔ اور اسی وجہ سے **پولوس** نے پُرانے عہدنامے کو منسوخ کر دیا جیسا کہ بیان ہو چکا۔ باقی آیندہ تحریف کے بیان مین مذکور ہوگا۔ ماسوا اسکے جبکہ حسب **قول** مسیح انبیای سابقین چور اور ڈاکو تھے اور حسب اعتقاد مسیحیان وہ سب گنہگار اور بُت پرست اور زناکار وغیرہ تھے تو پھر اُنکی کتابونسے مسیح کی تصدیق کرنا اور اُنکے اقوال کو اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کرنا کیا سود ہے یہ فعل عاقلان نہین۔

قولہ نمبر ۵ صفحہ ۸۔ جب کتب الٓہیہ منسوخ ہو گئین تو پھر اُن ہی مذہب کی باتین قرآن مین کیون مندرج ہوئین تا آخر۔

اقول جبکہ حسب قول **پولوس** پُرانا عہدنامہ منسوخ اور خارج ہو گیا کیونکہ وہ ناقص و غیر مکمل اور بت پرست اور زناکارون اور چور اور ڈاکوون وغیرہ کا لکھا ہوا ہے تو پھر اُسکی باتین **عہد جدید** یعنی انجیل مین کیون مندرج ہوئین اور وہ کتاب مسیحیون مین ابتک کیون مستعمل ہے اور قرآن شریف تو انبیای سابقین اور کتب سابقہ کی تصدیق کرتا ہے اور سب کے حق مین کسوٹی آیا ہے۔ اسی وجہ سے اُنکی کتاب کی خاص خاص باتین قرآن شریف سے ملتی ہوئی ہین بلکہ اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو لب لباب پُرانے عہدنامہ اور قرآن کا ایک ہی ہے یعنی تعلیم توحید مطلق اور خدا کے حکموںپر عمل کرنا یہی راہ نجات کی ہی۔

قولہ نمبر ۶ صفحہ ۸۔ قرآن مین ہے قل یا اھل الکتاب تا آخر۔

اقول قرآن شریف کی اسی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب توریت اور انجیل پر
قایم نہ تھے اور وجہہ قایم نہونیکی یہ ہے کہ وہ اصل کتابین اُسوقت مین موجود نہ تھین تب ہی
تو حضرت نے اُنکو یہ الزام لگایا کہ اگر تم توریت اور انجیل پر عمل کرو تو ہرگز میری نبوت سے انکار
نہ کروگے اور کتب مشمولہ **بیبل** تو چور اور ڈاکوون وغیرہ کی تصنیفات ہین انکو توریت اور
انجیل سے کیا مناسبت - چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛

قولہ نمبر ۲ صفحہ ۹ - اگر کتب موصوفہ منسوخ ہوگئین اور قرآن اُنکی جگہہ پر خدا کی طرفسے نازل
ہوا تو اب اُسی قرآن کے منجانب اللہ ہونیکے ثبوت پیش کرنا ضروری ہین -

اقول اول اپنے گہر کی فکر کرو جبکہ پُرانا عہدنامہ عہد جدید سے حسب قول **پولوس** منسوخ
ہوگیا اور عہد جدید اُسکی جگہہ حسب اعتقاد مسیحیان خدا کی طرفسے نازل ہوا تو مسیحیون کو مناسب
ہے کہ اب عہد جدید کے منجانب اللہ ہونیکے ثبوت پیش کرین اور جب تک اسکا ثبوت
کامل نہ دین تب تک دوسرا کوئی دعوی تثلیث یا الوہیت عیسوی و کفارہ وغیرہ کا کرنا محض
حماقت اور بیہودگی ہے - اور قرآن شریف کا کلام الہی ہونا تو اظہر من الشمس ہے کہ مخالفونکو
بہی بجز سکوت کچھہ چارہ نہین ہے ؎

آنکھین اگر بند ہی ہین تو پہر دن بہی رات ہے	اسمین قصور کیا ہے بہلا آفتاب کا

قرآن مین نہین ہے کہ بیبل منسوخ ہوی

قولہ صفحہ ۹ - کسی جگہہ قرآن مین نہین ہے کہ کتب مقدسہ یعنی **بیبل** منسوخ ہے بلکہ اُسکے اندر تعلیمات و
حکایات اور ہدایات ہین کہ کتب مقدسہ پر لوگ ایمان لاوین اور عمل کرین تا آخر -

اقول حضرت عیسی نے کہین یہ نہین فرمایا کہ پُرانا عہدنامہ یعنی توریت وغیرہ کتابین
ناقص اور غیر مکمل ہونیکے سبب منسوخ ہوگئین بلکہ اسکے برخلاف متی ۵ باب ۱۷ آیت کے

مطابق اُن کتابونکے قیامت تک قایم رہنے اور اُسپر عمل کرنیکی تاکید فرمائی ہے اور اُسی پر عمل کرنا موجب نجات کا بتلایا ہے اِسکے برخلاف جو **پولوس** نے اُنکو ناقص اور غیر مکمل بتلاکر منسوخ کردیا اور عام مسیحی **پولوس** کی اِس امر مین متابعت کرتے ہین مخالف مسیح ہین جنکا انجام جہنم ہوگا ۔ سچ کہو تم **پولوس** کے قول کو تسلیم کرتے ہو یا **مسیح** کے قول کو آپتو ضرور کہوگے ؎ شد پریشان خواب از کثرت تعبیرہا + **دوسرے** قرآن شریف سورۂ بقر رکوع ۹ مین ہے فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم ثمّ یقولون ھٰذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا ۔ یہ انھین کتب محرفہ مشمولہ بیبل کی نسبت فرمایا ہے اور تثلیث اور مسیح کی الوہیت اور مصلوبی وغیرہ جو حسب اعتقاد مسیحیان بیبل کی تعلیم سمجھی جاتی ہے جسپر دار مدار مسیحیونکے ایمان کا ہی اُسیکو قرآن مین کفر قرار دیا ہے پھر منسوخ نہونیکے کیا معنی یہ قول **مضطر** کا محض غلط ہے ۔ **تیسرے** قرآن شریف مین جن کتابون کا ذکر ہے وہ توریت و انجیل وغیرہ وہی کتابین ہین جو سچے اور معصوم نبیونکی معرفت لکھی گئین تھین نہ کہ یہ کتب مشمولہ بیبل جو حسب قول مسیحیان بت پرست اور زناکار اور چور اور ڈاکون وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین ہان اگر آپ لوگ یہ ثابت کردین کہ وہ کتابین یہی ہین جو **بیبل** مین شامل ہین اور اُنمین کسیطرحکی خرابی واقع نہین ہوئی اُسوقت دیکھا جاویگا +

قولہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰ ۔ الّذین کذّبوا بالکتٰب وما ارسلنا بہ رسلنا فسوف یعلمون اذ الاغلٰل فی اعناقھم والسّلاسل یسحبون فی الحمیم ثمّ فی النّار یسجرون ۔ یعنی جنہون نے جُھٹلایا اس کتاب کو اور اُسکو جو ہمنے اپنے رسولون کو دیکر بھیجی تو آخر وہ جان لینگے جب اُنکی گردنون مین طوق ہونگے اور زنجیرین جنسے وہ دوزخ

سورۂ مومن رکوع ۸

کی آگ مین کھینچکر لائے جاوینگے*

اقول باوجود اسکے کہ یہ آیت قرآن شریف مین تم دیکھتے ہو مگر پہر بہی جہنم کے عذاب سے نہین ڈرتے قرآن کی تکذیب کرتے ہو یہ آیت یہودیون اور مسیحیون اور خاصکر پولوس اور اُنکے تابعین پر صادق آتی ہے کہ جنہون نے کتب سابقہ کو ناقص اور عیب دار اور غیر مکمل بتلا کر منسوخ کردیا اور انبیای سابقین کو بت پرست اور زناکار اور چور اور ڈاکو اور گناہگار قرار دیکر اُنکی متابعت سے انکار کرکے آزادی اختیار کی۔ اسی کو جھٹلانا کہتے ہین کہ بجای اُسکے عہد جدید کو جو اُن لوگونکے خیالات ناقص کا نتیجہ ہے جنمین رائی کے دانہ برابر بہی ایمان نہ تھا اور جنکو خود اُمنفین کے پیشوانے بے ایمانی اور سخت دلی کے سبب سے ملامت کی کلام خدا سمجھے ہوئے ہین اور قرآن کی تکذیب کرتے ہین۔ اگر اب بہی مسیحی اور خصوصًا مضطر بنارسی تعصب اور نفسانیت سے باز آکر توبہ نکرین تو ضرور اُسی عذاب کے مستحق ہونگے جو اس آیت مین مذکور ہوا ہے۔

قولہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰۱۔ محمد کو اگلے لوگونکی جو ہدایت پائے ہوئے تھے اتباع کا حکم ہوا تا آخر

اقول پھر تم کیون مخالفت کرکے اُنکی تکذیب کرتے ہو۔ پس توبہ کرو اور پھرو تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آوین **اعمال** ۳ باب ۱۹ آیت

قولہ نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲۔ قرآن مین حکم ہے کہ توریت اور انجیل پر عمل کرو تو برکت پاؤگے تا آخر

اقول اگر وہ توریت اور انجیل یہی ہین جو بیبل مین شامل ہین اور اُنمین کچھہ نقصان نہین پہنچا تو پھر یہودی کیون مارے مارے پھرتے ہین اور چودہوین اور پندرہوین صدی عیسوی تک مسیحی کیون ذلت اور تکلیف اُٹھاتے پھرے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو عیسوی **بیبل** مین وہ کتابین ہی نہین ہین ورنہ یہودی اور مسیحی جنکا اُنپر عمل ہے ضرور برکت پاتے

اور بیشک وہ لوگ اپنے اوپر سے اور پیر کے نیچے سے کہاتے مگر ہم تو ایک کو بھی اسطرح سے نہین دیکھتے۔ دوسرے جبکہ خود مسیحی اور یہودی اِسکے مقر ہین کہ **قرآن** توریت اور انجیل کا انتخاب ہے تو پھر قرآن کی تعلیم اور اشاعت اور اُسپر عمل کرنا عین توریت وانجیل پر عمل کرتا ہے اور اُسکی مخالفت عین توریت اور انجیل کی مخالفت ہے جسکا انجام جہنم ہوگا۔

قولہ صفحہ ۱۰۔ پھر کیون نہ وہ لوگ جو کتب مقدسہ سے منحرف ہین عسرت و سختی و تنگی و افلاس اور بے برکتی و بے چینی مین مبتلا ہووین۔

اقول۔ **مضطر** صاحب جس ہانڈی مین کہاتے ہو اُسی مین چھید کرتے ہو شاید یہہ **یہودا اسکریوطی** کا اثر ہے۔ اس جگہہ تو **مضطر** بنارسی نے حضرت عیسی اور اُنکے شاگردون کو کتب مقدسہ سے منحرف قرار دیا کیونکہ جو شناخت اور علامات منحرف کی آپ نے بتلائین وہ سب بلکہ اُنسے بھی بڑھکر حضرت عیسیٰ اور اُنکے شاگردون مین پائی جاتی ہین ذرا اناجیل اربعہ و اعمال رسولان مطالعہ کیجیے اور اُنکے علاوہ اُن مسیحیون پر بھی صادق آتا ہے جو چودہوین پندرہوین صدی تک اپنے مخالفون سے ذلت اور سختیان اُٹھاتے اور خانہ بدوش پھرا کرتے تھے۔ اگر انصاف کی عینک لگا کر دیکھو تو معلوم ہو جاویگا کہ بموجب آیہ کریمہ برکات دینی اور فلاح اخروی کس قوم کو نصیب ہے *

احادیث سے کلام ربّانی منسوخ نہین

قولہ صفحہ ۱۰۔ کسی صحیح حدیث مین نہین ہے کہ کتب مقدسہ منسوخ ہوئین اُنکی باتین نہ سنو نہ بیان کرو

اقول خداوند تعالی الحکیم مطلق ہے اُسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین وہ جیسا مناسب وقت سمجھتا ہے ویسا حکم دیتا ہے۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ اپنا ایک حکم چاہے جب تک جاری رکھے اور چاہے جب اُسکو موقوف کرکے باقتضای وقت و مصلحت بجای اُسکے

دوسرا جاری کردے۔ چنانچہ اسکا ثبوت ہم بیبل سے دیکھ چکے کہ اُسمین نسخ واقع ہوا کسی انسان کی مجال نہین جو اُسکے کامو نمین دخل دیسکے۔ نبی و رسول جو اُسکے مقرّب اور فرمانبردار بندے ہین وہ کسی حالت مین اُسکی مخالفت نہین کرسکتے چنانچہ یہی مطلب اُس حدیث کا ہے جو مضطر نے عدم نسخ کے ثبوت مین تحریر کی ہے۔ افسوس مضطر کی عقل پر جو خدا کے کلام کا نسخ نبی کے کلام مین تلاش کرتا ہے۔ یہ تو حسب اعتقاد مسیحیان پولوس ہی کا جگر ہے جو خدا کے کلام کو ناقص سمجھکر خارج بتلاتا ہے اور تمام مسیحی اُسیکے چوٹی کٹ غلام ہونے پر فخر کرتے ہین۔ اب غور کرنا چاہیے کہ جس صورت مین نسخ کلام الٰہی مین بیبل سے ثابت ہے اور خود پولوس کے قول سے پُرانے عہدنامہ کا منسوخ اور خارج ہونا ثابت اور متحقق ہے تو پھر مسیحیون کو باوجود تسلیم بیبل اور متابعت پولوس کے نسخ سے انکار کرنا اور دوسرون سے اسکے دلائل طلب کرنا سراسر حماقت اور نادانی ہی ہا نہین

علّت غائی قرآن کی

قولہ صفحہ ۱۱۔ تمام دلائل سے علّت غائی اور اصل غرض قرآن کے سُنانیکی یہی ثابت ہوتی ہے کہ محمد صاحب کو یہ شوق ہوا کہ اہل عرب کو اُنکی زبانمین کتب مقدسہ سے باتین بتادینی چاہئین تاکہ اُنکا کوئی عذر نافہمی و ناواقفیت کا باقی نرہے چنانچہ قرآن مین موجود ہے تا آخر

قولہ پھر جبکہ علّت غائی قرآن کی یہ ٹھہری کہ توریت اور زبور و انجیل کو بزبان عربی بتلاوے تو قرآن مترجم ہوا نہ کہ ناسخ۔

اقول۔ اوّل تو آپکے اس بیان سے یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت رسول اللہ صلعم کے زمانے تک توریت و انجیل وغیرہ کتب سابقہ کا عربی زبانمین ترجمہ نہوا تھا کیونکہ عربی مین اُن کتابون کا ترجمہ ہوگیا ہوتا تو اس صورت مین عرب کے لوگ خود ہی اُن سب باتون کو سمجھ

سکتے تھے اور اہل کتاب سے دریافت کر سکتے تھے حضرت کی تعلیم کے محتاج نہ ہتے اور یہ امر بہی
بخوبی اہل کتاب پر روشن ہے کہ آنحضرت صلعم نے کسی انسان سے تعلیم نہین پائی
نہ زبان عرب مین نہ کسی غیر زبان مین آپ محض ان پڑہے تھے۔ پس جای تعجب ہے کہ
اس صورت مین آنحضرت نے بغیر تائید غیبی کیونکر دوسری زبان کی کتابون کا مطلب عربی
زبان مین لکھوا کر سنا دیا۔ **دوسرے** اگر قرآن شریف کی یہی علت غائی جو **مضطر**
نے بیان کی ہے بفرض محال مان بہی لیجاوے تو بہی ہمارا کچھ نقصان نہین ہے
بلکہ الٹا مسیحیون کے واسطے موجب مضرت ہے کیونکہ اگر حسب قول **مضطر** قرآن عربی زبان
مین توریت اور زبور اور انجیل کا ترجمہ ہے تو پھر مسیح کیون اس سے انکار کر کے مخالفت کرتے
ہین جسطرح اور سیکڑون زبانون مین ترجمے ہین اور ان سب کو مسیحی تسلیم کرتے ہین اسکو
بہی تسلیم کرین اور اگر اختلاف کا سبب پیش کرین تو اول **اناجیل اربعہ** و **پولوس**
کے خطوط وغیرہ مین جو باہمی اختلاف ہے اسکو ملاحظہ کرین کہ اس سے زیادہ اختلاف
قرآن اور **بیبل** مین نہین ہے یہ تو قرآن کی علت غائی ہے جو **مضطر** نے بیان
کی ہے اب **انجیل** کی علت غائی ہمسے سنیے۔ توریت و زبور وغیرہ پرانے
عہدنامہ کو ناقص اور عیب دار بتلا کر خارج کرنا اور سب نبیون کو چور اور ڈاکو اور گناہگار ٹھہرا کر
انکی اطاعت اور فرمانبرداری سے آزاد ہو کر حضرت عیسیٰ کی بدکار اور لعنتی اور ملعون سمجھکر
اپنی نجات سے بیفکر ہونا اور بجای پرانے عہدنامہ کے نیا عہدنامہ جو ان لوگون کا لکھا ہوا ہے
جنمین رائی کے دانہ برابر بہی ایمان نہ تھا اور جنکو انھین کے پیشوا نے سخت دلی اور بے ایمانی
کا الزام لگایا کلام خدا جاننا۔

آیات مصدقہ

قولہ صفحہ ۱۲- اب مین اُن آیات کو پیش کرتا ہون جنسے ثبات و غیر تنسیخ کتب سماویہ کا ثبوت پہنچتا ہے-

اقول- لازم تو آپ کو یہہ ہی تھا کہ اول آپ اس امر کو ظاہر کر دیتے کہ **پولوس** نے جو پرانے عہدنامہ کو ناقص اور عیب دار بتلا کر منسوخ کیا ہے وہ جھوٹا ہے اور سب مسیحیون کو شریعت موسوی پر چلنے کی تاکید کر کے اعلان کر دیتے کہ کلام آلہی کا منسوخ ہونا محال اور غیر ممکن ہے لیکن جس صورت مین آپنے اس امر کا فیصلہ اپنے گھر مین تو کیا نہین اور دوسرون سے جھگڑا کرتے پھرتے ہو تو تمہاری بات پر کوئی التفات بھی نہین کر سکتا- اول اپنے گھر کی صفائی کیجیے بعد اُسکے دوسرونکی فکر کرنا چاہیے- دوسرے قرآن شریف کی ۱۳ آیات جو آپنے نقل کر کے مغالطہ دیا ہے- یہ آپکی چالاکی ہے آیات قرآنی سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ توریت و زبور و انجیل وغیرہ کتب منزل من اللہ ہین اور یہ قرآن اُنکی تصدیق کرتا ہے یعنے اُنکے کلام الٰہی ہونے پر شہادت دیتا ہے- اِن آیات کو نسخ اور غیر نسخ سے کچھ نسبت نہین ہے- بلکہ یہ شہادت اور اقرار تو اُسی طرحکا ہے جیسا کوئی شخص یہ کہے کہ میرا ایک نوشتہ پہلا فلان شخص کے پاس ہے یہ ہی مطلب آیات قرآنی کا ہے مگر اِسکے کیا معنی کہ ایک جگہہ تو **پولوس** کہتا ہے کہ سارا نوشتہ الہام سے ہے اور تعلیم اور الزام اور سدھارنے اور راستبازی مین تربیت دینے کے واسطے فائدہ مند ہے دوسرا طمطاؤس ۳ باب ۱۶ آیت- مگر پھر اُسی نوشتہ کو ناقص اور عیب دار بتلا کر خارج کرتا ہے اور اپنا مخالف قرار دیتا ہے جیسا کہ **عبرانیون کو خط** ۷ باب ۱۸- و ۸ باب ۷ سے ۱۳ تک لکھا ہے- اول اسکا جواب دیجیے (شاید یہی کہوگے کہ کسی مصلحت سے ہے) ماسوا اسکے جس صورت مین کہ عہد جدید یعنی انجیل برخلاف عہد عتیق یعنے توریت وغیرہ کے ہے جیسا کہ

عبرانیون کے خط ۸ باب سے ظاہر ہے۔ اور عیب دار اور ناقص بتلا کر اُسکو خارج
کرتا ہے اور افسیون کے خط ۲ باب ۱۴ و ۱۵ آیت اور کلسیونکو خط ۲ باب
۱۴ آیت کے مطابق احکام عشرہ کو خدا نے خود لکھکر تختیون پر حضرت موسیٰ کو دیے تھے اور
شریعت موسوی کو اپنا دشمن اور مخالف بتلاتا ہے اور اُسکے مصنفون کو چور اور ڈاکو اور زناکار
اور بت پرست وغیرہ خیال کر کے گناہگار ٹھہراتا ہے۔ اور قرآن شریف اون سب کتب
کی تصدیق کرتا ہے اور انبیای سابقین کو معصوم اور صالحین اور راستباز قرار دیکر اُنکی
تابعداری اور اطاعت کو ہر فرد بشر پر فرض کرتا ہے۔ پس اس صورت مین فضیلت اور
سچائی اسلام کی ظاہر ہے۔

قولہ صفحہ ۱۳۱۔ پھر وہ کونسی کتاب ہے جو منسوخ ہو گئی تا آخر۔

اقول۔ وہ پُرانا عہدنامہ ہے جسمین اُنتالیس کتابین ہین اُسی کو پولوس نے
ناقص اور عیب دار بتلا کر منسوخ کر دیا دیکھو عبرانیون کو خط ۷ باب ۱۸ و ۸ باب ۷ سے
۱۳ و افسیون کو خط ۲ باب ۱۴ و ۱۵ و کلسیون کو خط ۲ باب ۱۴
آیت وغیرہ۔ دوسرے اگر آپکے نزدیک وہ منسوخ نہین ہوئین اور آجتک موجود ہین تو
پھر اُنپر عمل کیون نہین ہے۔ اس صورت مین اُنکا ہونا نہونا برابر ہے۔

تحقیقات دعوی تحریف

قولہ صفحہ ۱۴۱۔ محمدیون کا دعوی ہے کہ بیبل تحریف ہو گئی ہے آج تک یہ دعوے بلا دلیل ہے

اقول اگرچہ علمای اسلام نے صدہا مرتبہ کحل صداقت بدلائل معقول و منقول متواتر
یکے بعد دیگرے نابینایان ضلالت کی آنکھونمین لگایا مگر توبھی بسبب حسد اور اغراض نفسانی
کے پردہ تعصب اور بدگمانی کو زوال نہ آیا۔ صدہا کتابین تحریف کے ثبوت مین تحریر ہو چکین

اور ہوتی جاتی ہین اور خود علماے مسیحی نے جو محقق اور انصاف پسند ہین اس امر کو تسلیم بھی
کرلیا ہے کہ کتب سابقہ مین بیشک تحریف واقع ہوئی ہے اور بعض صاحبون نے
اغراض نفسانی اور تعصب کے باعث تحریف کا تو صاف صاف اقرار نہ کیا بلکہ اُسکے
معنی بدل کر سہو کاتبان قرار دیکر بیچارے کاتبون کے سر الزام لگا دیا اگر **مضطر صاحب**
کو کچھہ علم ہوتا اور اُن کتابون کو مطالعہ کرتے تو ہرگز اس جگہہ ایسا دعوی نہ کرتے دیکھو
فانڈر صاحب اپنی کتاب **حل الاشکال** صفحہ ۱۲۵ مین لکھتا ہے
مسیحیون کو اول ہی سے معلوم ہے کہ **موسی** اور **یوشع** اور **توریت** کی بعض
کتاب مین ایسی آیات اور زبور مین ایسی زبور ہین کہ موسی اور یوشع اور داؤد سے نہین
ہین اور یہ بات بھی ہم لوگون سے پوشیدہ نہین ہے کہ توریت اور انجیل مین سب بات
قال اللہ اور قال النبی یا قال الحواری مین داخل نہین ہے اور انجیل مین ایسی باتین بھی
ہین کہ نہ وہ قال عیسی اور نہ قال حواری - اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت تحریف کا
ہوگا کہ خود مسیحی اسکے مقر ہین ان سب کے علاوہ خود **بیبل** اپنے محرف ہونیکا ثبوت پیش
کرتی ہے دیکھو **اشعیا** ۲۴ باب ۵ آیت سرزمین اُنکے نیچے جو اُسپر بستے ہین نجس ہوئی
کہ اُنھون نے شریعتون کو عدول کیا قانونونکو بدلا عہد ابدی کو توڑا - دیکھو اس جگہہ خود
خداوند تعالی **اشعیا نبی** کی معرفت یہودیون کو قانونونکے بدلنے اور عہد ابدی کے
توڑنے کا الزام لگاتا ہے اور یہ ہی تحریف ہے **یرمیاہ** ۸ باب ۸ آیت تم کیونکر کہتے ہو
کہ ہم تو دانشمند ہین اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے دیکھہ حقیقت مین اُسنے اُسی
عبث بنا رکھا ہے نقل نویسون کا قلم باطل ہے دیکھو اس جگہہ خداوند تعالی صاف
کہتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہین کہ خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے یہ اُنکا خیال خام ہے

کیونکہ اُس شریعت کو اُنھون نے عبث بنا رکھا ہے جس حال کہ اُسکے لکھنے والے جھوٹے
ہین **یرمیاہ** ۲۳ باب ۳۶ آیت کیونکہ تمنے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی
باتون کو بگاڑ ڈالا ہے۔ یہ تو تحریف کا ثبوت پرانے عہدنامے سے ہے اور نئے عہدنامے
لیجیے دوسرا **قرنتیون کو خط** ۲ باب ۱۷ آیت کیونکہ ہم بہتونکی مانند خدا کے کلام مین
ملونی نہین کرتے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ **پولوس** کے زمانہ سے پہلے لوگ
خدا کے کلام مین ملونی یعنی تحریف کیا کرتے تھے **مضطر** بنارسی کی چالاکی کو دیکھنا چاہیے
کہ صرف تین طرح کی تحریف کا تو بیان کیا یعنے یا تو صرف بدل دینا یا اُسکے معنی اور مطلب
بدل دینا یا لفظ یا جملہ اُڑا دینا اور یہ کہین نہین لکھا کہ لفظ یا جملہ یا فقرونکے زیادہ کو
بھی ایک قسم کی تحریف کہتے ہین جسکا دوسرا نام الحاق ہے جسکا ثبوت **بیبل** سے بخوبی
ظاہر ہے کہ آیات اور ابواب تو درکنار مذہبی کتابونکے مصنفون کا بھی پتہ نہین ہے کہ
وہ کون تھے اور کب تھے اور کیسے تھے مگر تو بھی الہامی مانی جاتی ہین چنانچہ **ملکہ آستر**
کی کتاب جسمین آستر کی زناکاری کا بیان ہے جو بادشاہ فارس کے گھر مین تھی اُسمین
ایک جگہہ بھی خدا کا نام نہین ہے مگر تو بھی الہامی مانی جاتی ہے **غزل الغزلات**
جو حضرت سلیمان نے فرعون کی بیٹی کے عشق مین لکھی ہے جو تمام فواحشات اور مغلظات
سے بھری ہے ایک جگہہ بھی خدا کا نام نہین ہے مگر تو بھی الہامی لسٹ مین داخل ہے
اور مقدس سمجھی جاتی ہے۔ الغرض اگر **مضطر** صاحب یا اور کوئی مسیحی اگر تحریف مین
زیادہ گفتگو کرنا چاہے تو اول اُنکو لازم ہے کہ ایک فہرست جملہ کتب بیبل کی لکھکر شایع
کردین اور ہر ایک کتاب کے ساتھہ اُسکے مصنف کا نام مع نسب نامہ اور اُسکا چال چلن
اور اُسکی نبوت کا ثبوت بھی درج کرین مگر یہ سب ثبوت بھی اُسی کتب الہامی سے ہو یا اور

کسی معتبر تواریخ سے جو اُسکی ہمعصر ہو اسم فرضی اور ظنی نہون اُسوقت انشاءاللہ تعالیٰ ہم اچھی طرحسے تحریف ثابت کر کے دکھلا وینگے اور مسیحیون کو بجز تسلیم کچھ چارہ نہوگا اس جگہہ صرف **مضطر** صاحب کی خاطر سے چند مضامین ذیل مین اور پیش کرتا ہون ۷۲ **زبور** ۲۰ آیت مین ہے کہ **داؤد بن لیسی** کی دعائین تمام ہوئین۔ اس سے ثابت ہے کہ ۷۲ زبور تک داؤد علیہ السلام کا کلام ختم ہوگیا باقی زبور آخر تک سب کی سب بعد اونکے کسی نے پیچھے سے شامل کردیے ہین چنانچہ اُنمین سے ۱۲۶ آزبور اور ۱۳۷ زبور سے صاف ظاہر ہے کہ بعد رہائی قید بابل کے یہ زبور کی کتاب مین شامل کئے ہین اور یہ ہی تحریف ہے دوسرے **یوحنا کا خط** پہلا ۵ باب ۷ و ۸ آیت کی نسبت تو خود **پادری میتھر** صاحب نے **بیبل** مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۹ء کے حاشیہ پر صاف نشان دیکر لکھدیا ہے کہ یہ الفاظ کسی قدیم نسخہ مین نہین پائے جاتے۔ اب انصاف کیجیے کہ جب خود علماء مسیحی تحریف کے قائل اور اقراری ہین تو پھر آپکا یہ کہنا کہ محمدیون کا دعویٰ تحریف آجتک بے دلیل ہے کیسا غلط نکلا۔ مناسب ہے کہ اب اپنے ہی گھر مین اسکا فیصلہ کرلو اور اپنے ہی عالمون سے دریافت کرو کہ یہ تحریف کیون اور کس وقت اور کسنے کس غرض سے کی وہ آپکو ٹھیک تبلادینگے

ایک کتاب نے دوسری کو منسوخ نہین کیا

قولہ صفحہ ۱۵۔ محمدیون کا یہ خیال ہے کہ زبور نے توریت کو منسوخ کردیا اور انجیل نے زبور کو یہ محض غلط۔ انتہیٰ

اقول مسیحیون کو سوای دہوکا اور مغالطہ دینے کے اور کچھ نہین آتا۔ اگر اسکو غلط اور محال جانتے ہین تو پھر شریعت موسیٰ پر عمل کیون نہین کرتے۔ انجیل نے بیشک کتب سابقہ کو منسوخ کردیا جیسا ہم **پولوس** کے قول سے ثابت کرچکے ہین اور مسیحیون کے برتاؤ سے

بھی یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ شریعت موسوی پر عمل نہین کرتے اگر مضطر صاحب اسکو غلط جانتے ہین تو انجیل کی غلطی ظاہر ہوئی پھر اُسکے منسوخ ہوتے یا نہونیسے کیا غرض محمدیونکا ہرگز یہ خیال نہین ہے۔

قولہ اسکا ثبوت محمدی قرآن سے دیکھہ لین۔

اقول۔ تم بھی اس قرآنی ثبوت کو تسلیم کرتے ہو یا نہین۔ اگر نہین تو پھر تمہین اس سے کیا غرض۔ تم اپنی انجیل کو دیکھو جس سے پورانے عہدنامہ کا منسوخ ہونا ظاہر ہے **دوسرے** توریت وغیرہ کتب سابقہ کو تم بھی ہدایت اور نور سچائی اور سلامتی کی راہ جانتے ہو یا نہین اگر جانتے ہو تو پھر اوسپر عمل کیون نہین کرتے اور اگر نہین تو پھر دوسرون کو اوسپر عمل کرنیکی کیون ہدایت کرتے ہو **تیسرے** تمہارے نزدیک انبیای سالقین سلامتی کے راستہ پر تھے یا نہین اگر تھے تو پھر اُنکو چور اور ڈاکو اور گنہگار کیون بتلاتے ہو اور اُنکی تابعداری کیون نہین کرتے اور اگر وہ سلامتی کے راستہ پر نہین تھے تو اُنکی کتابونکو کیون گرجے مین پڑہتے ہو اور اُنکے اقوال سے کیون استدلال کرتے ہو یہ فعل عاقلانہ نہین۔ **انجیل** سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیمات عیسوی نیا عہد اور نئی راہ ہے جو اُس پُرانے عہد کی مانند نہین ہے دیکھو **عبرانیون کو خط ۸** باب سے ۱۳ آیت تک کہ وہ عیب لگا کر اُنہین کہتا ہے کہ خداوند فرماتا ہے دیکھہ دن آتے ہین کہ بنی اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے خاندان سے ایک نیا عہد باندہونگا نہ اُس عہد کے مانند جو مینے اُنکے باپ دادون سے اُس دن باندہا تھا جب مینے اُنکا ہاتھہ پکڑا کہ اُنہین مصر کی زمین سے نکال لاؤن۔ و باب ۱۵ و ۱۰ باب ۲۰ سے ثابت ہے کہ مذہب عیسوی نئی راہ ہے جو مسیح نے اپنا جسم پھاڑ کر نکالی ہے۔ پس جبکہ انجیل سے پُرانے عہدنامہ کا منسوخ ہونا ثابت ہے اور مسیحی شریعت موسوی پر اسی وجہ سے

عمل نہین کرتے بلکہ تعلیمات عیسوی نئی راہ اور نیا عہد ہے جو پُرانے عہد کی مانند نہین ہے
تو پہر **مضطر** کا یہ قول کہ ایک کتاب نے دوسری کو منسوخ نہین کیا بالکل جہوٹ اور سراسر
دہوکا اور مغالطہ دیتا ہے۔

قولہ صفحہ ۱۵۱۔ کیونکہ جسکی خبر موسیٰ نے دی تمام انبیاء ورسل نے بہی اُسیکو بتایا۔

اقول۔ اول تو باوجود تسلیم انجیل یہ دعویٰ ہی غلط ہے۔ جیسا **پولوس** کے قول سے
ہم ثابت کرچکے کہ مسیح اور تعلیمات عیسوی کا بہید اگلے زمانہ مین پشت بہ پشت پوشیدہ رہا کسی
ظاہر نہوا سوائے پولوس وغیرہ کے دیکہو **کلسیون کو خط** ۱ باب ۲۶ **افسیون کو خط**
۳ باب ۳ و ۴ و ۵ وغیرہ مین۔ پس جبکہ اگلے زمانہ مین کسی پر بہی ظاہر نہوا تو پہر وہ خبر کسطرح
دیگئی یہ محض خام خیالی ہے **دوسرے** موسیٰ علیہ السلام نے جو **استثنا** ۱۸ باب
مین خبر دی ہے اگر وہ مسیح کے حق مین ہے تو اُسکے مطابق تمہارے مسیح جہوٹے نبی ٹہرتے
ہین کیونکہ اُس جگہہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ ۲۰ آیت لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی
بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مینے اُسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔ اسکے مطابق تمہارے مسیح نے اول تو خود ہی اس امر کا
اقرار کیا کہ مین سوای بنی اسرائیل کے دوسرونکے واسطے نہین آیا اور جو پیشین گوئیان
مؤلفین اناجیل نے عہد جدید مین مسیح کی نسبت درج کی ہین اُنسے بہی یہ ثابت ہوتا ہے
کہ مسیح کی پیدایش بنی اسرائیل کے واسطے ہوگی۔ مگر آخر مین تمہارے مسیح نے اسکے برخلاف
جو خدا نے اُنکو حکم نہین دیا تہا اپنے شاگردون کو تمام دنیا کی ہدایت اور تعلیم کا حکم دیا دوسرے
وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے علاوہ جو بنی اسرائیل اور اُسکے آباو اجداد کا جانا ہوا خدا تہا
جسنے یہ حکم دیا تہا کہ میرے حضور تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہووے تم میرے سوا کسیکی

پرستش نہ کرنا تمہارے مسیح نے اسکے برخلاف اپنی اور روح القدس کی شرکت اُسمین بتلا کر ایک خدا کی جگہہ تین خدا ٹھہرا دیے اور حسب انجیل متی ۲۸ باب اپنے شاگردون کو اسکی ہدایت کی الغرض انھین باتون کے کرنیسے وہ حسب قول حضرت موسیٰؑ کاذب سمجھا گیا اور یہودیون نے صلیب پر قتل کیا۔ یہ پیشین گوئی بیشک تمہارے مسیح پر صادق آتی ہے اور اسکی تصدیق اور تکمیل انجیل سے ہو گئی۔

قولہ صفحہ ۱۵۔ اعنی سب نے عیسیٰ مسیح کو خداوند نجات دہندہ بتایا تھا پورا ہوا تا آخر۔

اقول۔ اگر سچے ہو تو پُرانے عہدنامے مین سے ایک ہی نبی کا قول نکال کر دکھلا دو۔ جیسا ہم توریت سے تمہارے مسیح کا جھوٹا ہونا ثابت کر چکے ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین تمہارے گلے کا ہار ہے۔

قولہ صفحہ ۱۵ کلام اللہ کا تغیر و لا تبدیل ہے حکماً و معناً تا آخر۔

اقول تمہارا مسیح بھی تو کلمۃ اللہ تھا پھر اُسکی صورت کیون تبدیل ہو جایا کرتی تھی دیکھو **متی** ۷۱ باب ۲ آیت **مرقس** ۱۶ باب ۱۲ آیت۔ اور بعد مرنیکے برّہ یعنی بھیڑ کے بچے کی شکل بنگئے جیسا مکاشفات سے ظاہر ہے اور دوسرے کلام اللہ کا تغیر و تبدل ہم اوپر **بیبل** سے ثابت کر چکے بار بار لکھنا فضول ہے آنکھین ہون تو دیکھ لو۔

کتب السماویہ مین محمد کی خبر نہین

قولہ صفحہ ۱۵۔ محمد کے ہونیکی پیشین گوئی کسی کلام خدا مین نہین ہے۔

اقول کیون جھوٹ بولتے ہو اپنا الزام دوسرون کو لگاتے ہو مسیح کی کوئی پیشین گوئی کسی کتب سابقہ مین نہین ہے۔ سوا اُسکے جو بہنے اوپر بیان کی جس سے اُسکا کاذب ہونا ثابت ہو گیا۔ اور **انجیل** مین اسکی شہادت موجود ہے کہ مسیح اور تعلیمات

عیسوی کا بھید اگلے زمانے مین کسی پر ظاہر نہوا جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا۔ پھر کیون اُنکے
بھروسے پر نجات سے بیفکر ہو۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کی خبرین تو سیکڑون اب تک
باوجود محرف ہونیکے کتب سابقہ مین موجود ہین جو خاص آپ ہی کی ذات اقدس پر صادق
آتی ہین۔ چنانچہ حضرت ابراہیم سے جو وعدہ خدا نے کیا تھا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے
گھرانے برکت پاوینگے اُسکی تکمیل آپ ہی کی ذات پاک مین ہوئی اور مسیح تو خود اقرار کر گئے
کہ مین سوای بنی اسرائیل کے دوسرون کے واسطے نہین آیا اور **استثناء** ۱۸ باب
مین جو خدا نے موسیٰ علیہ السلام کی معرفت بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے ایک نبی موسیٰ
کی مانند برپا کرنیکا وعدہ کیا تھا وہ آپ ہی پر صادق آیا کہ آپ مثل موسیٰ کے نبی تھے حضرت
عیسیٰ پر کسی طرح صادق نہین آتا کیونکہ وہ تو حسب اعتقاد مسیحیان خدای مجسم تھے اور موسیٰ
خدا کے بندے تھے۔ الحاصل اسی طرح بیسیون خبرین ابتک موجود ہین اس مختصر مین سب کے
بیان کی گنجایش نہین ہے۔

قولہ صفحہ ۱۵۔ محمدیون کا یہ خیال عبث ہے کہ انجیل مین نام احمد کر کے ہے اور عبرانی زبان
مین لفظ محمد آجتک موجود ہے۔

اقول۔ محمدیون کا خیال عبث نہین ہے بلکہ مسیحیون کا باوجود تسلیم انجیل اس سے انکار
عبث ہے یہ پیشین گوئی **یوحنا کی انجیل** ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ باب مین موجود ہے۔ اس آیت مین
اصل لفظ فارقلیط ہے بہ لام مکسور معروف جسکے معنی احمد ہین اور یہ نام بھی حضرت ختم المرسلین
کا ہے اسکی پوری پوری تصدیق اور تکمیل آپ ہی کی ذات پاک مین ہوئی مسیحی جو اس سے
روح القدس مراد لیتے ہین یہ اُنکا خیال عبث ہے کیونکہ جتنے نبی گذرے ہین اُنہون نے
جو کچھ حالات ماضی و مستقبل کے بطور پیشین گوئی کے بیان کئے ہین وہ سب روح القدس

کی معیت ہے اسیطرح حضرت عیسیٰ کے ساتھہ بہی روح القدس موجود تہی اور اُسیکی معیت ہیسے مسیح نے یہہ پیشین گوئی کی - اب انصاف کرنا چاہیے کہ کیا روح القدس خود اپنی ہی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ خدا تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اور اُسکا آنا میرے جانے پر موقوف ہے یہ کیسی مضحکہ کی بات ہے - دوسرے قرآن شریف اُس ملک مین نازل ہوا جو یہود و نصاریٰ سے بھرا ہوا تھا اگر یہ پیشین گوئی لفظ فارقلیط کے ساتھ جس کے معنی احمد کے ہین انجیل مین نہو تی تو حضرت رسول عربی جو محض اَن پڑھ تھے اور انجیل وغیرہ کتابون کو پڑھ نہین سکتے تھے ہرگز ہرگز باوجود دعویٰ نبوت یہود و نصاریٰ کے سامنے کبہی ایسا دعویٰ نکرتے تیسرے اگر آپکی نسبت یہ خبر و نیز دیگر خبرین کتب سابقہ مین نہوتین تو وہ ہزارون پڑھے لکھے یہودی اور عیسائی جو آپ پر ایمان لائے اور دین اسلام کو قبول کر کے اپنی جانین آنحضرت صلعم پر قربان کر دین قرآن اور حضرت رسول عربی کے اس دعوے کی غلطی کو صاف صاف فاش کرتے تاکہ اور کوئی اس دہوکے مین نہ پڑے اور وہ خود بہی منحرف ہو جاتے - پس اُن سب کے مقابلہ مین آپکی مجرد راے قابل اعتماد کے نہین ہو سکتی یہ لفظ محمدیون کا بگاڑا ہوا نہین ہے بلکہ خود بیبل مین آجتک موجود ہے کلیسیا روم کی طرف سے ۱۶۷۱ء عربی زبان مین جو ترجمہ چھپا اُسمین فارقلیط ہی لکھا ہے اسی طرح بیبل ترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۵۵ء مین بہی فارقلیط ہی ہے اور مفتاح التواریخ صفحہ ۱۵ مین ہے بزبان یونانی روح القدس را فارقلیط میگویند - علاوہ اسکے برنباس کی انجیل مین تو صاف صاف محمد نام موجود ہے مگر تعصب اور نفسانیت خلل انداز ہے -

قولہ صفحہ ۱۶ - ثانیاً یہ کہ اگر انجیل سے معناً نکلنا لفظ احمد کا فرض بہی کر لین تو محمد کا نام احمد ہو نہین سکتا تا آخر -

اقول حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد ومحمد وحامد ومحمود وغیرہ بہت سے نامون سے موسوم اور آجتک مشہور ہین اوران سب نامون کا مادّہ حمد ہے اور سورۂ فاتحہ کی اول آیت لکھکر جو آپنے بیان کیا کہ حمد تو اللہ تعالی کے واسطے ہے اس مطلب کو وہی جانتے اور سمجھ سکتے ہین جنکے دل نور ایمان سے منور اور روشن ہین جو مضطرب الحواس ہے وہ کیونکر سمجھ سکتا ہے **شعر**

محمد سرّ وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے — شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

یہ **اشعیا** باب کی پیشین گوئی نہین ہے جسمین **عمانوئیل** کے پیدا ہونیکی خبر ہے اور مسیحی زبردستی اُسکو یسوع ابن یوسف نجار پر جماتے ہین **عمانوئیل** تو معناً اور لفظاً کسی طرح بھی **یسوع** پر صادق نہین آتا دوسرے یسوع کے معنی نجات دہندہ ہین مگر جبکہ خود اپنے دشمنون سے خوف زدہ ہوکر بھاگتے اور چھپتے پھرے آخرالامر گرفتار ہوکر بصد ذلت وخواری جان عزیز سولی پر گنوائی مگر نجات نہ پائی۔ پس اس صورت مین وہ نجات دہندہ کیسے ہوسکتے ہین ذرا ایلی ایلی لما سبقتانی آنکھین کھولکر دیکھیے اور انصاف کیجیے پھر خود ماندہ شفاعت کرا کند۔

قولہ صفحہ ۱۶ - ثالثاً عبرانی زبور مین کہین لفظ محمد نہین آیا ہے جو نشان کہ غزل الغزلات ۵ باب ۱۶ آیت کا بتاتے ہین وہ یہ ہے تا آخر۔

اقول اول تو وہ اصل کتابین جو عبرانی مین نبیونکی معرفت لکھی گئین تھین باقی ہی نہین رہین دوسرے جو کچھ کہ اب عبرانی مین جدید ہین پیچھے سے لکھی گئی ہین وہ بھی اصل موجود نہین صرف اُنکے ترجمے وغیرہ جو یونانی سے ہوئے ہین مسیحیون کے استعمال مین ہین اور ترجمون مین بھی ایسی غلطیان اور خرابیان واقع ہوئی ہین کہ نامون تک کے ترجمے کرڈالے پھر بھلا اس صورت مین اگر محمد کے بجاے تعریف کیا گیا لکھدیا تو کون سمجھ سکتا ہے۔

تیسرے اُن ترجمونمین بہی اختلاف بہت کچہہ ہے دو مختلف سنن اور مختلف مطابع کے نسخے اگر ملائے جاوین تو بہت سے ناموں اور جملون اور فقرونمین اختلاف اور کمی بیشی پائی جاتی ہے اگر چاہو تو اعجاز عیسوی دیکھو مضطر صاحب کا یہ قول تو اُس وقت قابل اعتبار کے ہوسکتا تھا کہ جب بائبل موجودہ کی صحت اور غیر محرّف ہونا ثابت کر دیتے اور جبکہ برخلاف اسکے صرف عہد جدید یعنی انجیل ہی مین ڈیڑہ لاکہ سے زیادہ غلطیان موجود ہین جنکے خود علماے مسیحی مقر ہین اس صورت مین اُن لوگونکے نزدیک جنکو ہمیشہ سے اپنی مذہبی کتابونمین دخل و تصرف کرنے کی عادت پڑی ہی ہو لفظ محمدیم کو مچمدیم بنا لینا کوئی بڑی بات نہین ہے یہان تو کسی حرف کی بہی ظاہرا تبدیلی نہین ہے صرف تین نقطون کا لگا دینا ہے لفظ محمدیم کی ح کے نیچے تین نقطے لگا دئے مچمدیم ہوگیا۔ اس طرحکی کارروائی تو مسیحیونکی موجودہ بائبل سے ثابت ہے کہ اکثر ناموںمین اسی طرحکی گڑبڑ واقع ہوتی چلی آتی ہے چنانچہ مین اس جگہہ صرف ایک متی کی انجیل سے جو دو مختلف سنن اور مختلف مطبع کی ہین صرف **نسب نامہ** مین سے چند نام پیش کرتا ہون کہ جو ایک مین کچہہ ہے اور دوسرے مین کچہہ اور

عہد جدید مطبوعہ لندن ولیم واٹس انجیل متی سنہ ۱۸۶۰ء	انجیل متی مطبوعہ لودہیانہ امریکن مشن پریس سنہ ۱۸۵۳ء
اباب ۱ و ۲ آیت ابیرہام واسحاق	اباب ۱ و ۲ آیت ابرہام واضحاق
اباب ۳ آیت فارض وثامر واسروم	اب ۳ آیت پہارس وتمر حصروم
اباب ۴ آیت عمنداب ونفسون	اباب ۴ آیت عمیناداب نحسون
اباب ۵ آیت بوعاز راحاب راعوث	اباب ۵ آیت بوعز راحب روت
اباب ۷ آیت روبعام	اباب ۷ آیت رحبعام

اباب ۸ آیت یہوشافاط - اباب ۸ - آیت یہوسفط

دوسرے **یوحنا کی انجیل** اباب ۲ ۴۲ آیت عہد جدید مطبوعہ لندن ولیم واٹس سنہ ۱۸۶۰ء تو **یوناس کا بیٹا شمعون** ہے تو کیفا کہلاویگا جسکا ترجمہ چٹان ہے۔

اور **بیبل** مطبوعہ لودہیانہ امریکن مشن پریس سنہ ۱۸۸۵ء ہے تو **یونس کا بیٹا شمعون** ہے تو کیفاس کہلاویگا جسکا ترجمہ پطرس ہے۔

دیکھو ایک ہی نام دو نسخونمین دو طرحپر لکھا گیا یعنی ایک مین لکھا ہے ترجمہ چٹان ہے دوسرے مین لکھا ہے کہ ترجمہ پطرس ہے۔ اسی طرح اگر لفظ محمدیم کو مچمدیم لکھدیا تو اُنکے نزدیک کچھہ مشکل نہین ہے۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ یہ صرف **متی کی انجیل** کے اول باب کی ۱۸ آیت ہی مطالعہ کرکے دونون نسخونمین مقابلہ کرلیا جاوے کہ کس قدر ناموںمین اختلاف ہے کہ ایک مین کچھہ نام ہے دوسرے مین کچھہ ہے افسوس **مضطر** صاحب نے محمدیم اور مچمدیم مین تو فرق تبلایا مگر ان ناموںمین فرق نہ دیکھا۔

ماسوا اُسکے آپنے جو مچمدیم اپنی طبیعت سے لکھکر اُسکا ترجمہ عشق انگیز کیا ہے یہ بھی غلط ہے اکثر نسخونمین اسکا ترجمہ تعریف کیا گیا ابتک موجود ہے جو خاص لفظ محمد کا ترجمہ ہے۔

قولہ صفحہ ۱۶۔ اگر اس آیت مین محمد لفظ عربی کہتے تو کیا معنی اس جگہ کہینگے تا آخر

اقول کیا تمنے **اعمال** ۲ باب مین نہین پڑھا ہے کہ جب روح القدس کا فیضان ہوتا ہے تو نبی لوگ غیر زبانین بھی بولتے ہین۔ پس **حضرت سلیمانؑ** بھی جبکہ نبی تھے تو اغلب ہے کہ اُنہون نے روح القدس کی تائید سے یہ معلوم کرکے کہ وہ محبوب خدا عرب مین ہوگا اُسکا وہی نام جو عربی زبان مین ہونے والا تھا حالت وجد مین آکر بے تحاشا منہہ سے کہدیا کہ وہ محمدیم ہے یہ میرا پیارا اور عزیز ہے۔ یہ مہمل بات نہین ہے صرف آپکی فہم کا دہوکا ہے

قولہ صفحہ ۱۶ - ۱۔ البتّہ یہانپر خدانے یروشلیم کی لڑکیون کو مخاطب کیا ہی تا آخر -

اقول - گو اس جگہہ مخاطب یروشلیم کی لڑکیان ہین مگر اس آیت کے کسی لفظ سے یہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ وہ یروشلیم کی لڑکی سے ہوگا - آپکا یہ خیال کہ وہ مسیح ہے قابل مضحکہ ہی کیونکہ جو لڑکیان اُسوقت موجود تھین جنسے یہ خطاب ہوا اُنھین سے کسیکی نسل سے مسیح نہین ہوئے بلکہ مسیح تو خاص حضرت سلیمان ہی کی نسل سے ہوئے ہین جو کہ اس کلام کے متکلم تھے دوسرے جو جو صفتین اس پیشین گوئی ہین حضرت سلیمان نے بیان کی ہین - ایک بھی مسیح پر صادق نہین آتی مسیح شیرین کلام نہ تھے بلکہ سخت کلام اور ترش رو تھے کہ خود اُنکے شاگرد خوف کے سبب اُنسے کوئی بات دریافت نہین کر سکتے تھے اور خوبصورت بھی نہ تھے اور عشق انگیز یا تعریف کیے گئے یہ تو کسی طرح بھی مسیح کے حال سے مطابق نہین ہے تیسرے کیا یروشلیم کی یہ وہی لڑکیان ہین جنسے خدا فرماتا ہے کہ - خدا صیحون کی بیٹیون کی چاندیونکو گنجی کرڈالیگا اور اُنکے اندام نہانی کو اُگھاڑیگا **اشعیاہ** - ۳ باب ۱۷ - آیت اور دوسری جگہہ **ہوسیع** ۴ باب - ۱۴ - آیت مین فرماتا ہے کہ جب تمہاری بیٹیان چھنالا کرینگی اور تمہاری بہوئین زناکاری تو مین اُنکو سزا نہین دونگا - اب انصاف کرو کہ ایسی لڑکیون سے کوئی خدا کا پیارا اور عزیز اور تعریف کیا گیا پیدا ہو سکتا ہے ہرگز نہین - چوتھے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو تو صرف حضرت عبد اللہ سے تعلق ہے مگر تمہارے مسیح کو تو یوسف نجّار اور ابراہیم و داؤد و آدم و خدا وغیرہ متعدد شخصون سے تعلق ہے -

چند ثبوت تحریف قرآن کے

قولہ صفحہ ۱۷ - محمدیون کا دعویٰ ہے کہ قرآن جیسا نازل ہوا ویسا ہی آجتک بغیر کسی تغیر اور تبدّل کے باقی ہے تا آخر -

اقول - یہ دعوی اہل اسلام کا ایسا صادق ہے کہ مخالف بھی اسکی تصدیق کرتے ہین -
چنانچہ مین اسجگہ چند علماے مسیحیو نکے اقوال جنہون نے اس دعوے کے تصدیق کی ہے
نقل کرتا ہون **ولیم میور** صاحب اپنی کتاب **سیرت محمدی** الموسوم بہ **لائف
آف محامد** جلد اول صفحہ ۵ مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء لکہتے ہین محمد صلعم کی حیات مین قرآن
کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی مین منحصر نہین تہی بہی وحی آلہی تمام مسلمانون کا
نہی تہا ہر ایک جماعت عام مین قرآن پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قرآن کی تلاوت اور
ذکر باعث ثواب عظیم تہا - یہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر المعنی ہے اور خود قرآن
ہی سے بہی پایا جاتا ہے اسکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تہا - اور
مسلمانونکی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑہ سکتا تہا اسی اندازہ کے موافق
اُسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی رسم سے اُسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے تو ازحد
مشتاق تہے اور فن کتابت کا سامان کافی اُنکے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے
مدت سے وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار اور خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پر
منقش رکہتے تہے قوت حافظہ اُنکی انتہا درجہ پر تہی اور اُسکو وہ لوگ قرآن کی نسبت بکمال
سرگرمی کام مین لاتے تہے اُنکا حافظہ ایسا مضبوط اور اُنکی محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات
قدیم اکثر اصحاب محمد صلعم پیغمبر کی حیات مین بڑی صحت کے ساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے
عرب کا حافظ کیسا ہی دیرپا کیون نہو تاہم اُن تحریرون کو جو صرف یادہی سے لکہی جاتین ہم بے
اعتبار سمجہہ لیتے - لیکن اس امر کے باور کرنیکی وجہ معقول ہے کہ بہت سی مجری نقلین جنمین
کل قرآن شامل تہا یا جو تقریبًا کل پر تہی تہین مسلمانون نے پیغمبر کی حیات مین لکہہ لی تہین
جبکہ اُن لوگون کو لکہنے کی استعداد حاصل تہی تو صحیح نتیجہ نکلسکتا ہے کہ جو چیز ایسی حفاظت شدید

سے یاد کیجاتی تھی وہ اسی طرح یکساں احتیاط لکھی بھی جاتی ہوگی۔

پھر صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین کہ نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل محمد صلعم ہی کا کہا ہوا ہے اور اُسکے نتیجے ہین جیسا کہ وان ہیمر نے کہا ہے یہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد صلعم کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اُسکو کلام الٰہی سمجھتے ہین۔ الغرض اور بھی بہت سے علما ہسیحی نے قرآن کی صحت اور حفاظت پر اسی طرح شہادت دی ہے مگر بخیال طول کے نہین لکھا۔ ان سب کے علاوہ یہ بات قابل غور ہے کہ جس شئی کی حفاظت خود خداوند تعالیٰ اپنے ذمہ لے اُسمین تغیر و تبدل یا کمی بیشی ہونا غیر ممکن ہے دیکھو قرآن شریف مین خود خداوند تعالیٰ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون اور اس وعدے کے مطابق خدا نے اُسکی حفاظت کا سامان بھی کر دیا جسکا سلسلہ آجتک متواتر جاری ہے یعنی شروع ہی سے ایمانداروں کے دل مین اسکو جگہہ دی کہ جہان کوئی دشمن اور چور بھی قابو نہین پاسکتا جتنے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سب حافظ قرآن تھے دنیا مین جتنی کتابین آجتک تحریر ہوئین سب ایک ہی صورت پر مگر قرآن شریف کی تحریر دو طرح سے ہوئی ایک تو عام کتابونکی طرح دوسرے ایماندارون کے دل کی گوشنین تختیونپر اور اسی وجہ سے قرآن ہر ایک طرح کے نقصان سے آجتک محفوظ ہے یہ مرتبہ دنیا مین کسی مذہب و ملت کی کتابونکو حاصل نہین ہوا خاصکر بائبل کو جسوقت ہم دیکھتے ہین اور دو مختلف سنین اور مطابع کا جب مقابلہ کرتے ہین تو فقرون اور آیتون اور جملون کی کمی بیشی پائی جاتی ہے اور ناموںمین تو اسقدر اختلاف ہے کہ جتنے نسخے بائبل کے مختلف مطبعون کے ہونگے سب مین جُدے جُدے نام تحریر ہونگے۔

قولہ صفحہ ۱۸ نمبر ا۔ قرآن اس ترتیب سے موجود ہے تا آخر۔

اقول - اس سے تحریف کو کیا علاقہ سورہ اقرا باسم اور سورہ اذا جاء دونوں تو حسب ترتیب لوح محفوظ ابتک قرآن شریف مین موجود ہین پھر تحریف کیا ہوئی آپ تحریف ثابت کیجیے - یہ دعوی آپکا آپکی بیخبری کی صریح دلیل ہے اگر کچھہ بھی اسلامی کتابون سے خبر ہوتی تو آپ یہہ دعوی تحریف قرآن ہرگز زبان وقلم پر نہ لاتے - اب سُنیے قرآن مجید بہ ترتیب موجودہ سب مسلمانون کے نزدیک لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے اسمین اور اُسمین ذرا فرق نہین چنانچہ اسی ترتیب موجودہ سے بکمال وتمام دو مرتبہ رمضان شریف مین خود ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب کرام کو سُنایا اور اُسی ترتیب کے موافق تا ایندم تمام حفاظ حافظ ہین - ہان حسب تقاضای وقت نجما نجما یہ قرآن خلاف ترتیب موجودہ نازل ہوا مگر جب تمام ہوا یا آنحضرت نے بتمام وکمال سنایا تو اُسی ترتیب سے بلا تقدیم وتاخیر سنایا جو لوح محفوظ سے ہر بات مین موافق ومطابق تھی جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم شریف سے واضح ہے -

قولہ صفحہ ۷ نمبر ۲ - فریقین اسلام مین یعنی شیعہ وسنی مین یہ امر طے نہوا تا آخر -

اقول شیعہ وسنی پر کیا منحصر ہے دنیا مین جتنے فرقے اہل اسلام کے ہین سب کا عمل اسی موجودہ قرآن پر ہے اور سب اسکو اپنا دین وایمان جانتے ہین اگر کسی فرقے کے پاس کوئی دوسرا قرآن ہو یا اس قرآن سے اُسمین جو اختلاف یا کمی بیشی ہو تو بیان کرو - یہ تفرقہ تو نصارٰی ہی کے حصہ مین آیا ہے کہ بہت سے فرقے مسیحی مجموعہ عہد جدید کو کلام الٰہی نہین جانتے اور بعض کچھہ کمی بیشی کے ساتھہ غالباً آپکو (المرء یقیس علے نفسہ) کا اظہار منظور ہے

قولہ نمبر ۳ - حضرت عائشہ نے کہا کہ زمانہ نبی صلعم مین سورۂ احزاب دو سو آیت پڑہی جاتی تھی الخ

اقول اسکی بے اصلی خود ہی روایت سے ظاہر ہے جبکہ اُس پڑہنے والیکا اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرنے والیکا نام تک نہین ہے - یہ روایت ایسی ہی بے اصل ہے

جیسے یوحنا کی انجیل ۲۱ باب ۲۵ آیت مین ہے پر اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے کہ اگر وے جُدا جُدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین۔ اس بیان سے واضح ہے کہ انجیل موجودہ پوری انجیل ہے بلکہ اس روایت کے مطابق یون کہنا چاہیے کہ انجیل بالکل ہے ہی نہین پوری انجیل تو جب ہی ہوتی جب دنیا مین بھی نہ سماتی۔

قولہ صفحہ ۱۷۔ ابن زبیر و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم تا آخر۔

اقول اس سے تحریف قرآن کو کیا نسبت اگر کوئی شخص انجیل کو کچھ کمی بیشی کے ساتھ پڑھے یا یاد کرے تو کیا اُسکے ایسا کرنیسے انجیل محرّف ہو سکتی ہے ہرگز نہین۔

قولہ صفحہ ۱۸ (۳) اُبیؓ اور ابن مسعود سورہ احزاب مین تا آخر۔

اقول اسکا جواب اوپر ہو چکا اگر کوئی شخص اپنی رای سے کچھ کمی بیشی کے ساتھ پڑھے یا یاد کرے تو اُسکے ایسا کرنیسے اصل کتاب مین جبکہ اُسوقت لکھی ہوئی بھی موجود تھی اور علاوہ اسکے اور بھی بہت سے حافظ موجود تھے کچھ نقصان نہین پہنچ سکتا۔

قولہ (۴) اکثر محدثین نے نقل کیا ہے کہ مصحف ابی بن کعب مین یہ آیت تا آخر۔

اقول جن محدثین نے اسکو نقل کیا ہے اُنہین محدثین نے اسکی بے اصلی بھی ثابت کر دی ہے مگر مسیحیون کو سوای دہوکا دینے کے اور کچھ نہین آتا۔ دوسرے جب کہ صرف ایک مصحف ابی بن کعب مین یہ آیت تھی اور اَور کسی مصحف مین نہ تھی اور نہ کسی حافظ کو یاد تھی اس صورت مین اُسکی بے اصلی خود ہی ثابت ہے اسی وجہہ سے وہ متروک کیگئی اگر ایسی ہی باتون سے تحریف ثابت ہو سکتی ہے تو مین بہت سی آیات صرف انجیل ہی مین ایسی دکھلا دونگا کہ جو پہلے تہین اور اب نہین ہین یا بعض مین ہین بعض مین نہین کبھی تو تغیر و تبدل کے

ساتھ متی کے نسب نامہ کو اول تواریخ کے نسب نامہ سے مقابلہ کریجیے بعد اسکے اور بھی ثابت کردیا جاویگا۔

قولہ (۵) جلال الدین سیوطی نے حمیدہ بنت یونس سے روایت کی ہے کہ قبل اسکے کہ عثمان نے قرآن کو بدلا سورہ احزاب ہین عائشہ کے مصحف ہین تا آخر۔

اقول یہ روایت بالکل بے اصل اور بناوٹی ہے اسکی کچھ سند نہین ہے یہ صرف شیعون کے خیالات اور اتہامات ہین جنکو وہ آجتک ثابت نہین کرسکتے۔ تم بور کے بھائی گانٹھ کٹے نہ ہو

قولہ (۶) امام غوث الاعظم لکہتے ہین کہ فرقہ میمونیہ کہتا ہے کہ سورہ یوسف قرآن ہین داخل نہین ہے۔

اقول حضرت غوث الاعظم نے خود ہی فرقہ میمونیہ کے اس خیال کو باطل کردیا ہے مگر تمکو اتنی سمجھ کہان تم تو دہوکا اور مغالطہ دینا جانتے ہو۔ دوسرے فرقہ ابیونی جو مسیحی ہین وہ کہتا ہے کہ مسیح محض انسان تھا اور وہ لوگ صرف متی کی عبرانی انجیل کو مانتے ہین اور نسب نامہ ہی اُنکی انجیل ہین نہ تھا اور یہ فرقہ پہلی صدی عیسوی **یوحنا حواری** کے زمانہ ہین موجود تھا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔

قولہ شیعہ کہتے ہین کہ اکثر سورہ عثمان نے قرآن ہین داخل نہین کین چنانچہ ایک یہ ہے تا آخر

اقول مضطر صاحب کو جب کہین ٹھکانا بچاؤ کا نظر نہ آیا تو ناچار ہوکر شیعون کے دامن ہین پناہ لی۔ مگر یاد رہے کہ جس صورت ہین شیعہ خود اپنا بچاؤ نہین کرسکتے تو مضطر صاحب کو وہ کیونکر بچا سکتے ہین اگر بالفرض حضرت عثمان نے بقول شیعون کے بہت سی سورتین قرآن ہین داخل نہین کین۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد حضرت عثمان کے ہوئے ہین اور خلیفہ وقت بھی تھے اور حافظ قرآن بھی تھے اُنہون نے اُن سورتون کو باوجود حافظ ہونیکے قرآن ہین

کیون نہین داخل کردیا اور کیون قرآن کو درست نہین کیا - اور جبکہ اُنھون نے بھی باوجود حافظ ہونیکے اسی موجودہ قرآن کو تسلیم کیا تو شیعہ یا عیسائیون کا قول جہالت اور ضلالت سے مملو ہے -

قولہ (۸) اصل مین آیات قرآن سترہ ہزار تھے اور اب دس ہزار مفقود ہین - باقی سات ہزار موجود -

اقول - کوئی عقلمند جسکو ذرا بھی عقل ہوگی اس بات کو باور نکریگا کہ جس صورت مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے ابتک قرآن مومنون کے دل مین نقش ہوتا متواتر چلا آیا ہے اور حافظون کا سلسلہ ابتک جاری اور روز افزون ترقی پر ہے باوجود اس سامان کے اس قدر کمی قرآن مین ہوجاوے - دوسرے یہ کمی حضرت عثمان کے قبل ہوئی یا بعد اگر قبل ہوئی تو بھی ناممکن ہے کیونکہ اُسوقت مین بہت نسخے تو لکھے ہوئے موجود تھے اور جتنے صحابہ اُسوقت مین موجود تھے سب حافظ قرآن تھے اور اگر بعد مین ہوئی تو یہ بھی محض جھوٹ ہے کیونکہ جو قرآن حضرت عثمان کے وقت مین بترتیب ثانی مطابق اول مرتب ہوکر جاری ہوا وہ تمام بلاد اسلامیہ مین اُسی وقت نقل ہوکر پھیل گیا تھا اور ابتک برابر ہر ایک ملک مین وہی قرآن موجود ہے مگر کسی مین ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہین ہے یہ تو بیبل کی خرابی ہمیشہ ہوتی آئی ہے دیکھو اول **سلاطین** ۴ باب ۳۲ آیت اُسنے یعنے سلیمان نے تین ہزار مثالین کہین اور اُسکے گیت ایک ہزار اور پانچ تھے مگر اب اُس ایک ہزار اور پانچ گیت مین صرف ۱۱۷ آیتین **غزل الغزلات** مین ہین اور باقی مفقود اسی طرح انجیل کا حال اوپر ہم لکھہ چکے کہ اگر پوری لکھی جاتی تو دنیا مین بھی نہ سماتی **یوحنا کی انجیل** ۲۱ باب ۲۵ آیت - اب تم خود کہو

قولہ (۹) و (۱۰) زید بن ثابت نے کہا کہ جب مینے قرآن لکھا تو ایک آیت جو مینے رسول اللہ ؐ سے سُنی تھی کہین نہین پائی مگر خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس لکھی ہوئی وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ

اقول - اس سے تحریف کو کیا مناسبت ہے جبکہ وہ آیت لکھی ہوئی ملگئی - تحریف تو جب ہوتی جب وہ آیت کہین بھی نہ ملتی اور گم ہوجاتی سو یہ غیر ممکن بلکہ محال تھی - اب خود ہی غور کیجیے جبکہ ایک آیت کی کمی بیشی پر اتنا تتبع اور خیال تو کیا ممکن ہے کہ کوئی سورت گم ہوجاتی -

قولہ نمبر ۴ - محمد ؐ کے وقت مین قرآن جمع نہوا بلکہ خلیفہ اول ابوبکر نے جمع کرایا پھر عثمان نے اصلاح و تکمیل یا تنقیص کی تا آخر -

اقول کون کہتا ہے کہ حضرت ؐ کے وقت مین قرآن جمع نہوا - اور خلیفہ اول نے جمع کرایا جبکہ تحریر اُسکی حضرت ؐ کے وقت مین برابر ہوتی تھی اور ہر ایک آیت آیت کے حافظ موجود تھے اور جمع ہونا کسکو کہتے ہین جس وقت نزول وحی کا ہوتا تھا اُسی وقت کاتب تحریر کرتے تھے اور پھر اُس وحی منزل من اللہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے دل کی گوشتین تختیون پر منقش کرتے تھے بعد حضرت ؐ کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھین سب صحابہ کے مشورہ سے زید بن ثابت کی معرفت جو کاتب وحی کے تھے اُن متفرق تحریرون کو جو حضرت ؐ کے وقت مین تحریر ہوا کرتی تھین اور اکثر صحابہ کے پاس متفرق موجود تھین جمع کراکر مجلد کیا اور اُسکی نقلین اطراف و جوانب مین روانہ کین مگر وہ ترتیب وار مرتب نہ تھا اور بہ سبب بغاوت اہل عرب اور لڑائی جھگڑون کے خلیفہ دوم کے وقت تک اسقدر فرصت نہوئی کہ جو ترتیب وار مرتب اور مجلد کیا جاتا مگر جبکہ حضرت عثمان خلیفہ ثالث کے وقت مین فرصت

ہوئی تو انھون نے انھین صحابہ کے مشورہ سے جو حافظ قرآن تھے انھین زید بن ثابت کی معرفت جو کاتب وحی تھے ترتیب وار یکجا مرتب کیا اور تمام جماعت مسلمین نے اسکو بدستور قدیم قبول فرمایا اگر حضرت عثمان اپنی رای کو اسمین کچھ دخل دیتے اور کچھ کمی بیشی کرتے تو وہ صحابہ جو حافظ قرآن تھے جنھون نے حضرت کی زبانی سنکر یاد کیا تھا ہرگز ہرگز خاموش نرہتے اور نہ اس قرآن کو تسلیم کرتے۔ پس جبکہ اُسوقت مین کسی نے بھی اسکی صحت مین اعتراض نہ کیا تو آجکل کے شیعون اور مسیحیون کا یہ قول فرومایہ گی کی دلیل ہے۔

قولہ (۵) قرآن کے الفاظ بھی عثمان نے بدلوا دیے جامعین کو حکم دیا کہ غیر قبیلون کے زبان کے الفاظ بدلکر قریشی زبان مین لکھو۔

اقول چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش سے تھے اور اُنکی زبان بھی خاص قریشی تھی اور اُسی زبان مین قرآن نازل ہوا تھا اسی وجہ سے قریشی زبان مین حضرت عثمان نے بھی اُسکو مرتب کرایا اور لہجہ جائز رکھا اس سے تحریف ثابت نہین ہوسکتی ہے گو آواز الفاظ یعنے لہجہ تبدیل ہوا مگر معنی اور مطلب مین تو فرق نہ آیا جیسا کہ **بائبل** اور خاصکر **انجیل** مین آیات اور ابواب کی کمی بیشی موجود ہے دیکھو **یوحنا** کا پہلا خط ۵ باب ۷ و ۸ آیت اور اُسکا حاشیہ جو مرزاپور مین ۱۸۶۹ء مین **پادری** **مہتھر** صاحب کے اہتمام سے چھپی ہے۔

قولہ نمبر ۶۔ قرآن جسقدر زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن حارث کو یاد تھا اُسی قدر عثمان نے جمع کرایا اور باقی سب جلا دیے۔

اقول یہ بالکل جھوٹ ہے بلکہ جتنے حافظ قرآن اُسوقت مین وہان موجود تھے اُنکی زبانی اور جو تحریرین حضرت کے وقت کی موجود تھین اُن سبکو ملا کر مرتب کرایا گیا اور جو اجزا قرآن شریف

کے پہلے کے لکھے ہوئے غیر مرتب تھے اُنکو بہ لحاظ انتشار اور مارے مارے پھرنیکے جلا دیا۔
ورنہ ایک قرآن مرتب اور دوسرا غیر مرتب جب دونون موجود رہتے تو پھر بہت بیہودہ لوگونکو
موقع دہوکا اور مغالطہ دینے کا ملتا اور اُن اوراق منتشرہ کی بے تعظیمی ہوتی اور عوام الناس
اُنکے دہوکے مین آجاتے پس وہ سب غیر مرتب قرآن کے اجزا جماعت مسلمین کی صلاح سے
جلائے گئے کسی نے اُسمین کچھہ عذر نہین کیا اور یہ ترتیب بہی حضرت کے حکم کے مطابق
عمل مین آئی جیسا کہ اکثر اوقات حضرت نے پہلے سے اسکی ترتیب کی نسبت فرمایا تھا۔

قولہ نمبر ۷۔ آجتک قرآن مین صیغون کا اختلاف ہے کوئی غائب پڑہتا ہے اور کوئی
حاضر تا آخرہ۔

اقول۔ یہ پڑہنے والون کا قصور ہے اس سے قرآن کی تحریف ثابت نہین ہو سکتی
یہ بتلائیے کہ قرآن مجید مین ہر دو سورتین ایک ہی صیغہ پر کس جگہہ پائی جاتی ہین ؎
زبانِ لاف رسوا میکند ناقص کمالان را ؎

قولہ نمبر ۸۔ بعض مقام مین معنی مین اتنا بڑا اختلاف ہے کہ مسئلہ بالکل اولٹا پلٹا نکلتا ہے
جس سے شیعہ و سُنّی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہین۔

اقول یہ بہی سمجھنے والونکی غلطی ہے اس سے قرآن کی تحریف ثابت نہین ہو سکتی
اور شیعہ و سنّی کے اختلاف سے زیادہ فرقہ مسیحی مین اختلاف ہے **رومن کیتھلک**
اور پروٹسٹنٹ اس سے بہی زیادہ ایکدوسریکو سمجھتے ہین۔

قولہ صفحہ ۲۰ (۱) اسباب حل المراۃ عندنا اربعۃ النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل تا آخر
اقول نزدیک اہل سنت والجماعت کے متعہ حرام ہے اسلیے جو ایدہ شیعہ ہین اسطرح
کے اعتراضات تو فرقہ مسیحیونکی نسبت ہم بہی بہت سے کرسکتے ہین دیکہو رومن کیتھلک

حاملہ متوفیہ کے مقام مخصوص مین پچکاری داخل کرکے اُسکے جنین کا اصطباغ کرتے
ہین اور حضرت مریم کی تصویر کو سجدہ کرتے ہین اور بہت سے فرقے تثلیث اور مسیح کی الوہیت
کے منکر ہین مصطر صاحب اول اپنے گھر کی خبر لیجیے بعد اُسکے دوسرونکی فکر کرنا اسلامی
فرقونمین صرف فروعات مین اختلاف ہے اصول مین نہین ہے اور مسیحی فرقونمین اصول مین
اختلاف ہے جسکے سبب سے کل مذہب باطل سمجھا جاتا ہے۔

قولہ صفحہ ۲۰- پھر سورہ انا اعطیناک الکوثر مین فصل لربک وانحر کے معنی مین
مقلدین محض یہ ہی لیتے ہین کہ نماز پڑھ اور قربانی کر تا آخر۔

اقول اگر مقلدین وغیر مقلدین اپنی اس سمجھ سے اسکے معنی مین اختلاف کرتے ہین تو اس
قرآن شریف مین کچھ نقصان نہین آسکتا ہے یہ اُنھین کی سمجھ کا قصور ہے تمہارا دعوی
تو تحریف قرآن کا تھا وہ ثابت کیا ہوتا کیا یہودی اور مسیحی بیبل کے سمجھنے مین اختلاف
نہین کرتے ہین مسیحی اُسی بیبل سے مسیح کی پیشین گوئی ثابت کرتے ہین اور یہودی اُسکے
برخلاف اُسکا بطلان ظاہر کرتے ہین تو آپکے اس قول کے موافق بیبل بھی محرف اور پایۂ
اعتبار سے ساقط ہے۔ دعوی تو آپنے تحریف قرآن کا کیا مگر اپنے دعوی کے ثبوت مین
ایک بھی دلیل پیش نہ کی جتنے دلائل اس امر مین بیان کیے اُنمین سے ایک بھی تحریف سے
تعلق نہین رکھتا۔ یہ وہ قرآن ہے جسکی حفاظت خود خداوند تعالی نے اپنے ذمہ لی ہے
اور اُسنے شروع سے وہ انتظام اسکی حفاظت کا کردیا کہ قیاست نک اسمین کمی بیشی نہین
ہوسکتی اور نہ کسی خائن وبیدین کو دخل یابی کا موقع ملسکتا ہے۔ بلاد اسلامیہ مین کوئی
شہر یا قصبہ ایسا نہوگا جہان دس بیس یا سو دوسو حافظ قرآن کے نہون اور یہ سلسلہ
حضرت کے زمانہ سے ابتک متواتر چلا آتا ہے اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک رہیگا۔ یہ

بیبل نہین ہے کہ اول تو جنکے مصنفون کا بھی پتہ یہود و نصارلی کو معلوم نہین کہ کونسی کتاب کسنے اور کب لکھی اور وہ لکھنے والا صادق تھا یا کاذب بلکہ اُسی بیبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگون کو اہل کتاب یہود و نصارلی اُنکا لکھنے والا اقرار دیتے ہین وہ سب چور اور ڈاکو اور بعض بت پرست اور زناکار اور لافزن اور دغا باز وغیرہ وغیرہ تھے اور اُنمین رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہ تھا۔ ایسون کے خیالات فاسدہ کو کلام آلہی سمجھکر اُسکے بھروسے پر نجات سے بیفکر ہونا اور دوسرونکی مقدس اور الہامی اور بے عیب کتاب پر الزام لگانا عقلمندون کا کام نہین ہے۔

قرآن بےمثل اور بے مانند ہے

قولہ صفحہ ۱۴۱ نمبر ۱۔ بستان المذاہب مین ہے کہ فیضی فیاضی اس بات پر آمادہ ہوا کہ دین محمدی کو زمین کا پیوند کرے اُسوقت اُسنے قرآن بزبان عربی تصنیف کیا جو فصاحت و بلاغت مین بے نظیر ہے اور علاوہ اسکے جملہ حروف اُسکے بے نقط ہین تا آخر۔

اقول۔ یہ صریح جھوٹ اور مغالطہ ہے فیضی نے کبھی ایسا ارادہ نہین کیا فیضی سچا مسلمان اور دین محمدی کا پکا معتقد تھا وہ شیخ الوقت تو قرآن شریف کو اپنا ایمان اور کلام خدا جانتا اور مانتا تھا **فیضی** نے اپنی اُسی کتاب مین جسکو **مضطر** قرآن کے مقابلہ مین پیش کرتا ہے صاف اس امر کا اقرار کیا ہے کہ جن اور انسان قیامت تک قرآن کی ایک سورہ کا مقابلہ کرنا چاہین تو امکان سے باہر ہے **مضطر** نارسی نے کتنا بڑا طوفان باندھا اور فیضی پر بہتان لگایا جسکو **مضطر** قرآن سمجھا ہے یہ وہ قرآن نہین ہے بلکہ وہ اسی قرآن کی بے نقط تفسیر ہے جسکا نام **سواطع الالہام** ہے جو فیضی نے لکھی ہے اگر **مضطر** کو دیکھنی نصیب نہوئی ہو تو لیجیے مشتے نمونہ از خروارے اُسی تفسیر مین سے شروع بسم اللہ کی تفسیر جو

علامہ فیضی نے لکھی ہے ہم اس جگہہ تحریر کرتے ہین وہ یہ ہے بسم۔ الاسم اصلہ سمو کعلو ومصدرہ سمو وھو العلو واحد الاسماء ورد اسم وسم او وسمو واسمہ اعلمہ والموسم المعلم والاسم العلو والاول اصح لعدم ورود الاسام مکسرا وعاملہ اوصدر۔ والاسم اللہ اسماہ لاھو ولاماسواہ ولکل واحد اصل واھل الرسو طولوا وھا اعلاما لماھو المطروح اواکراما الصل رکلام اللہ الاحکم الاعمل الخراب اگر مضطر صاحب کو کچہہ بھی حیا و شرم ہوگی تو آیندہ پھر کبھی کسی بزرگ کو ایسا جھوٹا الزام نہ لگاوینگے۔

قولہ صفحہ ۱۲ نمبر ۲۔ عیسی ابن صبیح کہ کنیت اُسکی **ابو موسی** اور لقب اُسکا مزوار ہے دربارہ قرآن محمد کہتا ہے تا آخر۔

اقول۔ اسکا ثبوت تو تب ہی ہو کہ جب فعل بھی مثل قول کے پایا جاوے ایک ہی سورہ مثل قرآن کی سورہ کے عیسی ابن صبیح یا کسی عیسائی کی بنی ہوئی پیش کی ہوتی تا دعوے کی صداقت ہوتی۔ اسطرح سے تو حضرت کے وقت مین بھی لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہم چاہین تو ایسی کتاب بنالین مگر یہ صرف زبانی ہی جمع خرچ رہا سورہ انا اعطینٰک الکوثر کے برابر بھی کسی سے آجتک نہ بن سکی قرآن شریف تو ہر دم موجود ہے اور اسی دعوے کے ساتھ قیامت تک رہیگا مگر وہ لاف زن دنیا مین کہان ہین جو مثل اُسکے بنانا چاہتے ہین یا صرف زبان درازی کرکے اپنی عاقبت ہی بگاڑنا چاہتے ہین۔

قولہ نمبر ۳ **سحبان وائل** فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل ہے کہ لفظ مکرر نہ لاتا تھا تا آخر

اقول۔ ہوا کرو ہمین اس سے کیا غرض۔ اگر اُسنے قرآن کے مثل کوئی کتاب لکھی ہو یا سب نہین تو کوئی ایک ہی سورت اُسکی قرآن کے مقابلہ مین ہو تو پیش کرو یا کہین اُسنے اپنی کتاب

کی نسبت مانند قرآن کے بےمثل و بے مانند ہونیکا دعویٰ کیا ہوا اور اپنے دعوے مین صادق
نکلا ہو تو پیش کرو۔ علاوہ اسکے جبکہ تم خود لکھتے ہو کہ قرآن اسکے برعکس ہے تو اب بتلائیے
کہ آپ اس جگہہ قرآن کی مخالفت ثابت کرتے ہین یا مماثلت ذرا ہوش مین آؤ سوتے ہو
یا جاگتے ۔

قولہ نمبر ۴ و نمبر ۵ و نمبر ۶ ۔ مین جو اعتراض **مضطر** نے کئے ہین اور **مسیلمہ کذاب**
اور **سجاح بنت حارث** اور **اسود عیسی** کو قرآن کے مقابلہ مین پیش کیا ہے
اُن سب کا مختصر **جواب** یہ ہے کہ قرآن تیرہ سو برس سے اپنے بےمثل و بے مانند ہونیکا
مدعی ہے اور اپنے مخالفون سے باواز بلند پکار کر کہہ رہا ہے کہ ایک ہی سورت میری سی تو
مانند لاؤ اور یہ بھی دعوی ہے کہ قیامت تک تمام جن اور انسان متفق ہو کر میرا مقابلہ نہین
کر سکتے ۔ اسی طرح جن لوگون کو مسیحی قرآن کے مقابلہ مین پیش کرتے ہین اگر اُنھین سے بھی
کسی نے اپنی تصنیف کی نسبت ایسا ہی دعوی کیا ہو جیسا کہ قرآن نے کیا ہے اور وہ اپنے
اُس دعوے مین صادق بھی نکلا ہو جیسا کہ قرآن تیرہ سو برس سے صادق ہے تو پیش کرنا
واجب ہے ورنہ ان مزخرفات اور واہیات سے کیا حاصل ۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ جیسے کوئی کہے
کہ میری بکری شیر کو مار سکتی ہے اگر وہ چاہے تو دوسرے جن لوگون کی تحریر اور تقریر کو مسیحی
قرآن کے مقابلہ مین پیش کرتے ہین اُن لوگون نے برسون اُستادون سے ہر ایک علوم
دنیاوی مین تعلیم پائی اور اصلاحین لین جب اُنکو کسی قدر لیاقت اور استعداد تحریر و تقریر کی
حاصل ہوئی ہے مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحریر یا تقریر کی بے نظیری کا دعوی پیش نہین کیا ۔
اور حضرت رسول عربی صلعم نے کسی انسان سے کبھی علوم دنیاوی مین تعلیم نہین پائی آپ محض
اُمی تھے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے خود قرآن اسپر شاہد ہے ۔ دیکھو سورہ عنکبوت اور تمام

علمای یہود اور نصاری اسکے اقراری ہین پس آپنے باوجود اُمّی ہونیکے بقول آپکے ایسی بے نظیر کتاب لکھی کہ آجتک بڑے بڑے عالم و فاضل جنہون نے تحصیل علوم مین عمرین گذاردین مگر توبھی اُسکی ایک سورت کا مقابلہ نہ کرسکے معترض کو اس جگہہ شرم کرنی چاہیے

قولہ صفحہ ۲۲- معلوم ہے کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت کے قائل صرف مسلمان ہین وہ بھی تمام نہین اور صرف شہادت مسلمانان خالی از تعصب نہین البتہ دوسرے فرقے والے شہادت فصاحت و بلاغت قرآن دیتے توکسی قدر اعتبار کرکے غور کیا جاتا الخ-

اقول تمکو معلوم ہی کیا ہے قرآن کی فصاحت و بلاغت اور بینظیری کے قائل توخود اہل مسیحی اور خاصکر اہل یورپ ہین دیکھو **گاڈفری ہگیس صاحب** اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۲ مین فرماتے ہین کہ جیسی عالی عبارتین کہ قرآن مین پائی جاتی ہین اُس سے زیادہ غالبًا دنیا بھر مین نہین ملسکتین (از حمایت الاسلام) اسی طرح **جان ڈیون پورٹ** صاحب کا قول **مظاہر الحق** اور **موید الاسلام** مین دیکھو دیگر اگر قرآن کے بارے مین شہادت مسلمانان خالی از تعصب نہین ہے تو اس سے بڑہکر **مجموعہ عہد جدید** کے کلام الٰہی ہونیکے اور تثلیث الوہیت اور کفارہ وغیرہ کی نسبت کہ جسکے بابت خود مسیحی فرقو نمین بھی اختلاف ہے تعصب سے خالی نہین دوسرے مذہب والونکی شہادت توکجا خود مسیحی اسکے انکاری ہین اگر بعض ناقص العقل اور کم فہم لوگ اسکے قائل بھی ہین تو اُن کی گواہی قابل اعتبار کے نہین تیسرے غلطیان تو دنیا بھر مین خاص **بیبل** بلکہ **انجیل** ہی کے حصہ مین آئی ہین دیکھو **متی کی انجیل** کا نسب نامہ اور خاصکر مسیح کا ناصری کہلایا جانا وغیرہ- ماسوا اسکے ذرا **مرقس کی انجیل** کا فی الفور تو ملاحظہ کیا ہوتا کہ کیسا بے محل استعمال کیا گیا ہے ماسوا اسکے اُن لوگون سے زیادہ کم فہم اور ناقص العقل کون ہوگا جو قرآنمین

غلطیان بھی بتلاتے ہین مگر تو بھی اُس غلط کتاب کا مقابلہ نہین کر سکتے تیرہ سو برس سے ذلت اور خواری اُٹھاتے چلے آتے ہین چوتھے اخبار کی غلطی اگر کوئی قرآن مین ہے تو پیش کیون نہین کی آپکا مجرد قول قابل اعتبار کے نہین ہوسکتا یہ سب غلطیان تو انجیل ہی کے حصہ مین ہین دیکھو **یہوداہ کے خط** مین میکائیل کا ابلیس سے موسیٰ کی لاش کی بابت تکرار کرنا اور حنوک کی پیشین گوئی اور دوسرے **طمطاؤس** کے خط کے مطابق یاناس اور یمبرس کا موسیٰ سے مقابلہ کرنا اور **متی کی انجیل** ۲ باب کے مطابق مسیح کا ناصری کہلایا جانا اور وقت صلیب کے ساری دنیا مین اندہیرا ہونا اور بہت سے مقدسون کا زندہ ہو کر یروشلیم کی گلیون مین گشت کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی روایتین اگر سچی ہین تو انکا ثبوت **بائیبل** سے یا کسی معتبر تواریخ سے پیش کرو ورنہ غلطیون کا اقرار کرو۔

قولہ صفحہ ۲۲ قرآن کلام الٰہی نہین بلکہ تصنیف محمد عربی و دیگر انسان ہے

اقول یہ بیبل نہو جسکا کلام الٰہی ہونا تو درکنار آجتک یہودی اور مسیحیون کو اُسکے مصنفون کا بھی حال معلوم نہین ہے کہ کون تھے اور کب اور کیسے تھے۔ کاذب یا صادق دوسرے جبکہ خود مضطر اس امر مین اپنی کتاب مین اقراری ہے کہ قرآن توریت و انجیل کا ترجمہ ہے تو پھر یہ کیسی بیہودہ گوئی ہے۔ اس صورت مین جبکہ قرآن کلام خدا نہین ہے تو توریت و انجیل کی تکذیب ضرور لازم آئی۔ تیسرے جواب تو اسکا وہی ہے جو قرآن شریف نے اپنے منکرون اور مخالفون کو دیا ہے جسکے جواب سے آجتک منکر اور مخالف ساکت ہین دیکھو سورہ بقر وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ یہ دعویٰ قرآن کا ہے مگر آجتک اُسکے سب مخالف سکوت کے عالم مین اپنے عجز کا اقرا

کر رہے ہین اور واقعی امر بھی یون ہی ہے انسانکی کیا طاقت ہے جو خدا کا مقابلہ کر سکے
جسطرح اُسکی ذات بیمثیل و بے مانند ہے اسی طرح اُسکا کلام بھی بیمثیل و بے مانند ہے بلکہ اُسکے
سب کام بینظیر ہین کوئی انسان کسی صورت مین اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہے یہ بات ہر کوئی
سمجھہ سکتا ہے کہ جیسا جسکو علم ہوگا ویسی ہی اُسکی تحریر اور تقریر بھی پرزور اور پُرمعنی ہوگی اور
یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انتہا درجہ کا علم اُسی ذات پاک کو ہے جسنے سب کچھہ اپنی قدرت سے پیدا
کیا ہے انسان کی کیا طاقت ہے کہ اُسکی علم یا کلام کا مقابلہ کر سکے اگر کسی انسان نے آجتک اپنے
کلام کی نسبت ایسا دعوی کیا ہو تو پیش کرنا چاہیے دوسرے علمای مسیحی خود اِس بات کے
اقراری ہین کہ حضرت رسول عربی صلعم نے کسی انسان سے تعلیم نہین پائی پس جای
تعجب ہے کہ ایک شخص اَن پڑہا بغیر تائید غیبی کیونکر ایسی کتاب لکھہ سکتا ہے جسکا بڑے بڑے
عالمون اور فاضلون سے بھی مقابلہ نہو سکے اور سب اُسکے معارضہ سے عاجز ہو جاوین اور
ایسا دعوی کرے کہ قیامت تک تمام جن اور انسان متفق ہو کر اسکے مانند نہ بنا سکینگے سوا
حضرت رسول عربی کے اگر دنیا کے شروع سے آجتک کسی ان پڑہے نے کوئی ایسی کتاب
تصنیف کی ہو اور ایسا دعوی بھی اُس کتاب مین ہو اور اُسکا مقابلہ آجتک کسی سے نہو سکا ہو
تو پیش کرنا چاہیے ورنہ معترض حیا و شرم کو کام مین لاوین—

قولہ صفحہ ۲۲ نمبر ۱- **نور اللہ احراری** نے لکھا ہے کہ فیضی نے ایک شخص کو ایران
بھیجا کہ عجیب غریب کتاب جو وہ پاوے لاوے الخ—

اقول یہ بالکل جھوٹ ہے اسکی بے اصلی ہم اوپر ثابت کر چکے **فیضی فیاضی** سچا
مسلمان اور قرآن کو کلام آلہی جانتا اور مانتا تھا **لیکن انجیل** ہی کی دنیا مین بیغیرتی اور بیقدری
ہوتی ہے کہ خاص مسیحی اُسکو ردی مین ڈالے رکھتے ہین- اور خاص خاص موقعون پر

اوس سے صفائی حاصل کرتے ہین۔

قولہ نمبر ۲ **فرقہ معمریہ** جو مسلمان ہی کہتا ہے کہ قرآن فعل اجسام ہے فعل خدا برتر نہین۔

اقول عقل کے دشمن اتنا بھی نہین جانتے کہ جو قرآن کو کلام الٰہی نہین جانتا وہ اسلام سے خارج ہے اُسکو مسلمان سمجھنا مضطر کی فہم کا قصور ہے اور جو اسلام سے خارج ہے اُسکے واسطے وہی جواب ہے جو قرآن نے اپنے منکرون کو دیا ہے چنانچہ **سورہ بقر** سے اسکو ثابت کر چکے ہین **انجیل** کی نسبت اکثر علماے مسیحی اپنی راے ظاہر کر چکے ہین کہ یہ کلامِ خدا اور الہامی نہین ہے بلکہ بعد حضرت عیسیٰ کے مسیحیون نے پہلی دوسری و تیسری صدی عیسوی مین اپنے خیالات و نیز دیگر لوگون کے زبانی سنکر مسیح کے مختصر حالات تحریر کر لئے تھے چنانچہ اسکا ثبوت اناجیل اربعہ کے اختلاف سے ظاہر ہے۔

قولہ صفحہ ۲۳ (۳) **ولید بن مغیرہ** نے جو کلام مین بے عدیل تھا محمدؐ سے کہا کہ کوئی شعر پڑھو محمدؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا الخ۔

اقول شاید کسی مسیحی نے اُسکا امتحان لے لیا ہوگا جو اُسکو کلام مین بے عدیل جانتے ہین اگر وہ کلام مین بے عدیل ہوتا تو قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہو کر کیون ذلت اُٹھاتا۔ دوسرے آپکا دعوےٰ تو یہ ہے کہ قرآن کلام خدا نہین ہے مگر اس بیان سے اسکا کچھہ ثبوت پایا نہین جاتا تیسرے جبکہ حضرتؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسکو پڑھ سنایا تو اس سے تو قرآن شریف کی تصدیق ہوئی نہ کہ تکذیب حضرتؐ کو خدا کے کلام سے اسقدر محبت تھی اور آپکو اسماے الٰہی مرغوب الطبع تھا کہ ہر وقت وہی آپکی زبان سے نکلتا تھا چوتھے **ولید** کے اس کہنے سے کہ **رحمٰن** نامی ایک شخص **شہر یمامہ** مین ہے اُسیکا نام تو بھی لیتا ہے حضرتؐ نے یہ سُنکر خاموشی اختیار کی یہ ایسی طرح پر ہے جیسے کہ **حضرت عیسیٰ** سے یہودیون نے کہا کہ تجھپر دیو ہے کون تیرے قتل کا قصد کرتا ہے یوحنا کی انجیل

۲۷باب ۔۱۴ آیت مگر مسیح نے انکو کچھ جواب نہ دیا اسی طرح جب گرفتار ہوکر ہیرودس پادشاہ کے سامنے گئے اور اُسنے بہت سے سوال مسیح سے کیے مگر ایک بھی جواب نہ دیا سُنکر چپ رہے اور واقعی ایسا ہی یون ہی جواب جاہلان باشد خموشی۔

قولہ صفحہ ۲۲ (۴) جنگ احد مین جب مسلمانون نے پشت دکھائی تب ابن قمیہ قریشی مصعب بن عمیر کی طرف جسکے ہاتھہ مین علم انصار تھا الخ۔

اقول کیون جھوٹ بولتے ہو یہ تو شاگردان عیسوی کی صفت ہے کہ گرفتاری کے وقت سب مسیح کو دشمنونکے پنجہ مین پھنسا ہوا چھوڑکر بھاگ گئے جنگ احد مین مسلمان ایک بھی نہین بھاگا سوای منافقون کے دوسرے اناجیل اربعہ بھی تو مسیح کے پچاس برس بعد عیسائیون نے سُنی سنائی باتین لکھکر تصنیف کی ہین چنانچہ لوقا تو اپنی انجیل کے پہلے باب مین خود ہی اس امر کا اقراری ہے اس صورت مین اناجیل اربعہ بھی کلام الٰہی نہین ہو سکتی تیسرے انجیل مین بہت سی باتین ایسی بھی ہین جو پہلے سے بدھ مذہب یا فارسیون وغیرہ کی کتابون مین لکھی ہوئی تھین تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انجیل مین وہ باتین اُنھین کتابون سے نقل کی ہین جو تھے طمطاوس کو دوسرا خط ۴ باب ۱۳ آیت ۔ وہ لبادہ جسے مینے طرداس مین کرپس کے یہان چھوڑا ہے اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتے آئیو سکندر ٹھٹیرے نے مجھسے بہت بدی کی خداوند اُسکے کامونکے موافق اُسے بدلا دے۔ اب اگر ایسے مضامین الہامی ہین تو پھر قرآن شریف پر اعتراض کرنا تعصب اور نفسانیت سے خالی نہین۔

قولہ صفحہ ۲۳ (۵) فمن اظلم ممن افترا ے علی اللہ کذبا کی شان نزول مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سعد بن ابی ریاح الخ۔

اقول- کامل انسان کی صحبت مین اوسکے افاضے کا اثر کچھہ نہ کچھہ بیشک اوسکے ہمنشین اور توابع پر ہوتا ہے اور علمی امور مین تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ شاگرد کے دل پر اوستاد کا اثر بہ عکس پڑتا ہے کہ قبل بتانے کے ایک بات جو اوستاد کو بتانی منظور ہوتی ہے شاگرد کے دل مین آجاتی ہے- یہی معاملہ عبداللہ ابن سعد کا تہا کہ حضرت کی صحبت اور وحی کے لکہنے کا یہ اثر اوس پر ہوا کہ بعضے کلمات حضرت کے بتانے سے پہلے اوسکی زبان سے نکلنے لگے مگر شیطان نے اوسکو گمراہ کیا اور اوسکے دل مین ایسا خیال فاسد ہوا حتی کہ مرتد ہوگیا- لیکن وہ اپنے اس دعوی مین صادق نہ ٹہیرا بلکہ انجام کو خود ہی اپنے دل مین اس حرکت سے نادم ہوا اور پشیمان ہوکر حضور اقدس مین حاضر ہوا اور توبہ کرکے اپنا قصور معاف کرایا اور دوبارہ مسلمان ہوا چنانچہ حضرت عثمان کے عہد خلافت مین افریقہ اونہین کے ہاتہہ پر فتح ہوا اور وہی حاکم مصر بہی تہے- مضطر صاحب اگر وہ اپنے دعوی مین صادق تہا تو پہر کیون پشیمان ہوکر قصور معاف کرایا-

قولہ صفحہ ۲۴ قرآن کے اندر جہوٹہی باتین بہی ہین- اب حضرت عیسیٰؑ کی صحبت کا اثر اون کے توابع پر دیکہو کہ آخر وقت مین بہی اونکو سخت دلی اور بے ایمانی کا الزام لگایا گیا اب فرمایے مریدون کے حالات دیکہکر پیرجی کو کیا خیال کیا جاوے کیا حواریون کے حالات عیسے مسیح کے حالات کا نمونہ نہین

قولہ صفحہ ۲۴ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے اسکے علاوہ بخاری اور مسلم وغیرہ سے ایک حدیث بہی نقل کی ہے اور اوسکے بعد اوس ہیکل سلیمانی کی بربادی کا ذکر کرکے آگے لکہتے ہین کہ اب بتائی بیت المقدس تو نباہی

نہین محمدؐ صاحب نے کیونکر اوس مین اندر جا کر دوگانہ نماز پڑہی۔

اقول اسی سورہ مین آگے چلکر اوس ہیکل کی پہلی خرابی جو بخت نصر کے ہاتہہ سے ہوئی اور دوسری بار بعد رہائی بابل کے اوس کی آبادی جو شاہ فارس کے ہاتہہ سے ہوئی اور پہر دوسری بار کی خرابی جو طیطوس رومی کے ہاتہہ سے ہوئی ان تینون حالتون کا بیان ہین۔ علاوہ اسکے مکہ والون کے نزدیک جو تجارت پیشہ تہے یروشلیم تو کیا کل بلاد شام کے حالات ایسے ظاہر تہے جیسے ہملوگونپر کلکتہ و بمبئی وغیرہ کے حالات ظاہر ہین شاید مسیحی در و دیوار طاق و محراب کے قایم رہنے کو مسجد سمجہتے ہین یہ اونکی غلط فہمی ہے مسجد نام ہے صرف اوس زمین کے علو و سفل کا جو خدا کی عبادت بدنی کے لئے وقف کردی گئی ہو سو ایسی چیزین کسی متصرف کے صرف اور مخرب کی تخریب سے کچہ خلل نہین آتا چنانچہ اسکی تصدیق بیبل سے بخوبی ہو سکتی ہے بیبل کے ۲۸ باب ۱۰ سے ۲۲ تک مرقوم ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام بیرسبع سے حاران کی طرف جاتے تہے تو شام کے وقت ایک میدان مین اوترے اور رات بہر وہین قیام کیا اور ایک پتہر سرہانے رکہکر سو گئے تو رات کے وقت خواب مین دیکہا کہ ایک سیڑہی زمین پر دہری ہے اور اوس کا سر آسمان تک ہے اور دیکہا خدا کے فرشتے اوسپر سے اوترتے چڑہتے ہین اور دیکہا خداوند اوسکے اوپر کہڑا ہے۔ الغرض خداوند نے یعقوب علیہ السلام سے باتین کین بعد اوسکے حضرت یعقوبؑ نیند سے چونکے اور کہا یقیناً خداوند اس جگہہ ہے اور مین نہ جانتا تہا اور وہ ہراسان ہوا اور بولا کہ یہہ کیا ہے ڈرانا مقام ہے سو کچہ اور نہین مگر خدا کا گہر اور آسمان کا آستانہ ہے مصنف صاحب ذرا انصاف کیجیے کہ اوس مقام پر بہی تو صرف زمین ہی کو حضرت یعقوبؑ نے خدا کا گہر قرار دیا۔ کوئی مکان یا چار دیواری یا پتہر

بنی ہوئی نہ تھی۔ اسیطرح پر قرآن شریف مین بھی اوس زمین کو جہانپر ہیکل سلیمانی بنی ہے
مسجد اقصے لکھا ہے اوس مین جھوٹ کیا ہے البتہ جھوٹ تو یہہ ہے جو زبور مین
لکھا ہے ۵ زبور ۷ آیت حضرت داؤد فرماتے ہین مین تیری مقدس ہیکل کی طرف سجدہ
کرونگا ۱۱ زبور ۴ آیت خداوند اپنی مقدس ہیکل مین ہے ۹ ۲ زبور ۹ آیت اوس کی
ہیکل مین سب کوئی کہتا ہے کہ اوس کا جلال ہو ۸ ۶ زبور ۲۹ آیت تیری ہیکل کی طرف
جو یروشلیم پر بالا ہے اسیطرح ۹ ۷ زبور ۱ آیت مین بھی ہے اب انصاف کرنا چاہیئے
کہ حضرت **داؤد** کے وقت مین تو کوئی ہیکل نہین تھی یروشلیم کی ہیکل تو حضرت سلیمان نے
بعد حضرت **داؤد** کے بنوائی تھی یہہ سراسر جھوٹ ہے یا نہین دوسرے حضرت **عیسےٰ**
اوسی ہیکل کی نسبت متی کی انجیل ۲۴ باب مین فرماتے ہین کہ یہان اینٹ پر اینٹ کبھی نہ جبیگی
حالانکہ خاص اوسی ہیکل کی جگہہ مین **عبدالملک ابن مروان** کی بنائی ہوئی مسجد
اب تک موجود ہے یہہ کیا جھوٹ حضرت **عیسیٰ** نے بولا **مضطر** صاحب نے
ابھی تک **بیبل** کو اچھی طرح سے نہین دیکھا اور کتاب تصنیف کر بیٹھے۔

قولہ صفحہ ۲۵ (۲) و مریم بنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا
یعنے مریم بیٹی عمران کی جسنے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہمنے اوس کی شرمگاہ مین اپنی روح
پھونکدی۔ ناظرین اس جگہہ **مضطر** بنارسی کی چالاکی اور مغالطہ دہی کو ملاحظہ فرما دین کہ
آیت مین لفظ (فرجہا) ایک جگہہ ہے اور اصل ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ اور **مریم بیٹی**
عمران کی جس نے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی پس پھونکا ہمنے بیچ اوسکے روح اپنی کو
مضطر بنارسی دو جگہہ شرمگاہ کا لفظ اپنے ترجمہ مین لکھکر کہتا ہے کہ **مریم** نے جو اپنی
شرمگاہ کو محفوظ رکھا تو خدا نے اوس کی شرمگاہ مین اپنی روح پھونکدی۔ افسوس مضطر کی فہم پر

قرآن پر تو روح پہونکنے کے بارہ مین جہوٹ کا الزام لگایا مگر بیبل کو آنکہہ کہول کر نہ دیکہا حضرت آدم کی حالتمین خدا نے اپنی روح یعنی زندگی کا دم پہونکا لوقا کی انجیل مین ہے کہ الیسبات کے شکم مین روح القدس داخل ہوئی اسیطرح بہت سے لوگون مین خدا نے اپنی روح ڈالی۔ اگر قرآن کے موافق خدا نے مریم مین بہی اپنی روح پہونکدی تو اس مین جہوٹ کیا ہوا۔

دوسرے پیدایش ۲۹ باب ۳۱ و ۳۰ باب ۲۲ مین ہے کہ خدا نے لیاہ اور راخل حضرت یعقوب کی بیبیون کا رحم کہولا اور اشعیاہ ۳ باب ۱۷ باب مین ہے کہ خدا صیحون کی بیٹیون کی چاندیون کو گنجی کرڈالیگا۔ اور اون کی اندام نہانی کو اوگہاڑیگا۔ جبکہ بیبل کا خدا عورتون کے رحم کا موںہہ کہولتا ہے اور صیحون کی لڑکیون کے اندام نہاتی یعنی شرمگاہون کو اوگہاڑ کر دیکہتا ہے یا اورون کو دکہاتا ہے اگر اوسنے فرط محبت مین آکر اونہین مین سے کسیکی شرمگاہ مین اپنی روح پہونکدی تو کیا مضطر یا اون کا کوئی اور بہائی خدا کو روک سکتا ہے۔

تیسرے جبکہ حسب اعتقاد مسیحان خدا خود مریم کے رحم مین بچہ بنکر ۹ ماہ تک خون حیض کا کہاتا رہا اور پہر اوسی شرمگاہ سے باہر نکلا اس صورت مین قرآن پر یہہ اعتراض مسیحون کا تعصب سے خالی نہین مسیحی تبلاوین کہ خدا مریم کے رحم مین کس راہ سے گیا اور پہر باہر کس راہ سے نکلا۔

قولہ صفحہ ۲۵ (۳) محمد نے اپنی نسبت کہا ہے انا اول المسلمین الخ

اقول یہہ سچ ہے کہ اس مین مطلق جہوٹ نہین ہے اس کی دو صورتین ہین ایک صورت تو وہ ہی ہے جو ذیل مین حسب حدیث اول ما خلق اللہ نوری کے مطابق صفحہ ۲

تک ہمتنے لکھا ہے بیشک سب سے پہلے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی

بعد اوس کے تمام مخلوقات کو اوسی نور سے خدا نے پیدا کیا۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ

جسوقت دنیا مین ظہور محمدی ہوا اور آپنی اپنی نبوت کو آشکارا کیا اوسوقت سوائے آپکی ذات

پاک کے اور کوئی دوسرا مسلمان ایماندار دنیا مین نہ تہا پس ان دونون صورتون سے آپکا

اول المسلمین ہونا صادق ہے اور اعتراض مضطرب صاحب بے اصل یوحنا کی انجیل ۳ باب

۱۶ آیت مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے تہے مگر اوس کے برخلاف

حضرت مسیح کے اجداد کی نسبت بیبل مین لکھا ہے کہ وہ بہی سب خدا کے بیٹے

تہے چنانچہ حضرت یعقوب خدا کے پہلوٹے بیٹے خروج ۴ باب ۲۲ آیت افرائیم خدا کا

پہلوٹا بیٹا یرمیاہ ۳۱ باب ۹ و ۲۰ آیت جنکے لیے خدا کی انتڑیان مروڑی گئین اسیطرح

فرشتے اور کل بنی اسرائیل وغیرہ خدا کے فرزند پہلے سے تہے اس صورت مین مسیح

کا اکلوتا ہونا غلط ہے تیسرے یوحنا کی انجیل ۸ باب ۵۸ آیت یسوع نے اونہین

کہا مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اوس سے پہلے کہ ابراہیم تہا مین ہون یہہ قول بہی حضرت

عیسیٰ کا سچ نہین بلکہ جہوٹ ہے دیکہو اول قرنتیون کو خط ۱۵ باب ۴۵ آیت پہلا آدمی

یعنے آدم جیتی جان ہوا اور پچہلا آدم (یعنے مسیح) جلانیوالی روح [illegible]

پہلے نہ تہا بلکہ حیوانی بعد اوسکے روحانی ہوا اب تبلائی کہ انجیل کے مطابق

آدمی (یعنے مسیح) پہلے نہ تہا پیچہے سے ہوا تو پہر یہہ کہنا کہ مین ابراہیم سے پہلے ہون جہوٹ

صریح ہے یا نہین۔ ماسوا اوسکے جو پہلے نہ تہا اور بعد مین ہوا تو پہر اوسکی خدائی بہی باطل ہیان

ایک نشد دو شد اب مسیحیون کو الزام دروغ سے رہائی غیر ممکن ہے۔

قولہ ۲۷ (۴۳) سکندر ذو القرنین نے یاجوج و ماجوج کو طلسمی دہاتی دیوارمین

قید کیا عجب خواب وخیال بلکہ اضغاث واحلام کی باتین ہین ۔

اقول مضطر بنارسی کو جہوٹ بولتے ہوئے ذرا بہی شرم نہ آئی بہلا کوئی مسیحی سورہ کہف کی اس آیت مین جو مضطر نے نقل کی ہے یا قرآن بہر مین کہین سکندر کا نام تو دکہلاوین کہ کہان لکہا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین مضطر نے سکندر کا نام اپنی طرف سے شامل کر کے اعتراض کر دیا کہ یہہ جہوٹ ہے مضطر بنارسی نے صرف اپنے مجرد رائی سے اسکو جہوٹ قرار دیا مگر اس کی وجہ نہ بتلائی کہ کس وجہ سے جہوٹ ہے ۔ اگر اس سبب سے جہوٹ ہے کہ بیبل یا کسی اور تواریخ مین اوس کا ذکر نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ بیبل مین جسقدر قصص واخبار ہین وہ بہی سب جہوٹ اور واہیات ہین اول مہربانی فرما کر اون کو کسی کتاب سے ثابت کرنا چاہیئے یا اگر مضطر صاحب کو حضرت آدم کے وقت سے لیکر ابتک کل حالات جملہ بنی آدم کے معلوم ہین اور کسیکا حال اون سے پوشیدہ نہین ہے تو اسکا ثبوت پیش کرنا چاہیئے ورنہ کلام خدا کی تکذیب کر کے ناحق اپنی عاقبت خراب کرنا ہے قرآن مین جس ذوالقرنین کا ذکر ہے جسکو دانیال نے ۸ باب مین دو سینگون والا مینڈہا لکہا ہے کیونکہ قرن بمعنے سینگ اور ذوالقرنین دو سینگون والا ۔ اور وہ دیوار جو اوسنے بنائی وہی ہے جو درمیان آرمینیہ اور آذربایجان کے ابتک موجود ہے ۔

اب ذرا بیبل کے خواب وخیال کی کیفیت ملاحظہ کیجیئے ۔ پیدایش ۱ باب ۱ و ۲ آیت مین ہے کہ پہلے خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تہی اور گہراؤ کے اوپر اندہیرا تہا ۔ پہر آگے ۳ و ۴ و ۵ آیت مین ہے کہ خدا نے پہلے دن اوجالا پیدا کر کے اندہیرے کو اوس سے جدا کیا اور ۶ سے ۸ تک مذکور ہے کہ

دوسرے دن آسمان بنایا اور پھر تیسرے دن زمین بنائی دیکھو یہہ کیسی مجذ دیون کی بڑ ہی جبکہ اوجالا آسمان و زمین کے بنانے سے پہلے بنایا گیا تھا تو پھر دوسری آیت کے مطابق زمین پر اندھیرا کسطرح تھا - دوسرے یہہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ رات و دن مین یا اندھیرے اور اوجالے مین فرق کرنے والا سورج ہے جس حصہ زمین پر سورج ظاہر ہوگا اوس حصہ پر دن ہوگا اور جہان سورج ظاہر نہ ہوگا وہان رات رہتی ہے پیدایش اباب ۱۴ سے ۹ آیت تک ثابت ہے کہ خدا نے سورج اور چاند کو چوتھے دن بنایا تاکہ اندھیرے کو اوجالے سے جدا کرین اور دن اور رات مین فرق کرین اس صورت مین دن پہلے کسطرح ہو گئے اوراون مین رات اور دن مین فرق کسطرح ہوا اور صبح اور شام کیون ہوتا تھا یہہ بھی بیہودہ باتین ہین یا نہین تیسری ملک صدق حضرت ابراہیم کی دعوت کرنا اور حضرت ابراہیم کا اوسکو لوٹ مین سے دسوان حصہ دینا اور خدا کا حضرت ابراہیم ع کے گھر ہمراہی دو فرشتون کے آکے پیر دھونا اور گوشت اور چپاتی کھانا اور حضرت یعقوب ع سے رات بھر کشتی لڑنا اور آخر کو مغلوب ہونا یہہ سب خواب و خیال ہین یا نہین چوتھے حضرت عیسے ع کا چالیس دن رات شیطان کو امتحان دینا اور آسمان کا کھلجانا اور روح القدس کا مسیح پر کبوتر کی شکل بنکر اوترنا اور پہاڑ پر موسی اور الیاس سے ملاقات کرنا اور صورت تبدیل ہو جاتا اور حسب تحریر متی و لوقا وقت مصلوبی کے ساری دنیا مین اندھیرا ہونا اور سورج کا تاریک ہو جانا اور قبرون کا کھلجانا اور بہت سے مقدسون کا زندہ ہو کر یروشلیم کی گلیون مین گشت لگانا یہہ سب خواب و خیال اور اضغاث و احلام ہین جنکی کچھہ بھی سند نہین ہے اور اگر ان کو سچ جانتے ہو تو ثابت کرو -

قولہ صفحہ ۲۷ (۵) یہودیون نے عزیر کو خدا کا بیٹا کہا یہہ سراسر بہتان ہے کبھی یہودیون کا

یہہ دعوی نہ ہوا نہ آجتک ہے

اقول شاید **مضطر** صاحب کو علم غیب بہی ہے جو گذشتہ اور موجودہ سب یہودیون کے دلون کا حال معلوم ہے جسکی وجہ سے اسکو جہوٹ قرار دیتے ہین **مضطر** صاحب جسطرح آج کل کے **عیسائی** زبردستی کرکے حضرت **عیسیٰ** کو خدا کا بیٹا اور وہ بہی اکلوتا قرار دیتے ہین اسیطرح سے اوسوقت مین بعض ناقص العقل یہودی حضرت **عزیر** کو خدا کا بیٹا بتلاتے تہے یہہ دعوی بہی اون کا صرف زبانی تہا جسکو **قرآن** نے باطل کیا آپ کو اسکا علم ہی کیا ہے۔ دوسرے جبکہ تمام **بنی اسرائیل** اور یہودی خدا کا بیٹا کہلاے جاتے تہے جیسا کہ **بیبل** کے مطابق بالکل سچ ہے۔ البتہ جہوٹ وہ ہے جیسا **مسیحی** حضرت **عیسیٰ** کو **خدا** بہی اور **خدا** کا اکلوتا بیٹا بہی قرار دیتے ہین مگر اپنی ہی کتاب سے ثابت نہین کرسکتے دوسرا جہوٹ وہ ہے جو **مسیح** نے **یہودیونکو** جو حسب تحریر **بیبل** خدا کے فرزند تہے **شیطان** کا فرزند بتلایا جیسا کہ **یوحنا کی انجیل** ۸ باب ۴۴ آیت مین ہے۔

قولہ صفحہ ۷۷ (۶) **نصاری** یعنے **عیسائیون** نے تین خدا قرار دیہ یہہ سراسر بہتان ہے آج تک کوئی عیسائی تین خدا نہین بتاتا۔

اقول مضطر نارسی نے اپنی کتاب مین صرف زبانی جمع خرچ کیا ہے اپنے کسی دعوی کو دلیل سے ثابت نہین کیا اور ہمکو اوسکے تردید مین **بیبل** سے ثبوت پیش کرنا پڑا دیکہو **متی کی انجیل** ۲۸ باب ۱۹ آیت **باپ بیٹا روح القدس** ذرا ان کو گن تو جاؤ دیکہو تین ہین یا نہین علاوہ اس کے تین کا لفظ بہی **انجیل** ہی مین دیکہو **یوحنا کا پہلا خط** ۵ باب ۷ و ۸ آیت

تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اب بتلاؤ قرآن کا دعوی صادق ہے یا نہین۔ اگر خدا ایک ہی ہے تو پھر تین کا لفظ کیون استعمال کیا گیا۔

قولہ صفحہ ۲۷ (۷) لوگون نے کہا خدا کے لڑکا پیدا ہوا کیسے ہی آجتک یہہ دعوے نہین کیا سراسر بہتان ہے

اقول مسیحون کو سوا ے دہوکا اور مغالطہ دینے کے اور کچہہ نہین آتا دیکھو **یوحنا کی انجیل** ۱۶ باب ۲۸ آیت قول جناب **مسیح** مین باپ سے نکلا اور دنیا مین آیا ہون اور عبرانیون کو خط ا باب ۵ آیت **خدا** کا قول حضرت **مسیح** کی نسبت تو میرا پیارا بیٹا ہے آج مین نے تجہے جنا اسیطرح ۵ باب ۵ آیت بہی ہے **مضطر** صاحب وہ لوگ عیسائی ہین جو کہتے ہین کہ خدا نے مسیح کو جنا اور مسیح خدا سے نکلا۔ دیکھو **قرآن** کا دعوی کیسا صادق ہے تمہاری **انجیل** جو اس امر مین اقرار کرتی ہے کہ **مسیح خدا** سے نکلا اور خدا نے مسیح کو جنا گویا مسیحون کا خدا ایک بچہ جننے والی عورت ہے۔ اگر تم اسکو غلط اور بہتان سمجھتے ہو تو پہر اوس کتاب کے بہروسہ پر کیون نجات سے بے فکر ہو۔

قولہ صفحہ ۳۰ بلکہ محمد صاحب نے کہا ہے کہ اللہ تعالے کے جورو اور لڑکے ہین تا آخر

اقول کہون جہوٹ بولتے ہو یہہ دہوکہ کسی اور کو دینا **مسلمانون** کے سامنے تمہارا فریب اور مغالطہ نہین چل سکتا ہے جو حدیث **مضطر** نے نقل کی ہے۔

الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عيالہ ترجمہ مخلوق کنبہ ہے اللہ کا پس سب سے زیادہ محبوب اللہ کا وہ شخص ہے جو احسان کرے

اوس کے لکہنے پر مضطر نے جو اپنے ترجمے مین خدا کی جورو کا لفظ اپنے
دل سے گہڑ کر داخل کیا ہے بہلا بتلا وین تو اس حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے
اپنی کتابون کو تو تحریف کر کے خراب کر ڈالا اب دوسرون کی کتابون مین بہی دخل در معقولات
کرنے لگے مگر یہہ یاد رہے کہ کتب اسلامیہ مین کسی منتری کی چالاکی اور کارروائی کو دخل
نہین ہو سکتا ہے اور نہ ہوگا اس حدیث مین تمام مخلوق کو خدا کی عیال بمنزلہ اپنی اولاد
کے جو فرمایا ہے یہہ اونہین مخلوق مین سے ہے جسطرح حضرت عیسٰےؑ نے اپنا اور سبکا
باپ اور پولوس نے افسیون کو خط ۴ باب ۶ آیت مین تمام بنی آدم کا باپ
خدا کو قرار دیا ہے اور یہہ ہی مطلب مولانا روم کے شعر کا ہے - اب ذرا آنکہین
کہول کر بیبل کو دیکہئے مین آپکو خدا کی ایک جورو نہین بلکہ دو کا ثبوت بیبل
سے دیتا ہون دیکہو حزقیل ۲۳ باب مین خدا کی دو جورویٔن تہین ایک کا نام اہولہ اور دوسری
کا نام اہولبہ اور اون دونون کی کنوارے پن مین چہاتیان ملی گیٔین اور جوانی مین وے
یار باز ہو یٔین حتے کہ اونہون نے خدا کو چہوڑ کر ان مصریون اور اسوریون سے چہنالا
کیا جنکا گدہون کا سا بدن اور گہوڑون کا سا انزال تہا - اس سے ثابت ہے کہ مسیحیون
کے خدا کی کسی زمانہ مین دو جوروان تہین مگر وہ شروع جوانی ہی مین خراب اور بدکار
ہو گیٔین اور دوسرون سے پہنس گیٔین خدا کو چہوڑ دیا - اور خدا کے بیٹے تو تمام بنی اسرائیل
اور عیسائی موجود ہی ہین اور ان کے علاوہ اور بہی خدا کی جورو اور حقیقی بیٹا ہے
جسکو خود مسیحی جانتے ہین مگر مین اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہون کیونکہ قصہ طول اور کتاب
چہوٹی گنجایش نہین ہو سکتی عقلمند کے واسطے اشارہ کافی ہے -
ماسوا اسکے اور بہی بہت سی جہوٹی اور بے سر و پا باتین بیبل مین درج ہین کہ جن کا

کچہہ بہی ثبوت نہین پایا جاتا چنانچہ **متی کی انجیل** ۲ باب ۲۳ آیت مین ہے کہ وہ جو نبیون کی معرفت کہا گیا تہا کہ وہ (یعنی **مسیح**) ناصری کہلاویگا پورا ہوا- یہہ بالکل جہوٹ ہے کسی نبی کی کتاب مین یہہ نہین ہے **متی کی انجیل** ۱۲ باب ۴۰ آیت مین جناب **مسیح** فرماتے ہین کہ جیسا یونس عم تین دن اور تین رات مچہلی کے پیٹ مین تہا ویسے ہی انسان کا بیٹا بہی تین دن اور تین رات زمین کے دل مین رہیگا یہہ جہوٹ تو انجیل ہی سے ظاہر ہے کہ حضرت **مسیح** جمعہ کی شام کو دفن ہوئے اور اتوار کی فجر کو لاش قبر سے غائب تہی صرف دو رات اور ایک دن قبر مین رہے **متی کی انجیل** ۱۶ باب ۲۸ آیت مین تمہین سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے موت کا مزہ نہ چکہینگے جب تک کہ ان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکہہ لین - یہہ بہی صریح جہوٹ نکلا شاگردان عیسوی کا تو تخم بہی دنیا مین نہ رہا اور حضرت **عیسی** ابتک نہ آئے **لوقا کی انجیل** ۲۳ باب ۴۳ آیت اور یسوع نے اوس سے کہا مین تجہسے سچ کہتا ہون کہ آج تو میرے ساتہہ بہشت مین ہوگا یہہ بہی جہوٹ بولا کیونکہ [illegible] **انجیل** ۲۰ باب ۱۷ آیت مطابق جیسا **مسیح** نے **مریم** سے کہا کہ مجہے مت چہو مین ہنوز اپنے باپ کے پاس نہین چڑہ گیا اور پہر چالیس دن تک دنیا مین رہے پہر بعد چالیس دن کے آسمان پر گئے اور **بہشت** کا آسمان پر ہونا دوسرا **قرنتیون کے خط** ۱۲ باب ۲ سے ۴ تک اور **مکاشفات** ۲۱ باب ۱۰ آیت اور ۲۲ باب ۷ آیت سے ثابت ہے ان کے علاوہ اور بہی بہت سی جہوٹی باتین صرف **انجیل** ہی مین موجود ہین اگر وہ سب لکہی جاوین تو کتاب بڑہ جاوے لہذا اختصار مد نظر ہے اسیوجہ سے صرف اسی پر اکتفا کرتا ہون-

اگر عاقلے یک اشارت بس است

قولہ صفحہ ۲ دین **محمدی** مین بدکاریون کی اجازت۔

اقول بدکاریون کی اجازت تو اوسی دین مین ہے جس کا بانی بدکارون مین مشہور ہو کر لعنتی ملعون ہوا اور اپنی کتاب کے صفحہ ۶ و ۷ مین تم خود اوس امر کا اقرار کر چکے ہو کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم کو خدا نے وہی حکم دین کا دیا جو حضرات **نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ اور عیسیٰؑ** کو دیا تھا اوس پر قایم رہنے کی تاکید کی اور آنحضرت صلعم بھی حسب الحکم خداوند تعالی اوسپر قایم رہے جسکو صفحہ ۱۵ مین سلامتی کا رستہ قرار دیچکے ہو اور اس جگہہ برخلاف اوسکے اوسی دین مین بدکاریان ثابت کرتے ہو اب بتاؤ کہ تمہارا کونسا قول سچا ہے یہہ تو پورا پورا آپ کا عمل سنت پولوسی پر ہے جیساکہ اوسنے مذہب کی ترقی کے واسطے جھونٹ اور فریب اور مکاری وغیرہ کو جائز بتلایا اور خود بھی عمل کیا کہ یہودیون مین یہودی اور شریعت والون مین شریعت والا اور بے شریعت والون مین بے شریعت والا غرضکہ جہان جیسا موقع دیکھتا تھا ویسا ہی برتاؤ کرتا تھا تاکہ کسی صورت سے مذہب کی ترقی ہو اسیطرح **مضطر بنارسی** نے بھی صفحہ ۲۸ سے ۵۴ تک تو محض جھونٹے ورزوعی مسائل اپنی طبیعت سے گڈہکر اور کتب اسلامی کا جھونٹا حوالہ دیکر نکتہ چینی کی ہے جس مذہب کے پیشوا جھونٹ اور فریب اور مکاری کرنا مذہب کے واسطے جائز بتلا گئے ہین اون کے قول و فعل ہرگز قابل اعتبار نہین ہوسکتے خدا کے فضل سے اس جگہہ ہم مضطر کا اضطراب اچھی طرح سے رفع کرین گے۔

قولہ صفحہ ۲۸ (۱) امام **فخر الدین** رازی تحریر کرتا ہے کہ امام **شافعی** نے کہا ہے الخ

اقول اگر مضطر اپنے دعوی مین سچا تہا تو تفسیر کبیر مین سے وہ عبارت نقل کیون نہین کی یہہ سراسر جہونٹ اور بہتان ہے تفسیر کبیر مین کہین اسطرح نہین ہے جیسا مضطر نے لکہا ہے دوسرے مضطر دعوی تو کرتا ہے دین محمدی مین بدکاریون کا اور قول نقل کرتا ہے امام شافعی کا یا امام فخر الدین رازی کا۔ کیا دین محمدی کے بانی یہہ ہی لوگ ہین واہ رے بیخبری تیسرے جبکہ خداوند تعالی اپنے کلام پاک مین صاف حکم فرماچکا ہے یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول یعنے اے ایمان والو تابعداری کرو تم اللہ کی اور اوسکے رسول کی کہین یہہ نہین فرمایا کہ اگر کوئی امام یا مجتہد برخلاف قرآن و حدیث کے کوئی مسئلہ بیان کرے تو تم اوسکی بہی تابعداری کرنا۔ اس صورت مین بفرض محال اگر امام شافعی نے ایسا فرمایا بہی ہو تو ہم پر حجت نہین ہو سکتی ہے۔ چونکہ خلاف قرآن مجید ہے قرآنی حکم یہہ ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد الخ (لا تقربوا الزنا) چوتہے یہہ مسئلہ جسکو مضطر نے تفسیر کبیر کے حوالے سے مغالطہ دینے کے واسطے نقل کیا ہے خاص بیبل کا ہے دیکہو پیدایش ۱۹ باب لوط نے اپنے حقیقی دو بیٹیون سے زنا کیا جس سے عموتی اور موابی پیدا ہوئے۔ اور یہہ فعل اون کا خدا کو بہی پسند آیا کہ اس امر مین کچہہ تنبیہہ تک نہ کی دوسرے بوعاز جو حسب نسب نامہ تہے حضرت عیسیؑ کے دادا تہے اونہون نے رات کو پہلے تو اپنی بیٹی بنایا اور بعدہٗ اوسی کو جورو بنا لیا روت کی کتاب ۲ باب ۸ و ۳ باب ۱۰ و ۱۱ آیت تیسرے جبکہ تمام بنی اسرائیل خدا کے فرزند ہین تو حضرت مریمؑ بہی خدا کی بیٹی ہوئین جیسے خود خدا نے اپنا بیٹا حاصل کیا بلکہ خود ہی اوسکے رحم مین ۹ ماہ تک بچہ بنکر رہا اور

پہر شرمگاہ کی راہ سے باہر نکلا۔ چوتہے اول قرنتیون کو خط، باب ۶ ۳۶ آیت مین پولوس لکہتا ہے کہ اگر کوئی اپنی کنواری کے حق مین جوانی سے ڈہل جانا مناسب جانے اور یہہ بہی ضرور سمجہے تو جو چاہے سو کرے کہ گناہ نہین کرتا ہے دیکہو یہہ صاف صاف اپنی بیٹی کے ساتہہ زنا کاری کرنے کی اجازت موجود ہے۔ پانچوین طیطس کو خط ا باب ۱۵ آیت مین ہے کہ پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے اس حکم کے مطابق تو مسیحیون کو بالکل چہٹی ہے اور آزادی کہ جب مسیح پر ایمان لاکر پاک ہو گئے تو پہر اون کو سب کام پاک ہین جو چاہین سو کرین ماں بیٹی بہن وغیرہ چاہئے جسکے ساتہہ صحبت کرین اور مزا اوڑادین مضطر بنارسی نے ایک مسئلہ تفسیر کبیر کے حوالہ سے جہوٹا بیان کیا جو محض بے بنیاد ہے۔ مگر مین نے اس جگہہ بیبل سے یہہ ثبوت کامل پانچ جگہہ سے حقیقی بیٹی کے ساتہہ زنا کرنا مذہب عیسوی مین ثابت کر دیا

قولہ صفحہ ۲۴ (۲) محمد نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اگر تم مین کوئی اپنی عورت کو زنا مین دیکہے تو کچہہ نہ کہے بلکہ لازم ہے کہ اولاً چار گواہ طلب کرے۔

اقول یہہ عین عدالت اور انصاف کی بات ہے کیونکہ اگر وہ شخص تنہا اوس مقام پر کچہہ جہگڑا کریگا تو اوس سے آیندہ کے واسطے کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکل سکتا۔ بلکہ خوف ہے کہ اگر مخالف زبردست ہوا تو مار کر چل دیگا یا جہگڑا کرنے سے وہ دونون چلتے پہرتے نظر آوین گے اور اوس شخص کا دعوی عدالت مین سماعت نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی گواہ نہین اسی واسطے حضرت نے یہہ حکم فرمایا کہ آپ تنہا کچہہ نہ کہے بلکہ اوسیوقت اور لوگون کو دکہلا کر اس معاملہ مین گواہ کرے تاکہ پہر مجرم اپنے افعال بد کی سزا پاوے اور انکار کی گنجایش نرہے اور مدعی اپنے دعوی مین

صادق ٹھرے اور یہہ ہی تعلیم شریعت موسئی مین بہی ہے دیکھو استثنا ۱۹ باب ۱۵ آیت کسی شخص کی کسی طرح کی بدکاری اور کسی طرح کے گناہ پر کوئی گناہ کیون نہ ہو ایک گواہ بس نہین بلکہ دو گواہون کی گواہی سے یا تین گواہون سے ہر ایکبات ثابت کی جاوے۔ البتہ **انجیل** مین بیشک یہہ تعلیم ہے کہ اگر زناکار عین فعل کے وقت پکڑا جاوے اور گواہ بہی موجود ہون توبہی اون کو سزا ندینے چاہیے چھوڑ دینا چاہیے تاکہ اون کو بہی اوس فعل کے کرنے کا حوصلہ پیدا ہو چنانچہ **یوحنا** کی **انجیل** ۸ باب مین ہے کہ حضرت عیسے نے ایک زانیہ عورت کو جو عین فعل کیوقت پکڑی گئی اور گواہ بہی موجود تہے مگر چہوڑ دیا اور کچہہ سزا اوسکے واسطے نہ تجویز کی۔ دوسرے حضرت مسیح سے بڑہکر خود **خدا** نے اپنے بیٹے کی جورؤن سے زنا کرایا۔ چنانچہ دوسری سموائیل ۲ اباب ۱۱ و ۱۲ آیت مین ہے کہ حضرت **داؤد** ؑ جو خدا کے بیٹے تھے جب اونہون نے اوریا کی جورو سے زنا کیا تو اوس کے عوض مین خدا نے حضرت داؤد ؑ سے عتاب کرکے فرمایا کہ مین تیری جورؤن کو لے کے تیرے ہمسایہ کو دونگا اور وہ اون آفتاب کے سامنے تیری جورؤن کے ساتھہ ہمبستر ہوگا۔ الغرض اوسی کتاب کے ۱۶ باب ۲۲ سے ۲۳ تک لکھا ہے کہ ابی سلوم نے جو حضرت **داؤد** ؑ کا بیٹا تہا اپنے باپ کی جورؤن کے ساتھہ حسب فرمان خداوندی زنا کیا۔

جس مذہب مین اسقدر زناکاری کی تعلیم ہے کہ خود خدا اپنے بیٹے کی جورون سے زنا کراتا ہے اور زناکارون کو سزا نہین دیتا چنانچہ ہسیع ۴ باب ۱۴ آیت مین صاف لکھا ہے کہ جب تمہاری بیٹیان چھنالا کرین گی اور تمہاری بہوئین زناکاری تو مین اون کو سزا نہین دونگا **عاموص** ۷ باب ۱۷ آیت **خداوند** خدا یون

فرماتا ہے کہ تیری جورو شہر مین چھنالا کریگی واہ کیا خوب خدا ہے جو چھنالا کرنیکی ہدایت کرتا ہے جبکہ خود خدا ہی چھنالا کرواوے تو پھر کون روک سکتا ہے۔ ایسے مذہب والے دوسرون پر کیا اعتراض کر سکتے ہین یہہ ہی سبب ہے کہ **بیبل** کی اس تعلیم کے موافق **عیسائیون** مین زناکاری کی ترقی ہے اور اوسکو عیب نہین جانتے۔ واہ رے حیا اسی ہمت پر اسلام پر اعتراض تھا۔

قولہ صفحہ ۲۰ (۳۳) عایشہؓ سے مروی ہے کہ **محمد**صؐ صاحب نے حکم دیا کہ جہانتک ہوسکے مسلمانون سے حد سزا کی جو شرع سے مقرر ہے دفع کرلئے۔

اقول یہہ سند **مضطر** نے بالکل اولٹا بیان کیا ہے حضرت کا حکم تو یہہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو **مسلمانون** کو ایسی تعلیم و ہدایت ہونی چاہیے کہ جس سے وہ کوئی فعل برخلاف شرع کے نکرین تاکہ اوس سزا سے جو شریعت مین مقرر ہے بچے رہین۔ اگر بخیب بر **مضطر** حضرت نے اس طرح کا حکم دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ **جبلہ بن ایہم بادشاہ غسان** کو جو **عیسائی** سے **مسلمان** ہوگیا تھا اور حضرت **عمر** کے ہمرکاب **مدینہ** سے **بیت اللہ** واسطے حج کے گیا تھا مگر وہان پر ایک غریب **مسلمان** کو غصہ مین آکر اوسنے گھوسا مارا کہ اوسکا دانت ٹوٹ گیا حضرت **عمر** کے پاس جب یہہ مقدمہ گیا آپنے فوراً اوس بادشاہ کو فرمایا کہ یا تو اس کو راضی کردیا حد شرع تمپر جاری کی جاویگی اوس بادشاہ نے بہت کچھہ حضرت عمر کے سامنے اپنی عزت اور افتخار کا بیان کیا مگر کچھہ پذیرا نہوا۔ آخر وہ بادشاہ رات کے وقت موقع پاکر بھاگ گیا اور اسلام سے منحرف ہوکر پھر **عیسائی** ہوگیا جو یرموک کی لڑائی مین قتل ہوا

ہرگز اس امر مین کچھہ نہ کہتے یا اپنے صاحبزادی ابو شحمہ عبداللہ کو بارتکاب فعل زنا حد شرعی مین کیون دُرّے لگوائی اور با وجود صدہا سفارشیون کی ایسی سزا مین اونکی ہلاکی کیون جائز رہے کہتے ۔ غور کا مقام ہے جبکہ آپ کے جانشین اجرای حدود شرع مین ایسے ثابت قدم اور مستعد تھے تو خود رسول اکرم صلعم کا حال حدود شرع کے اجرا مین کیا بیان کیا جاوے ۔ اب ہمارا یہہ کہنا کہ سے قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ بس ہے اور انصاف اور اجابت حق آپکے ہاتھہ ۔

پس یہہ قول مضطر کا محض جہوٹ ہے متی کی انجیل ۱۲ باب مین ہے کہ حضرت عیسے کے شاگردون نے سبت کے دن کہیتون مین سے بالین چرا کر توڑ کر کہائین اور جب فریسیون نے حضرت عیسٰے سے اس کی شکایت کی کہ تیرے شاگرد سبت کو وہ کام کرتے ہین جسکا کرنا روا نہین ۔ تو حضرت عیسے علیہ نے اون فریسیون کو اولٹا قایل کیا اور اپنے شاگردون کی طرفداری کی اسی طرح خدا نے بھی حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ نے زنا اور بت پرستی کی مگر اون کو تنبیہہ تک نہ کی ۔ حالانکہ حضرت موسے کو پہلے حکم دیچکے تھے کہ بت پرست اور زنا کار واجب القتل ہے ۔ اسکے علاوہ جبکہ مسیحی مذہب مین عام آزادی ہے کہ پاکون کے لیے سب کچھہ پاک ہے تو پھر اس صورت مین دوسرون پر کیا اعتراض کرتے ہین ۔ یہہ عجب زبردستی ہے کہ مسیحی تو جو چاہین سو کرین کچھہ گناہ اور سزا نہین اور دوسرے کچھہ نہ کرنے پاوین ۔

قولہ صفحہ ۲۱ (۴) ماعز اسلمی نے محمدؐ کے پاس آکر کہا کہ مین نے زنا کیا ہی اور چار بار اقرار حرامکاری کا کیا الخ

اقول جب اوسنے خود چار پانچ بار اقرار حرامکاری کا کیا تو حضرت نے سنگسار کرنیکا حکم دیدیا اس مین بدکاری کیا ہوئی اور محض اعتراض کیا ہے ہان اگر مثل حضرت عیسے کے آپ بہی اوسکو چہوڑ دیتے تو البتہ اعتراض کی گنجایش تہی۔ اور **مضطر** نے جو لکہا ہے کہ چار بار اون سے اقرار کیا مگر حضرت نے اوس سے روگردانی کی یہہ صرف اسواسطے کہ ہر ایک گناہ کے واسطے دو یا تین گواہون کا ہونا ضروری ہے اور وہان پر کوئی دوسرا گواہ نہ تہا حضرت کی اس تاخیر کرنے مین یہہ ہی حکمت تہی کہ گواہون کی تعداد کے موافق وہ خود ہی اقراری ہوجاوے چنانچہ جب وہ خود چار پانچ بار اقرار کرچکا تو آپنے اسیوقت فوراً اوسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ اس مین تو کوئی بات اعتراض کرنے کی نہتی نہ معلوم **مضطر** کو کیا سوجہی **مضطر** صاحب بدکاری کی تعلیم تو وہ ہے کہ جو **یوحنا کی انجیل** ۸ باب سے ہم اوپر لکہہ چکے ہین کہ حضرت **عیسی** نے ایک زانیہ عورت کو باوجود گواہون کے بغیر سزا دئے چہوڑ دیا جسکی وجہہ سے اوسیوقت سے **عیسائیون** مین زناکاری اور بدکاری کی ترقی شروع ہوگئی چنانچہ پولوس خود پہلے قرنتیون کے خط ۵ باب ۱ آیت مین اسکی شکایت لکہتے ہین۔

بالفعل تمہارے بیچ حرامکاری کا شہرہ ہے اور ایسی حرامکاری جسکا غیر قومون مین بہی ذکر نہین کہ کوئی اپنے باپ کی جورو رکہے۔

قولہ صفحہ ۲۹ (۵) اگر باپ اپنے بیٹے کے مال سے چوری کرے یا اوس کی لونڈی سے وطی کرے تو اوسپر حد شرعی نہین آتی۔ الخ

اقول اول یہہ بتلائے کہ اسلام کا دارومدار قرآن وحدیث پر ہے یا

مظاہر الحق پر دوسری آپ کو اپنا دعوی **قرآن و حدیث** سے ثابت کرنا چاہئے
تہا نہ کہ دین **محمدی** کی بدکاریان مظاہر الحق سے ثابت کرتے ہو تیسرے جب
مظاہر الحق اور اوس کا مصنف نہ تہا اوسوقت بہی دین **محمدی** موجود تہا
اس صورت مین دین محمدی پر یہہ اعتراض نہین ہوسکتا ہے **اگر قرآن**
یا حدیث صحیح مین اسکی اصل ہو تو پیش کیا ہوتا چوتہے مظاہر الحق مین تو
پسر کے مال اور اوسکی لونڈی سے صحبت کرنا جایز ہے مگر **بیبل** مین تو خاص
بیٹے کی بی بی سے زنا کرنا باعث افتخار و سعادت دارین ہے **یہودا ابن**
یعقوب علیہ السلام جو مسیحیون کے خدای مجسم کے
پردادا تہے اونہون نے اپنے حقیقی بیٹے عیر کی جورو مسماۃ تامر سے زنا کیا اوس
سے فارض اور زراح ولد الزنا پیدا ہوے **پیدایش** ۳۸ باب اور خدا کو یہہ
فعل یہودا کا ایسا پسند آیا کہ اوس کی زناکار نسل مین فارض کی اولاد مین خود
مجسم ہو کر یہودا کے پوتون مین داخل ہوا اور پہلے سے یہہ وعدہ کیا کہ مین یہودا
کے گہرانے سے ایک نیا عہد باندہون گا دوسرے جب کہ سب **بنی اسرائیل**
خدا کے **فرزند** ہین خاصکر اسرائیل تو یوسف و اسرائیل بہی **خدا کا فرزند**
ٹہیرا خدا نے خود اپنے بیٹے یوسف کی جورو مریم سے بیٹا حاصل کیا تیسرے باپ
کے نزدیک پسر کا مال کسی غیر کا نہین ہے اسوجہ سے وہ ہر طرح اپنے بیٹے کے
مال مین تصرف کرسکتا ہے خواہ چوری سے خواہ زبردستی سے مگر **بیبل**
مین تو **خدا** نے دوسرون کا مال فریب سے لینے کے واسطے اجازت دی ہے
چنانچہ بنی اسرائیل جب مصر سے نکلے تو مصریون کا مال حسب فرمان خداوند تعالیٰ

فریب سے بانگ کر چلتے ہوے جیسا کہ خروج ۱۱ باب مین ہے چوتہے حضرت عیسیٰؑ نے خود اپنے شاگردون کو حکم دیا کہ سامنے کی بستی مین سے جا کر ایک گدہی اور اوسکا بچہ بندہا ہے کہول کر لے آؤ متی ۲۱ باب ۲ آیت دیکہو یہہ صاف چوری کرنے کی تعلیم ہے کہ بغیر اجازت مالک کے کوئی چیز لے لینی یہہ ہی چوری ہے جسکی تعلیم خود حضرت عیسیٰؑ نے اپنے شاگردونکو کی۔

قولہ صفحہ ۲۹ (۶) اگر کوئی شخص اپنی ہمشیرہ یعنے بہن کو خرید لے اور جانتا ہو کہ بہن حرام ہے تاہم اوس سے جماع کرے تو درست ہے۔

اقول مضطر صاحب مجنون ہو گا اور مغالطہ دیتے ہو **تفسیر کبیر** مین ہرگز اسطرح پر نہیں ہے۔ اگر راستباز ہو تو عبارت **تفسیر کبیر** معہ صفحہ وسطر لکہو ورنہ ہماری طرف سے لعنت اللہ علی الکذبین آپکو کافی ہے۔ بیشک **بیبل** مین یہہ مسئلہ موجود ہے اول دیکہو حضرت ابراہیمؑ خاص اپنے حقیقی بہن بی بی سارہؓ کو لے بہاگے اور اون کو اپنی زوجہ بنا لیا جنسے خاندان **بنی اسرائیل** کا نکلا دوسرے حضرت **اسحاق** کی زوجہ بہی اون کی بہن تہین تیسرے حضرت **داؤد** جو حضرت **عیسیٰ**ؑ کے دادا تہے اون کے بیٹے آمنون نے اپنی بہن تامر سے زبردستی زنا کیا چنانچہ دوسرے سموائیل ۱۳ باب مین ہے۔ چوتہے اول قرنتیون کے خط ۹ باب مین پولوس لکہتا ہے کہ کیا ہمکو یہہ اختیار نہین ہے کہ کسی دینی بہن کو بیاہ کرتے پہرین دیکہو **غزل الغزلات** اول سے آخر تک کہ اوس مین بہن کے ساتھ عشق بازی کرنیکی اور اوسکو اپنی معشوقہ اور زوجہ بنانیکی تعلیم موجود ہے جیسا مصنف اوسکا حالت مستی مین بہن کو اپنی زوجہ اور معشوقہ بہی

تبلاتا ہے اور اوسکا سراپا ۷ باب مین کس لطافت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔
سوائے **مسیحون** کے دنیا مین کوئی ایسا نہین ہے جو دیدہ و دانستہ
اپنی بہن کو اپنے تصرف مین لاوے مین چشم دید کتنے ہی واقعہ بیان کرسکتا ہون
مگر مجبوری اظہار سے مانع ہے علاوہ اسکے جبکہ تمام **مسیحی** خدا کے فرزند ہین تو لامحالہ
اون کی عورتین اون کی بہن ہوئین پھر دوسرون پر کیا اعتراض ہے۔
قولہ صفحہ ۲۹ (۷) خرچی زنا کی درست ہے الخ
اقول ہمیشہ آپ سے کہا کہ اسلام کا دارومدار **قرآن و حدیث** پر ہے
اور حدیث بھی وہ کہ جنکی صحت پر اتفاق ہے یعنے کتب **صحاح ستہ**
ان کے علاوہ اور جو بہت سی کتابین اکثر لوگون نے اپنی راے اور قیاس سے
لکھی ہین اور اون مین بہت سے مسائل اپنی اپنی راے کے مطابق درج کئے
ہین وہ ہم پر حجت نہین ہوسکتی ہمارے پاس قرآن و حدیث کسوٹی موجود ہے۔
اور نہ اون سے اسلام پر کچھہ نقص عائد ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کتابین نہ
تھین تب بھی اسلام اپنی حالت پر تھا اور اب بھی اوسی حالت پر موجود ہے۔
مضطر کو اپنا دعوی قرآن و حدیث صحیح سے ثابت کرنا چاہیے تھا مگر یہہ چالاکی اور دہوکہ
دہی دیکھو کہ اعتراض تو دین **محمدی** پر اور مسائل اون کتابون کے حوالے
سے نقل کئے جو اکثر لوگون نے سیکڑون برس بعد اپنی اپنی راے سے تحریر کین
جو مسائل کہ **مضطر** نے صفحہ ۲۸ سے ۳۰ تک تحریر کئے ہین اون مین سے ایک
بھی قرآن و حدیث صحیح مین نہین ہے ہان البتہ **بیبل** مین ضرور موجود ہے۔
لہذا اسلام اور اہل اسلام پر کوئی اعتراض نہین ہے۔ دیکھو **استثنا** ۲۲ باب

خروج ۲۱ باب ۲ آیت اگر کوئی آدمی کسی کی کنواری لڑکیکو پاوے جو کسیکی منگیتر نہوا اور اوسے پکڑ کر اوس سے ہمبستر ہوا اور وے پکڑی جاوین تو وہ مرد جو اوسکے ساتھہ ہمبستر ہوا لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال روپا دے اور وہ اوسکی جورو ہووے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مالدار آدمی چاہیے جب کی کنواری لڑکیکو خوبصورت دیکھکر پکڑلے اور اوس سے زنا کرے جب کوئی اون کو اس فعل مین پکڑلے تو صرف پچاس مثقال روپا اُس کے باپ کو دیکر اوسکی لڑکیکو ہمیشہ کے واسطے اپنی جورو بنا وے۔ اب کہو یہہ پچاس مثقال روپا اوسی زنا کی خرچی ہے یا نہین جسکی خدا اجازت دیتا ہے دوسرے **اشعیا** ۲۳ باب ۱۷ آیت مین ہے کہ ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لیوے آویگا اور وہ روئے زمین کی ساری مملکتون سے زناکاری کرے گی اور اوسکی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی افسوس **مضطر** کی فہم پر کہ جو مسئلہ **بیبل** مین جائز ہے اوسکو کتب اسلامی کے حوالہ سے دہوکہ اور مغالطہ دینے کے واسطے بیان کرتا ہے۔

قولہ صفحہ ۲۹ (۸) زکات مین حیلہ درست ہے۔ الخ

اقول یہہ بھی بالکل جہوٹ ہے **احیاء العلوم** مین ہرگز نہین ہے کہ زکات مین حیلہ درست ہے ہان امام **یوسف** اگر اپنی طبیعت سے ایسا کرتے بھی ہون تو کیا تمام مذہب اسلام پر اون کے کرنے سے اعتراض ہوسکتا ہے افسوس **مضطر** کی عقل پر کیا پطرس اور پولوس کے حضرت **عیسیٰ** پر لعنت کرنے اور ملعون اور بدکار رکھنے سے **حضرت عیسیٰ** ملعون اور بدکار

ہو سکتے ہین ہرگز نہین دوسرے جن کا خدا ایسا نادان اور جاہل اور کمزور ہے
کہ انسان کو پیدا کرکے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا اور صدوم اور عموراکا حال
دریافت کرنے کو زمین پر اوترا اور اپنے بندے یعقوب سے کشتی مین مغلوب
ہوا ستے کہ ایک وقت ایک کام کیا پہر دوسرے وقت پچھتایا یہانتک کہ پچھتاتے
پچھتاتے تہک گیا اور جسکو حضرت یعقوب نے فریب دیکر برکت حاصل
کی جیسا کہ پیدایش ۲۷ باب مین ہے اور اوسی خدا کو اول قرنتیون کو
خط ۱ باب ۲۵ آیت مین پولس احمق تبلاتا ہے اور ۱۸ زبور ۲۶ آیت مین
اوسکی نسبت لکھا ہے کہ کجرون کے ساتھہ کجرو معلوم ہوتا ہے۔
پس ایسے لوگون کو خود ہی شرم کرنا چاہیئے وہ دوسرونپر کیا اعتراض کر سکتے ہین
قولہ صفحہ ۳۰ (۹) اگر کوئی شخص شہوت سے نہایت پریشان ہو کہ خوف زنا کا
ہو تو اگر کوئی چارپائی یا مردہ مین دخول کرے الخ
اقول شریعت اسلامی مین ایسے افعال کے مرتکب کو قتل کا حکم ہے۔
دوسرے اسیطرح کی بہت سی کتابین پہیلی ہوئی ہین جو بعد مین تحریر
ہوئین (شاید آپ صاحبون کی امداد سے) وہ ہمپر حجت نہین ہو سکتی ہین
اگر **قرآن و حدیث** مین اسکی اصل ہو تو بیان کرنا چاہیئے ورنہ خاموش
خاموش خاموش تیسرے جن لوگون کو عام آزادی ہے کہ پاکون کے
واسطے سب کچھہ پاک ہے وہ دوسرونپر کیا الزام لگا سکتے ہین۔
قولہ صفحہ ۳۰ (۱۱) ابن مسعود رض سے مروی ہے کہ مین رسول اللہ یعنی محمد صلعم
کے ساتھہ جہاد مین رہتا تھا اور میری بی بی میرے ساتھہ نہوتی تھی الخ

اقول جنکے یہان رنڈی بازی اور زناکاری جائز ہے وہ متعہ کو کیا سمجھ سکتے ہین متعہ اور نکاح مین کچھ فرق نہین ہے سواے اسکے کہ متعہ مین ایک مدت مقرر ہو جاتی ہے کہ اوسی مدت تک وہ عورت اوسکے نکاح مین رہ سکتی ہے بعد منقضی اوس مدت کے پھر نکاح باطل ہو جاتا ہے اور نکاح مین مدت مقرر نہین ہے وہ زندگی بھر کیواسطے کافی ہوتا ہے پس متعہ بھی ایک قسم کا نکاح تھا جو اوسوقت مین جائز تھا۔ کیونکہ عرب کے لوگ بھی قوت شہوت مین بنی اسرائیل سے کم نہ تھے لہذا اون کو زناکاری سے بچانے کے واسطے اسطرح کے نکاح کی اجازت دینا اوسوقت بہت مناسب تھا چنانچہ **بیبل** مین بھی اسطرح کا حکم موجود ہے دیکھو **استثنا** ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳ آیت جب تو لڑائی کے لئے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور **خداوند** تیرا خدا اون کو تیرے ہاتھون مین گرفتار کراوے اور تو اونہین اسیر کر لاوے اور اون اسیرون مین جو خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوسی چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بناوے الخ

دیکھو اس جگہ خود خدا **بنی اسرائیل** کو حکم دیتا ہے کہ قیدیون مین سے جس عورتکو تمہارا جی چاہے پسند کرکے اپنی جورو بنالو **قاضیون** کے ۵ باب ۳۰ آیت مین ہے کہ ہر ایک پہلوان کو لوٹ مین سے ایک ایک یا دو دو کنواری لڑکیان تقسیم کی گئین تاکہ وہ اون سے مزا اوڑا وین دیکھئے جبکہ خود خدا **بنی اسرائیل** کی خاطر اسقدر کرتا ہے کہ دو دو کنواریان ہر ایک سپاہی کو فتح کی خوشی مین انعام دیتا ہے تو مضطر صاحب

اسلامی متعہ پر کیون اعتراض کرتے ہین۔ متعہ کرنا مضطر بازی کے نزدیک رنڈی بازی ہے تو یہہ واسطے جو سفر مین کسی سے زنا کیا جس سے خالص اور زارج پیدا ہوے وہ کیا ہے مہربانی کرکے ذرا اسکا جواب دیجیے مذہب عیسوی مین تو رنڈی بازی کی یہانتک کثرت ہے کہ گورہ فوج مین سرکاری حکم سے رنڈیان ساتھہ رہتی ہین اور مضطر صاحب یا اور کوئی شرم دار پادری اس امر کی ممانعت نہین کرتے۔

قولہ صفحہ ۱۳ (۱۲) محمد صاحب نے مکہ کی فتحیابی کی خوشی مین حکم متعہ کرنیکا دیا الخ
اقول۔ کیون جھوٹ بولتے ہو متعہ کی ممانعت تو مکہ کی فتحیابی سے ایک سال پہلے جب خیبر فتح ہوا ہو چکی تھی چنانچہ صحیح بخاری مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے اور استبصار کتاب شیعہ مین بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علیؑ سے نقل کی ہے اور نزدیک اہل سنت والجماعت قیامت تک متعہ حرام ہے یہہ حدیث صحیح مسلم مین موجود ہے دوسرے جبکہ بیبل کا خدا خود فتح کی خوشی مین بنی اسرائیل کو کنواری لڑکیان صحبت کے واسطے انعام کرتا ہے اور اون کو اون کے رکھنے کی اجازت دیتا ہے تو پھر مسیحی متعہ پر جو ایک قسم کا نکاح ہے کیا اعتراض کرسکتے ہین دیکھو گنتی ۳۱ باب ۱۷ و ۱۸ آیت مین ہے کہ قیدیون مین جو لڑکے اور عورتین ہون اون سبکو قتل کرڈالو مگر کنواری لڑکیان جو مرد کی صحبت سے واقف نہین ہین اونہین اپنے لیے رہنے دو۔ دیکھو بنی اسرائیل کو کنواری لڑکیان صحبت کیلیے

انعام دیتا ہے۔ تیسرے اگر مذہب عیسوی مین خوشی کی حالت مین زنا درست نہ ہوتا تو خدا کیون فتح کی خوشی مین دو دو کنواری لڑکیان بنی اسرائیل کو انعام کرتا ہے

قولہ صفحہ ۳ شریعت الٰہی مین جو دین عیسوی کی ہر کسی قسم کے گناہ کو خیال مین لانیکی بہی اجازت نہین ہے۔ الخ

اقول تم جو شریعت کی رو سے راستباز بنا چاہتے ہو تو مسیح سے جدا ہوے اور فضل سے گرے گلتیونکو خط ۵ باب ۴ آیت مذہب عیسوی مین تو بالکل شریعت سے آزادی اور مخالفت ہے اور عام حکم ہے کہ پاکو کے واسطے سب کچھ پاک ہے طیطس کو خط ۱ باب ۵ آیت جیوانونکی طرح جو چاہو سو کرو کچھ عیب نہین ہے ذرا انجیل کو دیکھو مضمون کا شریعت کے عملون پر بہروسہ ہے وے لعنت کے تحت مین گلاتیون کو خط ۳ باب ۱۰ آیت اسیکے مطابق مارٹین لوتہر بانی فرقہ پروٹسٹنٹ کہتا ہے کہ فقط ایمان رکھو اور بغیر روزہ کی سختی کشی اور پرہیز کے بار کے بغیر اعتراف کی تکلیف اور نیک کامون کی سختی کی یقینی ہی جانو تم کہ بچائے جاوٴگے تمہارے واسطے نجات ابدی تحقیق اور بیشک ہے جیسے خود مسیح کے واسطے ہان گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکھو اور اگرچہ تم ایکدن مین ہزار دفعہ حرامکاری یا خون کرو صرف ایمان رکھو مین کہتا ہون کہ تمہارا ایمان تمکو بچاویگا انتہے نوید جاوید صفحہ ۲۲۵ اسیطرح مارٹین لوتہر شاگرد رشید یوسی بیوس نے بہی حکم دیا ہے۔ قول اون کا

یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرامکار یا اور کسی طرح کا گناہگار تو یقیناً رستہ نجات میں ہے اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین پڑا ہوا یقین کرتا ہے تو بہتی خو مین ہے نوید جاوید صفحہ ۲۳۴ الغرض مذہب عیسوی مین عام آزادی ہے کہ مسیحی چاہے جیسا گناہ کرین اون کو سب معاف بلکہ جو زیادہ گناہ کریگا وہی زیادہ آرام اور نجات پاوے گا واہ واہ رے مذہب کہ جسمین حیوان وانسان مین کچھہ فرق نہین حیوانات کی مانند جو چاہو کرو کچھہ عیب نہین ہے مگر اس آزادی کا نتیجہ قیامت کے دن معلوم ہوگا

(قولہ صفحہ ۱۳۲ محمد صلعم نے لات وعزی ومنات بتونکو شفیع بتایا)

یہہ روایت محض غلط اور بے اصل ہے تمہارے بہیون کی بناوٹ ہے نہ طریق نقل سے ثابت نہ عقل اسکو تسلیم کرتی ہے حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا ہی سے بتون کی برائیان اور تکذیب اور اون کی عبادت وشفاعت کو آخر تک کفر وگمراہی فرماتے رہے اور اس امر مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ہزارہا طرحکی تکالیف کفار مکہ نے صرف اسی وجہہ سے آپ کو دین حتے کہ جان تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر اہل مکہ نے بارہا آنحضرت سے اس امر کی درخواست کی کہ آپ ہمارے بتون کی تکذیب نکیجیے ہم سب طرح سے آپ کی تابعداری کو حاضر ہین مگر آپ نے ہرگز اون کی اس درخواست کو منظور نکیا اپنی جان تک سے اور حق کے اظہار مین دریغ نکیا برابر بتون کی تکذیب کرتے رہے - اس صورت مین کون ایسا ناقص العقل ہے جو اس بات کو یقین کریگا کہ آپنے بتون کو شفیع بتایا دوسرے مسیحی یہہ تو بتلاوین کہ اگر آنحضرت

اون بتون کی شفاعت کے قائل تھے تو پھر اون بتون کو توڑا کسنے اور اہل مکہ
آپ کے جانی دشمن کیون ہو گئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ محض بہتان
ہے۔ یہہ روایت اوسیطرح کی جھوٹی ہے جیسا انجیل مین لکھا ہے
کہ مسیح نے چالیس دن رات شیطان کو امتحان دیا جب نبوت
یا خدائی کا مرتبہ حاصل ہوا۔ یا بعد مصلوبی کے جیسا متی ۲۸ باب مین لکھا ہے
کہ مسیح کی شاگرد لاش کو قبر مین سے چرا لیگئے اور آجتک یہودیون مین یہہ بات مشہور ہے اسیطرح یوحنا
کی انجیل باب ۲۱ آیت ۲۳ مین ہے کہ بھائیون مین یہ بات مشہور ہوگئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے
اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا دیکھو حضرت مسیح نے تو کہا نہین اور بھائیون مین یہ بات مشہور ہوگئی کہ وہ نہ مریگا۔
اسیطرح یہ روایت بھی بے اصل ہے کہ حضرت رسول عربی نے تو کہا نہین اور بعد مین مخالفین
نے یہہ مشہور کر دیا۔ چوتھے اگر بفرض محال اسکو مان بھی لیا جاوے تو
بطریق استعجاب یا معاوضہ فرمایا ہوگا جیسا کہ حضرت الیاس ؑ نے بعل
کے پوجاریون سے کہا تھا دیکھو اول سلاطین ۱۸ باب ۲۷ آیت الیاس ؑ
اونپر ہنسا اور بولا کہ چلا کے پکارو کیونکہ وہ تو ایک خدا ہے شاید وہ کسی
سے باتین کر رہا ہے یا کسی کام مین مشغول ہے یا کہین سفر مین ہے اور
شاید کہ وہ سوتا ہے سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے۔ جو مطلب مسیحیون
کے نزدیک اس کا وہ ہے اوس کا بھی سمجھہ لین علاوہ اسکے جبکہ حسب اعتقاد
مسیحیان خدای مجسم کے پردادا حضرت سلیمان
نے باوجود نبی ہونیکے بت پرستی کی اور اون کی نبوت مین کچھہ فرق نہ آیا اب تک
اون کی کتابین الہامی سمجھی جاتی ہین۔ اور حضرت ہارون نے سونیکا بچھڑا

بناکر بنی اسرائیل سے اون کی پرستش کرائی اس صورت مین دوسرون پرکیون اعتراض کرتے ہین دیکھو بیبل ۔ ۲ باب ۹ ۳ آیت تم جو اہل اسرائیل ہو خدا وند یون فرماتا ہے کہ جاؤ او ہرایک اپنے اپنے بت کی عبادت کرو دیکھو بیبل مین خود خدا بنی اسرائیل کو بت پرستی کی ہدایت کرتا ہے۔ افسوس اون مسیحیون پر جو اپنی کتابین آنکھین کھول کر نہین دیکھتے اور دوسرون پر اعتراض کرنے لگتے ہین جسطرح بیبل سے ہمنے بت پرستی کا ثبوت دیا اسیطرح اگر معترض اپنے دعوے مین سچا ہے تو قرآن یا حدیث صحیح سے اپنا دعوی ثابت کرے ورنہ مین ان سے بہی زیادہ الزام حضرت عیسی پر لگا سکتا ہون جنکو قریب قریب انجیل سے بہی ثابت کردونگا۔

قولہ ۳۲ علاوہ برین خانہ کعبہ کو سجدہ کرنا ہی عین مفروضہ عبادت سے جو لا ید بت پرستی ہے الخ

اقول اہل اسلام خانہ کعبہ کو ہرگز سجدہ نہین کرتے بلکہ سجدہ اوسی وحدہ لا شریک کو کرتے ہین جو لایق پرستش کے ہے۔ کعبہ کو جہت یعنی طرف قرار دیا ہے تاکہ مکان کا امتیاز اور نماز کا نشان رہے جیسا کہ دوسرے سیپارہ عم کے شروع کی آیت مین خداوند تعالے حکم فرماتا ہے کہ جہان کہین تم ہو اپنا منہ مسجد الحرام یا کعبہ کی طرف کرو قرآن یا حدیث مین کہین پر مذکور نہین ہے کہ کعبہ کو سجدہ کرو بلکہ صاف صاف حکم ہے کہ کعبہ کی طرف سجدہ کرو دوسرے جبکہ عیسائی مذہب مین بہی

سجدہ کرنا خدا کو جائز ہے بلکہ فرض ہے اور خدا ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے تو
مسیحی بتلاوین کہ کس طرح اوس کو سجدہ کرنا چاہیے سجدہ کرنے مین
ضرور کسی نہ کسی طرف رخ کرنا پڑیگا۔ اس صورت مین اگر خود خدا نے وہ
جہت قایم کرکے حکم دیدیا کہ تم اسطرف سجدہ کیا کرو تو اس مین کچھ عیب نہین
ہے۔ یہ فعل تو انبیای سابقین کے وقت سے ہوتا چلا آیا ہے دیکھو مسیحیون
کے خداے مجسم کے دادا حضرت داؤد زبور مین فرماتے ہین کہ تیری مقدس
ہیکل کی طرف سجدہ کرون گا ۵ زبور ۷ آیت تم خداوند ہمارے
خدا کو بزرگ جانو اور اوسکے پاؤن کی کرسی کے پاس سجدہ کرو اور اوس کے
مقدس پہاڑ کے آگے سجدہ کرو ۹۹ زبور ۵ و ۹ آیت دانیال ۶ باب
۱۰ آیت مین ہے کہ حضرت دانیال اپنی کوٹھری کا دریچہ جو یروشلیم کی طرف تھا
کھول کر اور تین پہر مین تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کے خدا کے حضور جسطرح سے
آگے کرتا تھا دعا اور شکر گذاری کرتا رہا۔ الغرض جس طرح اہل اسلام
کعبہ کی طرف سجدہ کرتے ہین اسیطرح انبیاء بنی اسرائیل
اور تمام بنی اسرائیل یروشلیم کی طرف سجدہ کرتے تہے مگر مسیحیون کے
واسطے کوئی جگہہ سجدہ کرنیکی نہین ہے کعبہ اور یروشلیم دونون مسلمانون کی
قبضہ مین ہین اس حسد سے وہ دونون طرف سے منحرف ہوگئے۔
جب کہین ٹھکانا سجدہ کرنیکا نہ پایا تو اوس فعل ہی کو بت پرستی بتلا دیا۔
دوسرے بیبل سے ثابت ہوتا ہے کہ سجدہ کرنا خدا کے سواے دوسرونکو
بھی جائز ہے حضرت سلیمان کی والدہ اور ناتھن نبی ت

حضرت داؤد کو سجدہ کیا اول سلاطین ۱ باب ۱۶ و ۲۳ آیت
اور پیدایش سے ظاہر ہے کہ یوسف کے باپ اور بہائیون نے حضرت
یوسف کو سجدہ کیا اشعیاہ ۴۵ باب ۱۴ آیت مین ہے کہ سبا و عجم
لوگ کیخسرو بادشاہ فارس کے آگے سجدہ کرین گے کوشی نے
یوآب کو سجدہ کیا ۲ سموایل ۱۸ باب ۲۱ آیت اخی معاز بادشاہ کے
آگے اوندہا گرا اور سجدہ کیا سو سموایل ۱۸ باب ۲۸ آیت اونہون نے
بادشاہ کو سجدہ کیا ۲ شموئیل ۲۴ باب ۲۰ آیت بخت نصر نے حضرت دانیال
کو سجدہ کیا دانیال ۲ باب ۴۶ روت نے بوعاز کو سجدہ کیا روت ۲ باب
۱۰ آیت پس جنکے مذہب مین سواے خدا کے دوسرون کو سجدہ کرنا جائز
ہے اور کچہہ عیب نہین ہے وہ اسلام پر کیا اعتراض کر سکتے ہین۔

قولہ صفحہ ۲۳ زمانہ حج مین صفا و مروا کے بیچ دوڑنا یہہ بہی وہی قدیم معبود
عرب کے سامنے قدیم رسم بت پرستان کے بموجب فعل ہے۔ الخ

اقول یہہ بت پرستی تو تب ہی ثابت ہو سکتی ہے کہ وہان پر بت بہی موجود
ہون اور جبکہ وہان پر کسی قسم کا بت نہین ہے تو پہر بت پرستی کیسی
بلکہ اپنے محبوب کے نقش قدم پر قدم رکہنا ہے اگر یہہ کہو کہ اوس
پہاڑ کا نام بت پرستون نے اپنے بتون کے نام پر رکہا تہا اسوجہہ سے
وہانپر دوڑنا درست نہین ہے بت پرستی ہی تو اس سے بڑہکر یروشلیم
کیطرف سجدہ کرنا اور اوسکی تعظیم کرنا وہانپر عبادت کرنا اور اوسی مقام کو
پاک اور متبرک سمجھنا بہی شرک اور کفر اور بت پرستی ہے جیسا نہ پورا اور

دانیال کی کتاب سے اوپر ثابت کیا گیا۔ کیونکہ یروشلیم بھی تو بت پرستون کا
آباد کیا ہوا ہے دوسرے حضرت داؤد کا صندوق عہد نامہ کے آگے
ناچنا اور کودنا اور تمام بنی اسرائیل کا اوس صندوق کے آگے
جسکے دونون طرف پیتل کے دو کروبی کٹھرے بنے ہوئے تھے قربانی
گذراننا وغیرہ صریح کفر و بت پرستی ہے بت پرست بھی اپنے دیوتاؤن کے
آگے ایسے ہی افعال کرتے ہین تیسرے جسطرح بت پرست اپنے دیوتاؤن
کے نام پر ہوم قدیم زمانے سے کرتے چلے آتے ہین اسیطرح بنی اسرائیل
بھی اوس صندوق اور کروبیون کے آگے ہوم کیا کرتے تھے جیسا کہ
خروج ۹ ۲ باب ۴۱ مین ہے ان سبکے علاوہ تثلیث کی تعلیم
اور خدا کا انسانی جسم مین مجسم ہونا یہہ بھی قدیم عقائد بت پرستون کی مانند ہین
جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے سے پہلے بت پرستونکا ایجاد کیا ہوا ہے
مسیحیون کے بھی ایمان اور نجات کا دارومدار اسی پر ہے مضطر
بنارسی اول ان باتون کے جواب دین تب صفا و مروا کے درمیان
دوڑنے پر اعتراض کرنا چاہئے۔

قولہ صفحہ ۲۱۳ ایک روز سفر شب مین محمدؐ نے اپنے اصحاب
سے کہا کہ برابر چلو۔ الخ

اس جگہہ مضطر بنارسی نے ایک روایت نقل کرکے لکھے ہے کہ ایک
روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اپنے اصحاب کے رات کے وقت
سفر مین جاتے تھے آخر شب مین جب نیند کا غلبہ ہوا تو ایک جگہہ آرام

فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ نماز کے وقت اوٹھا دینا لیکن صحابہ
بہی سب سو گئے تھے کہ آفتاب نکل آیا تب آنکھ کہلی اسوقت حضرت نے
صحابہ سے فرمایا کہ یہان سے جلد چلو اس جگہہ شیطان کا غلبہ ہے
اسی پر مضطر نے اعتراض کیا ہے کہ گویا شیطان آنحضرت پر غالب
تھا۔ اول تو اس روایت سے یہہ بات ثابت ہی نہین ہوسکتی یہہ انکے
فہم کا قصور ہے جو ایسا سمجہا۔ دوسرے ایسی طفلی روایت بعینہ انجیل
مین بہی موجود ہین یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۳۰ مین حضرت عیسیٰ
فرماتے ہین کہ آگے کو تمسے بہت باتین نکرونگا کیونکہ اس دنیا کا سردار
اور مجہہ مین اوسکی کوئی نہین الخ جسطرح باپ نے مجہے حکم دیا ویسا ہی کرتا ہون اوٹھو یہان سے
چلین افسوس اگر مضطر بنا ریسی بیبل کو دیکھتا تو ہرگز ایسا اعتراض نہین کرتا بیبل سے ثابت ہوتا ہے
کہ مسیحیون کے خداے مجسم اور ان کے آبا و اجداد
اور شاگردون پر ہمیشہ شیطان غالب رہا ہے
ایوب ۲ باب ۳ سے واضح ہے کہ شیطان نے خدا
کو اوبہارا کہ ایوب کو تکلیف مین مبتلا کرے چنانچہ ویسا ہی ہوا اول
تواریخ ۲۱ باب ۱ آیت مین ہے کہ شیطان نے حضرت
داؤد کو اوبہارا کہ بنی اسرائیل کا شمار کرے چنانچہ ویسا ہی ہوا
متی و مرقس و لوقا کی تحریر سے ثابت ہوا کہ مسیح نے
چالیس رات دن شیطان کو امتحان دیا تب مرتبہ عالی عطا ہوا
اناجیل اربعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح یہودیون کے

خوف سے جو حسب تحریر یوحنا ۸ باب ۴۴ آیت بقول جناب مسیح شیطان کے فرزند تھے پیدایش کے وقت سے آخر عمر تک ہمیشہ بھاگتے اور چھپتے پھرے مگر پھر بھی جان بری نہوئی آخر شیطان یہودا اسکریوطی مین سما کر غالب آیا اور مسیح کو گرفتار کروا کر قتل کرایا۔ پطرس وغیرہ کے شیطان سے محفوظ رہنے کے واسطے مسیح نے خدا سے دعا مانگی مگر پھر بھی شیطان غالب رہا۔ اور وقت گرفتاری کے پطرس کا ایمان جاتا رہا اولٹے مسیح پر لعنت کی اور قسم کھا کر منکر ہوگیا دو شیطان تو ہر وقت مسیح کی خدمت مین رہا کرتے تھے ایک یہودا اسکریوطی یوحنا کی انجیل ۶ باب ۷۱ آیت دوسرا پطرس متی کی انجیل ۱۶ باب ۲۳ آیت مسیحین کے پیشوا پولوس کا صلاح کار بھی شیطان ہی تھا دوسرا قرنتیون کو خط ۱۲ باب ۷ آیت چنانچہ وہ شیطان بعض اوقات پولوس کو نیک کام سے بھی روک دیا کرتا تھا اول تسلونیقیون کو خط ۲ باب ۱۸ آیت مارٹین لوتھر بانی فرقہ پروٹسٹنٹ مصلح دین عیسوی کا صلاح کار بھی شیطان ہی تھا ہر وقت دو شیطان اوسکے ساتھ بھی رہا کرتے تھے اور ایک مرتبہ شیطان نے مباحثہ کرکے مارٹین لوتھر صاحب کا دم بند کردیا تھا چنانچہ نوید جاوید صفحہ ۲۳۹ سے ۲۴۱ تک دیکھو۔ اب ناظرین انصاف فرماوین کہ غلبہ شیطانی مسیحی مذہب مین ہے یا نہین۔ دوسرے اگر نیند بھی شیطان سے ہے تو دیکھو ۴ زبور ۳۳ آیت مین لکھا ہے کہ

خدا بہی سوتا ہے اور اوس کو بہی نیند آتی ہے اور حضرت عیسیٰؑ اور
اون کے شاگردون پر بہی نیند غالب تہی چنانچہ گتسمنی نام جگہہ مین دعا مانگتے
وقت ہر چند مسیح نے اون کو جگایا انکو ہوشیار نہوئے۔ اس سے بہی
غلبہ شیطانی مذہب عیسوی مین پایا گیا تیسرے شہوت اور خودستائی
اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ مسیحیو نکی بیٹیون کی اندام نہانی کو اوگہاڑ کر دیکہنا
ہے اور حضرت یعقوبؑ جو مسیح کے دادا عورت کی خاطر نوکر ہے
اور بہیڑ بکریان چرائین اور حسب انجیل لوقا ۸ باب خود مسیح بہی بہت سی
عورتین اپنی خدمت مین رکہتے تہے اور اون کے مال کہاتے تہے اور
عورتون سے عطر ملواتے تہے اور بدن چہواتے تہے اور انکو پیار کرتے تہے علاوہ عورتون
کے لڑکون کو بہی پیار کرتے تہے اور اکثر اوقات لڑکے اون سے لپٹے
بہی رہتے تہے مگر باوجود ان افعال کے یہہ خودستائی کی مین اور
باپ ایک ہین۔ جو مجہے دیکہتا ہے باپ کو دیکہتا ہے۔ واہ واہ کیون نہو

گر ہمین مکتب ست واین ملا	کار طفلان خراب تر باشد

الغرض اوپر کی تمام باتون سے یہہ بات بخوبی عیان ہوگئی کہ دین عیسوی
ہرگز ہرگز خدا کی طرف سے نہین اور نہ بیبل خدا کا کلام ہے جسمین
تمام مغلطات اور خواہشات بہرا ہوا ہے جو لوگ بیبل کو باوجود ان باتون
کے کلام خدا جانتے اور مانتے ہین وہ حقیقت سے منزلون دور اور
حلیکت مین پڑے ہین حقانیت کا تو اون مین نام و نشان بہی نہین
بدرجہا حکانیت سے مالامال ہین۔

قولہ صفحہ ۴ سے تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے عیسیٰ مسیح کے کوئی پیشوا کسی دین و ملت کا بیگناہ نہین ہے الخ

اقول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلعم تک جتنے نبی و رسول خدا نے ہدایت کے واسطے بہیجے سب بیگناہ اور معصوم اور پاک ہین دیکھو لوقا ا باب ۷ آیت اعمال ۳ باب ۲۱ آیت دوسرے اگر آدم کی اولاد مین ہونے کے سبب سب نبی گناہ گار اور ناپاک سمجھے جاتے ہین تو اس صورت مین مسیح بہی بیگناہ اور پاک نہین ٹھہر سکتے۔ دیکھو ایوب ۴ ا باب ۴ ا اور ۵ ا باب ۵ ا اور ۲۵ باب ۴ آیت

شعر

جو عورت سے نکلا وہ ناپاک ہے	ہوا کیا جو بالائے افلاک ہے

تیسرے حضرت عیسیٰ ع نے خود گناہون کا اقرار کرکے یوحنا سے بپتسما پایا جیسا مرقس کے ایک باب سے ظاہر ہے بلکہ اپنے بے عیب اور اچہے ہونیسے خود ہی انکار کیا جیسا متی ۹ ا باب ۱۶ ا اور مرقس ۷ ا باب ۸ ا اور لوقا ۸ ا باب ۸ ا و ۹ ا سے ظاہر ہے پس دعوی مضطر کا محض بے اصل ہے اور موت کا آنا مسیح کے گنہگار ہونیکی کہلی دلیل دیکہو اپنے گہر کا قاعدہ ۱۲

قولہ صفحہ ۴ ۳ اوس ذات مسیح کو رب اوسکے دشمن بیگناہ بتا گئے سب بے عیب جتا گئے الخ

اقول دشمن تو درکنار خود مسیح نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا اور خاص اون کے شاگردون نے اوس کو بدکار اور

لعنتی اور ملعون قرار دیا جیسا کہ عہد جدید سے ثابت ہوتا ہے اور خود اون کے رشتہ دار بھی مسیح کو بیخود جانتے تھے مرقس ۳ باب ۲۱ آیت

قولہ ۳۴ مسیحی ہمیشہ اپنی نجات کا یقین بتاتے ہین الخ

اقول ہر ایک مذہب والے کو اپنی نجات کا یقین ہے اگر یقین نجات کا اوس مین نہو تو ہرگز اوس مین نرہے۔ دوسرے کچھہ خصوصیت مذہب عیسوی کی نہین دوسرے اس کا جواب شروع مین ہوچکا کہ خود حضرت عیسیٰ ؑ کو اپنے بچنے کا یقین کامل نہ تہا تو پہر دعا کیون مانگی تیسرے تم نے خود مسیحی ہو کر اپنے اس رسالہ مین متعدد جگہہ معافی کیون مانگی۔

خدا کے دین کی شناخت

قولہ صفحہ ۳۵ خدا کے دین کی شناخت یہہ ہے کہ اوس سے ذیل کی پانچ باتین حاصل ہون۔ الخ

اقول حضرت عیسیٰ ؑ نے ایماندار کی صرف ایک ہی علامت بتائی ہے یعنے کشف و کرامات کا ظاہر ہونا دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۱۲ آیت مرقس کی انجیل ۱۶ باب ۱۷ آیت اس صورت مین تم سچے ہو یا تمہارے مسیح دوسرے جبکہ مسیح پر ایمان لانے والے کو فوراً ملین نجات کا اطمینان اور یقین ہو جاتا ہے۔ تو اسی وجہ سے شاید یہودا اسکروطی نے حضرت عیسیٰ ؑ کو تیس روپیہ لیکر گرفتار کروا دیا اور پطرس نے تین مرتبہ انکار کر کے

مسیح پرخوف جان لعنت کی اور پولوس نے لعنتی اور ملعون قرار دیا۔ کیونکہ اون کو اپنی نجات کا تو یقین ہو ہی گیا تہا بے خوف و خطر جو دلمین آیا کر گزرے ہیسرے جبکہ یہہ پانچون باتین خود مسیح اور اون کے شاگردون کو بہی حاصل نہ ہوئین جیسا اوپر ثابت کیا گیا کہ مسیح نے اپنے بچنے کے واسطے دعا مانگی مگر پہر بہی نہ بچے اور شاگردان عیسوی اگر خدا کو پہچانتے اور اپنے اور خدا کے درمیان فرق کرسکتے تو ہرگز حضرت عیسیٰ کو چہوڑ کر نہ بہاگ جاتے اور یہودا اور پطرس و پولوس وغیرہ مسیح سے مخالفت نکرتے ماسوا ان سب کے پولوس خود اس امر مین اپنی عاجزی سے ان سب باتون کا انکار کرتا ہی۔ دیکہو فلپیون کو خط ۳ باب ۱۱ سے ۱۴ تک پس جن کے پیشوا ؤنکا یہہ حال تہا جو اوپر مذکور ہوا۔ اون کی مریدون کو وہ باتین کیونکر حاصل ہوسکتی ہین۔ کوئی شاگرد اپنے اوستاد سے بڑا نہین نہ نوکر اپنے آقا سے۔

قولہ صفحہ ۳۵ ایمان انسان کیونکر لاوے اس سوال کا جواب دو طور سے ہے۔ ایک تو یہہ کہ سمجہہ بوجہکر خوشی خوشی قبول کرلو دوسرے یہہ کہ خواہ مخواہ جبراً قہراً مان ہی لو۔

اقول مسیح کے شاگرد خوشی سے مسیح پر ایمان لائے تہے یا اونپر کسی نے جبر کیا تہا۔ ان دونون صورتون مین سے ایک بہی اونپر صادق نہین آتی کیونکہ اگر اپنی خوشی سے ایمان لاتے تو پہر برگشتہ نہوتے اور جبر تو اون پر کسی نے کیا ہی نہین۔ لہذا ضرور ہے کہ کوئی تیسری صورت بہی

بظاہر ایمان لانیکی ہی جس کو مضطر صاحب نے کسی وجہہ سے ظاہر نہین کیا۔ وہ پیٹ ہے حضرت عیسیٰ ع کے شاگرد صرف روٹیون کے خاطر ایماندار بنے پھرتے تھے دیکھو یوحنا کی انجیل ۶ باب ۲۶ آیت مگر جب مسیح پر وقت تنگ آیا تو سب چھوڑکر بھاگ گئے ایک بھی ثابت قدم رہا اناجیل اربعہ شاہد ہے پس جنکے پیشواؤن کا یہہ حال اون کے پیروؤن کا کیا اعتبار۔

قولہ صفحہ ۹۳ سطر ۱۲ و ۲۲ گناہون کی معافی بغیر خداوند مسیح کے لہو مین نہائے ہوئی ممکن ہی نہین الخ

اقول اس حساب سے تو حضرت عیسیٰ سے پہلے جتنے بنی آدم ۴ گذرے خواہ بنی خواہ غیر نبی سب جہنمی ہین کیونکہ اوس زمانہ مین تو مسیح کا لہو بہایا ہی نہین گیا تھا۔ یہہ کیسا ظلم خدا نے بنی آدم پر کیا کہ گناہون کی معافی تو مسیح کے لہو مین نہانے پر موقوف رکھی اور وہ لہو آخر زمانہ مین بہایا پہلے کے سب بنی آدم کو بغیر گناہ معاف کیئے جہنم کا مستحق ٹھہرایا۔ یہہ بالکل بے اصل ہے گناہون کی معافی خدا کے فضل پر ہے وہ اپنے فضل سے چاہے جسکو بخشے اور مستحق فضل کا وہی شخص ہے جو اوسکے حکمون پر عمل کرے۔ دیکھو متی ۵ باب ۱۹ آیت اور ۷ باب ۲۱ آیت دیکھو حضرت داؤد فرماتے ہین خداوند کی رحمت اون پر جو اوس سے ڈرتے ہین ازل سے ابد تک ہے الخ اسیطرح استثناء باب ۹ آیت مین بھی ہے اور اون سب کی

علاوہ جب مسیح سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ مین کون سا کام کرون
جس سے میری نجات ہو اوسوقت مسیح نے یہہ نہین فرمایا کہ میرے
لہو مین نہانے سے نجات ہو گی۔ بلکہ صاف صاف فرمایا کہ خدا کے
حکمون پر عمل کرو مضطر صاحب یہہ آپکا مصنوعی معانی کا سلسلہ تو بالکل
بے اصل نکلا۔ دوسرے گنگا۔ وغیرہ کے نہانے مین کیا فرق ہے۔

قولہ صفحہ ۴۰ افسوس مین اتنا بڑا نالایق کہ اوسکے احسان کو نہین مانتا
اوس کے پیار کو نہین سمجھتا۔ الخ

اقول حق بر زبان جاریست مسیح کے خون مین نہانیکا شاید یہی نتیجہ ہے
کہ نالایقی اور احسان فراموشی خدا کی محبت سے غافل رہنا اور اوس کی
نافرمانی کرتے اس صورت مین تو نجات غیر ممکن ہے ایسے خون مین نہانے
سے تو بغیر نہائے رہنا بہت بہتر ہے۔ شاگردان عیسوی تمسے بھی بڑھکر
تھے جنکے حالات اوپر بیان ہو چکے۔

قولہ صفحہ ۴۰ ہان اے خدا تو ہی میرا سچا باپ اور سچی مان ہے
مین تو بیشک اب تجھے پہچان گیا الخ۔

اقول اگر تمہارا سچا باپ خدا ہے تو جسکے نطفہ سے تم پیدا ہوے اس حساب
سے وہ تمہارا جھوٹا باپ ہے دوسرے اگر سچی مان بھی تمہاری خدا ہی ہے
تو کیا خدا مین مذکر اور مونث دونون موجود ہین تیسرے جبکہ خدا تمہاری
مان ہے تو جس طرح مسیح کو خدا نے جنا اسیطرح ضرور تمکو بھی خدا ہی نے
جنا ہو گا۔ اب دیکھو قرآن کا وہ دعوی کہ بنی آدم نے کہا خدا کے لڑکا

پیدا ہوگیا صادق نکلا کہ اس جگہ خود مضطر کو اقرار کرنا پڑا جو تھے مضطر حالت اضطراب مین لکھتے ہین کہ مین تو تجھے پہچان گیا یہہ انجیل کے برخلاف ہے اول قرنتیو نکو خط ۸ باب ۲ آیت اگر کوئی گمان کرے کہ کچھہ جانتا ہے تو جیسا جاننا چاہیے وہ ابتک نہین جانتا پس مضطر کا قول باطل اور بے اصل ہے خلاف انجیل پانچوین اپنے رسالہ مین تم نے کئی جگہہ یہہ دعوی کیا ہے مسیح پر ایمان لانیوالے کو اپنی نجات کا یقین اور دل کو اطمینان ہو جاتا ہے اور مسیح کے لہو مین نہانے سے نجات ہو جاتی ہے اور اس جگہ برخلاف اوس کے ظاہر ہے کہ اپنے گناہونکی معافی کے واسطے دعا مانگی پس آپ کے قول صفحہ ۲ کے موافق کہ مانگتا وہی ہے جسنے نہین پایا - آپ کا وہ دعوی خود ہی غلط ہوگیا اور معلوم ہوا کہ وہ سب دعوی اپنی حالت اضطراب مین کئے تھے جو قابل التفات کے نہین ہو سکتے آپ کو ابھی تک اپنی نجات کا یقین نہین ہے۔

قولہ صفحہ ۱۴ عرفان حق جل شانہ

قولہ حق سبحانہ یہان سے کہین بہرا ہے مگر انسان اپنی تمیز مین یون جان سکتا ہے اور بیان کرسکتا ہے الخ

اقول کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا بھید پا سکتا ہے یا قادر مطلق کے کمال کو پہونچ سکتا ہے وہ تو آسمان سے اونچا ہے تو کیا کر سکتا پاتال سے

پہنچا ہے تو کیا جان سکتا اوس کا انداز زمین سے لمبا اور سمندر سے چوڑا ہی
انسان ضعیف البنیان ناقص العقل اپنے تمیز سے ہرگز ہرگز اوس کی
ذات کی کیفیت اور ماہیئت کو دریافت نہین کرسکتا اور جو کسی نے کچھہ
اپنی سمجھہ سے بیان بھی کیا تو وہ قابل اعتبار کے نہین کیونکہ اوس کی بنیاد
ناقص پر ہے اور جسکی بنیاد ناقص پر ہے وہ بھی ناقص ہے اوسکو
سوای ناقص العقل کے کوئی تسلیم نہین کرسکتا۔

قولہ صفحہ ۴۱ اللہ جل وعلی واجب الوجود مستجمع جمیع صفات وکمالات واحد ہی
اوسکی صفات وکمالات لامحدود وغیر محصورہ ہین۔

اقول جبکہ اوسی ایک مین سب صفات اور کمالات موجود ہین اور
وہی واجب الوجود ہے تو پہر مسیح اور روح القدس کی شراکت
محض فضول اور یوحنا کے خط ۵ باب ۷ و ۸ آیت مین تین ہین جو آسمان پر
گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس بالکل
غلط اور جھونٹ ہے تثلیث باطل

قولہ صفحہ ۴۱ مگر کل تین تمیز سے انسان متمیز کرسکتا ہے الخ

اقول انسان ناقص العقل اپنے تمیز سے کچھہ بھی اوسکی کیفیت اور
ماہیت دریافت نہین کرسکتا جیساکہ ہم ایوب کی کتاب سے جو بائیبل
مین ہے ثابت کرچکے ہیں جو ناقص العقل ہے اوس کے خیالات
اور تمیز بھی ناقص ہین بلکہ سب کام ناقص جنکا کچھہ اعتبار نہین ہوسکتا۔ ہان
اگر خدا نے اپنی الہامی کتاب مین کہین اپنی شناخت کی یہہ باتین تمیز فرمائین

ہون یا اوس کے مقرب بندون سے جنہون نے روبرو خدا کو دیکہا اور خدا اون سے اکثر ہمکلام ہوا کرتا تہا اپنی کتابون مین کہین ان تمیزون کا بیان کیا ہو یا تعلیم دی ہو توثابت کرو مضطر کے اس بیان سے صاف ظاہر ہوگیا مذہب عیسوی جس کا دارمدار تثلیث اور مسیح کی الوہیت پر ہے خدا کی طرف سے نہین بلکہ انسان ناقص العقل کے خیالات ناقص کا نتیجہ ہے۔

قولہ صفحہ ۱۴۱ وہ تمیز ثلاثہ یہہ ہین **ذات** و **کلمہ** و **روح** دوسرے طور پر یون کہتے ہین **علم** و **ارادہ** و **قدرت** اور تیسرے طور پر یون کہتے ہین **اب** و **ابن** و **روح القدس** الخ

اقول اول توجبکہ یہہ تمیز ثلاثہ انسانی خیالات ہین تو لایق اعتقاد کے نہین۔ دوسرے جتنے ذی روح حیوانات ہین سب مین ذات اور کلمہ اور روح موجود ہے اور یہی خدا کی ذات کی بہی شناخت ہے تو پہر اس صورت مین وہ ذات مین بے مثل اور بے مانند نہین ٹہر سکتا اور خدا بیمثل و بے مانند ہے دوسرے **یوحنا کی انجیل** ۴ باب ۲۴ آیت مین خود حضرت مسیح فرماتے ہین کہ خدا روح ہے اور مضطر صاحب لکہتے ہین کہ خدا ذات و کلمہ و روح ہے اس صورت مین حضرت عیسی کے برخلاف ہرگز یہہ قول قابل التفات بہی نہین ہوسکتا تیسرے کلمہ جو ہے یہہ صفت ہے متکلم کی مضطر نے اوسکو ذات کا جز قرار دیا یہہ توسراسر غلط ہے کیونکہ کلمہ ذات اور روح کی توسل سے پیدا

ہوتا ہے اور جب تک اون کا اشتغال رہتا ہے تب تک کلمہ بہی ہے اور
جب اون مین مفارقت ہوئی تو کلمہ غائب ہوجاتا ہے پس جو شی کہ دو کی
توسل سے پیدا ہو وہ خود بخود اور ازلی اور جز و تثلیث نہین ہوسکتی ہے
چوتھے دوسرے طور پر علم وارادہ وقدرت ۔ برین عقل و دانش بباید گریست
اسی عقل پر تثلیث ثابت کرتے ہو یہہ تینون تو صفات ہین ان مین ذات کو
اگر شامل کیا جاوے تو تثلیث باطل اور ترجیح محال جبکہ خود ہی حاصل ہے
کہ اوس کی صفات لامحدود وغیر محصور ہین تو پہر اسجگہہ صرف تین ہی صفتونکو
کیون بیان کیا اور باقی صفتین کیون پوشیدہ کی گئین اس صورت مین بہی
تثلیث باطل ہے پانچوین اب وابن وروح القدس
جناب مسیح کی قول کے مطابق جو یوحنا کے ۴ باب ۲۴ آیت مین فرمایا جبکہ
خدا روح ہے تو اس صورت مین اب اور روح القدس ان دونون
سے مراد ایک ہی ہے یا نہین ۔ اگر ایک ہی ہے تو پہر دو جگہہ دو نام سے
کیون لکہا اور اگر ایک نہین ہے بلکہ دو اور تیسرا ابن تو اس صورت مین مسیح
کے قول کے برخلاف ہونیکے سبب بے اصل ٹہیرے جبکہ ابن وروح القدس
دونون کا نکلا باپ یعنی خدا سے ثابت ہے جیسا کہ یوحنا کی انجیل ۱۵
باب ۲۶ آیت روح القدس کی نسبت اور ۱۶ باب ۲۸ آیت مین
حضرت مسیح نے فرمایا ہے تو اس صورت مین اصل خدا ٹہیرا
اور ابن وروح القدس اوس کی فرع اور فرع حکم اصل کا نہین
رکہتی پس تثلیث باطل ساتوین جبکہ مسیح حق تعالی کو واجب الوجود

اوسی ہستی مطلق کو کہتے ہین جو محض بسیط اور جنس اور فصل سے مبرا ہو اور
بسیط مفرد غیر مرکب کو کہتے ہین اس صورت مین بہی تثلیث باطل ہے۔

قولہ صفحہ ۴۱ وحدت ایسی حالت کو کہتے ہین جو غیر مشلہ و لا نظیرہ ہو الخ

اقول اس سے اوپر کی ساری تمیزین مضطر کے جو خدا کی بے نظیری
کے برخلاف تثلیث کے بارہ مین ہین باطل ہو گیئن۔

قولہ صفحہ ۴۲ اقنوم اصل کو کہتے ہین اور جمع اسکی اقانیم ہین۔

اقول جبکہ ایک ہی اقنوم کو اصل کہتے ہین اور ہمنے ابہی اوپر ثابت کیا ہے کہ بیٹا
و روح القدس دونون خدا سے نکلے ہین اصل نہین ہین بلکہ اصل
صرف خدا ہے تو پہر اون دونون کو اوس مین شامل کرکے اور اقنوم کو اقانیم
اور ایک اصل کی جگہ تین اصل قرار دینا نادانی اور جہالت ہے یا نہین دوسرے
مضطر کے اس اقرار سے قرآن کا وہ دعوی کہ نصاری نے تین خدا
قرار دیا کیسا صادق نکلا کہ خود مضطر اس جگہہ ایک اصل کی جگہہ تین اصل
بتلاتا ہے۔ یہہ ہی اعتقاد کفر ہے جس کا بطلان قرآن سے ظاہر ہے۔ دوسرے
جبکہ واجب الوجود مین باپ اور بیٹا اور روح القدس معہ تشخص ہین
اس صورت مین بہی توحید باطل اور تین خدا ٹھہرے کیونکہ تشخص اوسی کو کہتے
ہین جو ذات فرادی فرادی عیان کردے تمیز سے جسطرح ذات اور کلمہ
اور روح کا تعین خدا مین ہے اسیطرح انسان اور حیوان مین بہی یہہ
تعین موجود ہے اس صورت مین خدا بہی مثل مخلوق کے ٹھہرا جسکی وجہہ سے
خدائی باطل ہوتی ہے۔ اور جبکہ عقل ناقص اس کمال کو نہین پہونچ سکتی

اگرچہ کامل العقل ہو تو بہی معلوم نہین کرسکتا اور نہ کہین خدا نے اس کا اظہار کیا اور نہ کسی نبی نے اسکی تعلیم دی اور نہ کہین بیبل سے اس کا ثبوت ہے پس اس صورت مین یہہ مسئلہ بے اصل ہے جسکا ثبوت نہ نقلاً ہے نہ عقلاً چہ جائیکہ حسب قول مضطر کامل العقل بہی اسکو بیان نہین کرسکتا ہے تو اب آگے جو مثالین مضطر نے اسکی تائید مین تحریر کین ہین وہ سب فضول اور قابل اعتماد کے نہین جبکہ اس امر مین جو کچھہ بیان مضطر نے دل سے آخر تک کیا وہ سب بے اصل اور محض واہیات ٹھہرا۔

قولہ صفحہ ۲۴ (۱) **سلطان واحد** کی فوج تثلیث مقدس ہے جو بہیئت مثلث متساوی الاضلاع دائماً سرمداً لم یزل و لا یزال اوس کے ساتھہ ہے۔

اقول واہ کیا عمدہ مثال تثلیث کے ثبوت مین پیش کی یعنی سلطان واحد کی فوج تثلیث مقدس جو بہیئت مثلث متساوی الاضلاع ہمیشہ اوسکے ساتھہ ہے۔ اگر وہ سلطان واحد خدا ہے اور تثلیث اوسکی فوج ہے تو اب مضطر ہی کے اقرار سے فیصلہ ہوگیا سلطان حاکم اور تثلیث جو فوج ہی اوسکے محکوم اور پہلے سلطان کا ہونا ممکن ہے مابعد فوج کا جب بقول مضطر خدا کی مثل اور مثال موجود ہے جیساکہ اسجگہہ خود کہتا اور سمجہتا ہے تو پھر بے مثل اپنے خدا کو کس راہ سے کہتا ہے۔ دوسرے سلطان اپنی فوج کے علاوہ ہی ہوتا ہے جیساکہ خود مضطر بہی اقراری ہے کہ وہ فوج ہمیشہ اوسکے ساتھہ رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے مسیحیون کا

فرضی خدا تو وہ تثلیث ہے جو فوج مثلث متساوی الاضلاع کی شکل
ہے اور اوس تثلیث کا بہی ایک سلطان ہے جو اوسکے علاوہ ہے پس
وہی خدا ہے اور تثلیث اوسکی محکوم تیسرے مضطر صاحب یہہ تو بتلاوین
کہ مریم کے شکم مین وہ ہی مثلث متساوی الاضلاع مجسم ہوا یا اوسکا ایک
ضلع یا وہ سلطان واحد جو اوس مثلث کا افسر ہے یوحنا کی انجیل
ا باب سے تو ظاہر ہے کہ صرف کلام جو صفت متکلم کی ہے یا حسب اعتقاد
مسیحیان مثلث کا ایک ضلع ہو وہی مریم کے شکم مین مجسم ہوا تہا۔
اس صورت مین مسیح کامل خدا تو درکنار خدا کی فوج کے ⅓ حصہ
تہے چوتہے اور کامل خدا وہی ہے جو سلطان واحد ہے اور جبکہ مثلث
کا ایک ضلع علیحدہ ہو کر مریم کے شکم مین ۹ ماہ تک رہا اور بعد اوسکی انسانی شکل
مین پیدا ہو کر تینتیس برس تک دنیا مین رہا اس صورت مین اوسکی وحدت
بہی قایم نرہی - آگے صفحہ ۳۴ مین مضطر نے دو مثالین تثلیث کی ثبوت مین
پیش کی ہین وہ قابل تعریف ہین آجتک کسی تثلیث پرست کو بہی ایسی مثالین
نہ سوجہین یعنی گندم گندم اگرچہ بہت سے دانہ ہون مگر غلہ ایک ہی ہے - یا ایک
ہانڈی چانول ہون اون مین تین یا چند برتن نکال لیے جاوین تو وہ سب ا
چانول ہی ہونگے - بہلا یہہ مجذوبون کی سی بڑ ہے یا نہین اس سے
تثلیث کو کیا نسبت فرض کرو کہ غلہ ایک ہی ہے مگر نام اور صورت اور صفت
اور تاثیر تو سب کی ایک ہی ہے مسیحیون کی تثلیث کے اقانیم ثلاثہ تو ایسے
نہین ہین اون کی شکل علیحدہ علیحدہ اور کام بہی علیحدہ اور نام بہی علیحدہ

چنانچہ اقنوم اول باپ جو خدا سمجھا تا ہے پتھر کے بت کی مانند دیکھو۔
مکاشفات ۳ و ۴ باب اور اقنوم ثانی یعنی مسیح انسان کی شکل
اور برے یعنی بھیڑ کے بچے کی شکل اقنوم ثالث یعنی روح القدس
کبوتر کی شکل آگ شعلہ کی شکل اسیطرح باپ کا کام جہان کو پیدا کرنا اور
پرورش کرنا بیٹے کا کام انسان کی نجات کی فکر کرنا روح القدس
کا کام انسان کے دل کو ایمان پر مستعد رکھنا پھر باپ کا لفظ صرف خدا
کی نسبت مستعمل ہے بیٹے یا روح القدس کی نسبت نہین
ہوسکتا اسیطرح بیٹا اور روح القدس کا نام بھی مخصوص اونہین
کے واسطے ہے کسی دوسرے پر استعمال نہین ہوا اور نہو سکتا ہے لہذا
ان تمثیلون کو تثلیث سے کچھ بھی نسبت نہین ہے اگر باپ یعنی خدا
تنہائی کی حالت مین سب کچھ کرسکتا ہے تو پھر مسیح اور روح القدس
کی شرکت محض فضول اور اگر نہین کرسکتا تو محتاج ٹھہرا۔

قولہ صفحہ ۳۴ بس معلوم ہوا کہ واجب الوجود ازلی و قدیم ہے اوسکے اقانیم
بھی ازلی و قدیم ہین۔ الخ

اقول بجانب بیداری یہہ فرمائی کہ یہہ صفات مجوّزہ خدا کی عین ہین یا غیر
اگر عین ذات باری ہین تو پھر تین کی گنتی کیسی اور اگر غیر ذات باری ہین تو پھر
واحد کون کون ہوگا اور توحید کہان اور کس مین تائید۔ جبکہ واجب الوجود
ایک ہی ہے تو پھر جمع کا صیغہ استعمال کرنا محض فضول ہے۔ دوسرے یہہ تمنے
اپنی کتاب کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ یا اپنی سمجھہ اور خیال سے۔

اگر الہامی کتاب سے معلوم کیا ہے تو پہر اوس کا ثبوت کیون نہین پیش کیا
بیبل مین کہین ان باتون کا شبہہ بہی نہین پایا جاتا اور اگر محض انسانی
خیالات ہین تو انسان ناقص العقل اپنی عقل اور سمجہہ سے خدا کی کیفیت او
ماہیت کو دریافت نہین کرسکتا۔ ہان اگر کتب الہامی مین کہین خدا
نے فرمایا ہو کہ میری ذات کا قیام اقانیم ثلاثہ کے اتحاد و اشتمال پر موقوف
ہے یا کسی نبی نے اس کی تعلیم دی ہو تو بیبل سے پیش کرو ورنہ
مسیحیون کی مجرد راے قابل تسلیم نہین ہوسکتی اسطرح سے تو
تمام بت پرست وغیرہ بہی اپنی اپنی سمجہہ کے مطابق اپنے عقائد کو حق اور موجب
نجات کا قرار دیتے ہین پس مسیحیون مین اور اونہین کیا فرق رہا۔

قولہ صفحہ ۴۴ علی ہذا خداوند جو کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے الخ

اقول کلمہ صفت ہے متکلم کی اصل اوسکی وہی متکلم ہے اور صفت عین
ذات نہین ہوسکتی پس مسیح بہی خدا نہین ہوسکتے دوسرے کیا
خدا سے ایک یہہ ہی کلمہ نکلا کہ مریم کے شکم مین مجسم ہوا یا اوس سے پہلے اور بہی
کبہی کلمہ نکلا تہا بیبل سے ثابت ہے کہ دنیا کی پیدایش کے وقت خدا سے
کلمہ نکلا یعنی ہوجا اسیطرح اکثر نبیون سے خدا ہمکلام ہوا اور اپنا
کلام اونپر نازل کیا مسیح تو اون کے بہت دن بعد پیدا ہوے پہر وہ سب
کلمۃ اللہ بہی خدا ہوے یا نہین اگر نہین تو مسیح مین اور اون سب کلمون مین
کیا فرق ہے تیسرے نحمیاہ ۹ باب ۳۰ آیت مین ہے کہ سب نبی روح
اللہ ہین اسی طرح گنتی ۱۱ باب ۲۹ آیت مین بہی ہے پہر وہ سب خدا

کیون نہین مانتے گے مسیح مین اور اون مین کیا فرق ہے۔

قولہ صفحہ ۴۴ اگر کوئی انسان ناقص العقل یہہ معترض ہو کہ تو اب بڑا ہے اور ابن چھوٹا اور خود مسیح نے بھی فرمایا ہے الخ

اقول جبکہ خود مسیح اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ میرا باپ مجھسے بڑا ہے اور تم خود بھی آگے اسکو تسلیم کرتے ہو اس صورت مین مسیح کی خدائی اور آپ کی فرضی تثلیث سب باطل ٹھہری تم مسیحی ہوکر اسکو کیون نہین مانتے ہو۔ ظاہر معنی اور مطلب کو چھوڑکر خدا اور اوسکے رسولون کے برخلاف اپنی عقل ناقص سے اوسکی تاویل کیون کرتے ہو آگے جو صفحہ ۴۵ تک تمنے اس امر مین اپنی عقل کا ٹٹو دوڑایا ہے وہ محض بے سود ناقص کے خیالات بھی ناقص ہین وہ کیسطرح قابل التفات بھی نہین ہو سکتے اگر مذہب کا دار مدار عقل پر ہی ہوتا تو انبیاء مرسلین کا تمام محض فضول اور کتب الہامی محض بیکار اور جبکہ خود تم اس امر کے اقراری ہو کہ اقنوم اول سے اقنوم ثانی اور دونون سے اقنوم ثالث نکلا ہے اس صورت مین تینونکو ازلی اور اصل قرار دینا جہالت اور نادانی ہے اصل سبکی اقنوم اول یعنی خدا ہے اور سب حادث اور جو حادث ہے وہ ازلی نہین لہذا تثلیث باطل

قولہ صفحہ ۴۴ اگرچہ باپ بیٹے سے بڑا باعتبار اپنی دیگر نسبتون کے ہے الخ

اقول ہر نوع بڑائی اور چھوٹائی ثابت ہے اس صورت مین پھر مسیح کی خدائی اور تثلیث دونون باطل اور آپ کا فرضی مثلث متساوی الاضلاع نہین بلکہ مختلف الاضلاع ثابت ہوا لہذا تثلیث باطل۔

قولہ صفحہ ۹۴ توحید جو تثلیث کی نہین وہ تو خداے پاک کی نسبت یہہ جانتا
ہے کہ وہ واجب الوجود ایسا ہے جس مین ذات اور کلمہ اور روح
نہین ہے ایسا معبود تو بجز پتھر کے ٹکڑے یا مٹی کی مورت کے یا کاٹھ
کے پتلے وغیرہ کے کوئی حیوانات سے بھی نہین ملتا۔ الخ

اقول آپ کی تثلیث کی کیفیت اوپر بیان ہو چکی خود آپ ہی کے قول سے
اس کا بطلان ثابت ہو گیا دوسرے **پیدایش** ایک باب ۱۲ آیت مین
ہے کہ **روح اللہ** پانیوپر جنبش کرتی تھی اسیطرح **مسیح**
یوحنا کی انجیل ۴ باب ۴ ۱ آیت مین فرماتے ہین کہ **خدا روح ہے**
اور آپ اس کے برخلاف **ذات اور کلمہ اور روح** بتلاتے ہو
اس صورت مین آپ کا قول برخلاف جناب **مسیح و بیبل** محض بے اصل اور
بے بنیاد ہے تیسرے جبکہ بقول آپ کی ذات اور کلمہ اور روح کچھہ بھی نہین ہے
تو اس صورت مین تو وہ اوس کا عدم وجود ثابت ہوا واجب الوجود نہ رہا تیسرے
چوتھے تمام انسان وحیوانات مین بھی یہہ تینون یعنی ذات اور کلمہ اور روح موجود
ہے اگر یہہ ہی **شناخت خدا** کی بھی ہے اور اوس کی ذات کا قیام بھی
انہین تینون کے اعتماد اور اشتعال پر موقوف ہے تو اس صورت مین
خالق ومخلوق مین کچھہ فرق نہ رہا دونون مساوی الذات ہوے اور خدا
بے مثل و بے مانند ہے لہذا یہہ مسئلہ غلط پانچوین **مکاشفات** ۴ و ۹
باب سے ظاہر ہے کہ **مسیحیون کا خدا** سنگ یشیم کا ایک بت ہے
جس مین نہ تو روح ہے اور نہ کلمہ اور نہ کسی طرح کی حرکت کرسکتا ہے

اس صورت مین آپکی تثلیث اور توحید دونون باطل ہین - افسوس مسیحیون
کی عقل وفہم پر جو انبیای مرسلین کی پاک اور زندگی بخش تعلیم کو جو توحید پر مبنی تہی چہوڑ کر
افلاطون وغیرہ یونانیون کے تراشیدہ وغیر مفہوم مسئلے تثلیث پر اپنے ایمان کا
دارمدار ٹھہرا کر نجات سے بے فکر بیٹھے ہوئے ہین -

قولہ صفحہ ۲۴ ثبوت تثلیث والوہیت مسیح من القران

قولہ محمدی تثلیث سے عبث انکار کرتے ہین - الخ

اقول محمدی تثلیث سے عبث انکار نہین کرتے ہین - بلکہ اس کا بطلان عقلاً و
نقلاً ظاہر ہے خود خداوند تعالی اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے - لقد کفر
الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ - دوسری جگہہ فرمایا و لاتقولوا ثلاثہ
ماسوا اسکے اوپر اسی رسالہ مین خود تمہارے ہی قول سے اسکی بے اصلی ثابت کر چکے
اگر مسیحی اپنے دعوی مین سچے ہین تو بلیل سے اسکو کیون نہین ثابت کرتے
کسی نبی سابق کی معرفت اگر خدا نے کہین فرمایا ہو کہ میری ذات کا قیام اقانیم
ثلاثہ کے اتحاد اور اشتمال پر موقوف ہے اور بغیر اتحاد اور
اشتمال اقانیم ثلاثہ میری ذات قایم نہین تو پیش کرو ایک ہی آیت
دکہلا دو یا کسی نبی سابق نے اپنے تابعین کو اسکی تعلیم دی ہو تو ثابت کرو حتی کہ
حضرت عیسے ہی کے قول سے کہین ثابت کرو جس سے یہہ مفہوم ہو کہ خدا کی ذات
کا قیام بغیر اشتمال اور اتحاد اقانیم ثلاثہ غیر ممکن اور محال ہے - مین تو برخلاف اسکے
اناجیل اربعہ ہی سے خدا کی ذات کا قیام بغیر اتحاد و اشتمال مسیح و روح
القدس کتنی ہی جگہہ آپ کو ثابت کرکے دکہلا سکتا ہون -

اس صورت مین مسیحیون کا اعتقاد تثلیث کی نسبت عبث ہے جسکی کوئی سند نہین

قولہ صفحہ ۱۴۰ اب غور کیجیئے کہ اس آیت سے عیان ہے کہ اللہ مین کلمہ اور روح ہے

اقول اسیطرح تمام ذی روحون مین کلمہ اور روح ہے اس سے تثلیث کو کیا نسبت ہے۔ دوسرے جبکہ **قرآن** کو تم جھوٹ جانتے ہو تو اس صورت مین قرآن سے اپنے دعویکو ثابت کرنا عقلمندی سے بعید ہے تیسرے اگر مصنف صاحب اپنے دعوی مین سچے ہین تو پوری آیت سورۂ نسار کی کیون نہین نقل کی دہوکا اور مغالطہ دینے کے واسطے چند فقرے درمیان کے لکھکر کہدیا کہ قرآن کی اس آیت مین تثلیث کی طرف اشارہ ہے یہہ محض جھوٹ اور ابلہ فریبی ہے۔

قرآن شریف کی یہہ آیت تو بالکل تثلیث کی جڑ کاٹ رہی ہے چنانچہ اس آیت مین **خداوند تعالی** خاص **مسیحیون** کو خطاب کر کے فرماتا ہے یا اھل الکتب لاتغلوا فی دینکم ولاتقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ ورسولہ ولاتقولوا ثلاثہ انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد الخ یعنے اے کتاب والو زیادتی نکرو اپنے دین مین اور مت کہو اللہ کے باب مین مگر حق عیسے مسیح مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور کلمہ جسکو ڈالا مریم کی طرف اور روح اوسکے یہان سے ہے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اور مت کہو تین باز رہو تمہارے واسطے بہتر ہوگا کیونکہ اللہ واحد ہے۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ مسئلہ تثلیث اور الوہیت **مسیح** جسکو مسیحی عین ایمان اور موجب نجات قرار دیتے ہین اگر حق ہوتا تو **خداوند تعالے** ہرگز اون کو دین مین زیادتی

الزام لگاکر ایمان لانیکی تاکید نکرتا مسیحیون نے جو اپنی سمجھ سے دین مین زیادتی کی تھی یعنے توحید کی بجاے تثلیث اور حضرت عیسیٰ کو جو محض انسان اور رسول اللہ کے تھے خدا سمجھے ہوے ہین۔ اسی زیادتی کی نسبت خدا نے اون کو اسی آیت مین الزام لگایا اور فرمایا کہ اپنے دین مین زیادتی نکرو اور اللہ کے باب مین حق بات کہو عیسیٰ مسیح جو مریمؑ کا بیٹا ہے وہ جزو تثلیث یا خدا نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ کا رسول ہے جو محض کلمہ کن سے پیدا ہوا ہے اور روح منہ جو فرمایا تو اوسکے یہ معنون ہین کہ جسطرح حضرت آدم کے قالب مین خدا نے اپنے روح پہونکی اسیطرح مسیح کی نسبت بہی فرمایا کہ اوس مین جو روح ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔ پس تم خدا پر اور اوسکی رسولون پر ایمان لاؤ اور خدا کو اقانیم ثلاثہ مت کہو یہہ محض بے اصل اور جہوٹ ہے اسّے باز رہو تمہارے واسطے بہتر ہوگا۔ کیونکہ اللہ واحد ہے۔

اب ناظرین انصاف فرماوین کہ مضطر صاحب نے صریح جہوٹ بولا اور کیسا دہوکا اور مغالطہ عوام الناس کے بہکانے کو دیا ہے کہ قرآن سے تثلیث ثابت ہے اگر مسئلہ تثلیث یا الوہیت عیسوی حق ہوتی تو اس آیت مین خدا مسیحیون کی دین مین زیادتی کرنیکا الزام لگاکر اون کے ایمان لانیکی تاکید نکرتا اور یہہ نفرماتا کہ اس سے باز رہو تمہارے واسطے بہتر ہوگا۔ افسوس مضطر کی فہم پر جو آیت تثلیث کی جڑ کاٹ رہی ہے اوسیکو کہتا ہے کہ اوس سے تثلیث ثابت ہے اب جو عقلمند ہین وہ خود ہی قرآن شریف کی اس آیت کو سمجھکر فیصلہ کرسکتے ہین ماسوا اوسکے دوسری جگہہ سورہ مائدہ مین خداوند تعالی صاف فرماتا ہے۔

کہ جو لوگ مسیح ابن کو خدا کہتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ وہ خدا ہے تین مین کا تیسرا وہ کافر ہین۔ مگر مضطر صاحب کو حالت اضطراب مین کچھہ بھی نہین سوجھتا مجذوبون کی بڑ ہانکتے ہین جو محض بے اصل اور واہیات ہین۔

قولہ صفحہ ۴۰ مسیح کی الوہیت بھی اسی آیت ان المسیح سے ثابت ہے الخ

اقول کیا جواب مین ہوا بھی تو اوپر وہ آیت ہمنے نقل کرکے اوسکی صاف صاف تشریح کردی ہرگز اوس مین مسیح کی الوہیت کا اشارہ تک نہین ہے بلکہ برخلاف اوسکے اوسکی تردید اور تکذیب ثابت ہے کہ خدا نے مسیحیون کو اسی اعتقاد کی نسبت زیادتی کرنیکا مجرم قرار دیکر ایمان لانیکی ان کو تاکید فرمائی ہے اور اوس سے باز رہنے مین اون کی بھتری فرمائی دوسرے اگر کلمۃ اللہ سے خدائی ثابت کرتے ہو تو اول یہہ تبلاؤ کہ خدا سے صرف ایک یہہ ہی کلمہ نکلا جو مریم کے شکم مین مجسم ہوا یا اسکے علاوہ اور بھی پس جبکہ علاوہ اسکے اور بھی کلمے خدا سے نکلنا بیبل سے ثابت ہے تو پھر اسی صورت مین ایک کلمہ کو خدا قرار دینا اور دوسرون کو خدا نہ سمجھنا یہہ کس عقل کا تقاضا ہے۔ اس مین کچھہ خصوصیت مسیح کی نہین ہے تیسری اگر روح منہ سے خدائی ثابت کرتے ہو تو اسیطرح قرآن مین حضرت آدم کی روح کی نسبت اور حضرت جبرئیل کی نسبت بھی سورۂ مائدہ مین خدا نے روحنا فرمایا ہے اون کو بھی خدا سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ حسب تحریر بیبل نحمیاہ ۹ باب ۳۰ آیت اور گنتی ۱۱ باب ۲۹ آیت اور یوحنا کا خط عام ۴ باب ۱ سے ۳ تک سب نبیون کو جو روح اللہ تھے خدا کیون نہین مانتے ہو۔ اس صورت مین بھی مسیح کی کچھہ خصوصیت نہین ہے۔ چوتھے مضطر نے

اپنے دعوے کے ثبوت مین ایک قاعدہ خیالی گڑھکر پیش کیا ہے کہ جو جسکے تخم
و مادہ سے ظاہر ہوتا ہے وہ اوسی کے نام سے نامزد ہوتا ہے یہہ قاعدہ تو
تب ہی سچا ٹھہرے جب مضطر صاحب یا کوئی اور مسیحی یہہ ثابت کردے
کہ حضرت مسیح خدا کے تخم اور مادہ سے پیدا ہوئے ہین اور خدا مین مادہ
بہی ہے ورنہ مادہ گوئی اور تہریان سے خالی نہین حضرت عیسے انسانی تخم اور
مادے سے پیدا ہوئے تہے دیکھو اناجیل اربعہ ہین خود حضرت مسیح نے بالشبہ
جگہہ اپنے کو انسان کا بیٹا قرار دیا ہے کہین ایک جگہہ بہی یہہ نہین کہا کہ مین
خدا کا بیٹا ہون بلکہ جہان کہین خدا کو اپنا باپ کہا بہی ہے تو وہ ہی اپنے آبائی
اور قومی محاورے کے طور پر اوسی جگہہ اپنے شاگردون کا باپ بہی خدا کو قرار دیا
ہے دیکھو یوحنا کی انجیل ۲۰ باب ۱۷ آیت اور متی کی انجیل کے متعدد
مقامات ۵ باب سے ۷ باب تک۔ الغرض مسیح کی خدائی کسیطرح بائیبل
سے ثابت نہین ہوسکتی لہذا دعوی مسیحیون کا باطل۔

ابنیت مسیح

قولہ صفحہ ۹۴ قاعدہ جب اشیاء ذی روح مین نسبت نہایت ہی عزیزی اور اعزاز
کے یا قربت کی دکھانی ہوتی ہے تو بڑے کو نام اب یعنی باپ اور چھوٹے کو بنام
ابن یعنے بیٹا منسوب کرتے ہین۔ الخ

اقول اس امر مین تو مضطر صاحب نے خود ہی فیصلہ کردیا کچھہ خصوصیت
مسیح کی نہین حضرت یعقوب اور حضرت داؤد و سلیمان و ابراہیم
وغیرہ جتنے تمام بنی اسرائیل اور فرشتے تک سب اسی قربت اور اعزاز کی وجہہ سے بیٹے کہلائے

اور جسکو وہ نسبت عزیزی اور اعزاز کی اور قرب حاصل ہو وہی بیٹا کہلایا جاسکتا ہے لہذا مسیحیون کا دعوی باطل مضطر صاحب نے اسی تمام کتاب مین صرف خیالی پلاؤ پکایا ہے اور اپنے عقائد تثلیث الوہیت عیسوی وغیرہ کے ثبوت مین صرف عقلی دلائل سے کام لیا ہے اور اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ مین مضطر صاحب فرماتی ہین کہ جب مسیح انسان ہے تو گنہگار ہے کہ انسان گنہگار کا ہو اور گنہگار کے خیال گنہگار سے تمام بلکہ ہر کام گنہگار ہون گے اور گنہگار ناقص ہے اور ناقص لایق تسلیم نہین پس مضطر صاحب کے اس مقولہ کے موافق مسئلہ تثلیث اور الوہیت عیسوی وغیرہ جسکا دارمدار مضطر نے محض انسانی عقل اور تمیز پر رکھا ہے اور سوای اپنی عقل آرائی کے کوئی نقلی ثبوت اپنی کتاب مین پیش نہین کیا لہذا یہہ باتین ناقص اور محض بے اصل جو لائق تسلیم کے نہین۔

صفحہ ۵۲ مین جو مضطر صاحب نے ازراہ طعن عوام الناس کو دہوکہ اور مغالطہ دینے کے واسطے ازواج مطہرات کی فہرست لکھی ہے یہہ تعصب سے خالی نہین کیونکہ مسیحیون کے خدای مجسم کے اجداد جنکا متی نے نسب نامہ مین بیان کیا ہے اون مین سے بعض تو بطریق ناجائز پیدا ہوئے جیسے فارض بن یہوداہ اور بعض نے زناکاری کی جیسے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یعقوب عم عورتون کے عشق مین مبتلا ہو کر چودہ برس تک گلہ چراتے رہے اور حضرت سلیمان نے ہنود عورتین بیاہ کر اون کے عشق مین مبتلا ہو کر خدا کو چھوڑ کر بت پرستی مین مائل ہوے۔ اور رحاب کسبی جو یریحو شہر کی رہنے والی تھی اور تامر کسبی جو یہوداہ کے بیٹے کی بہو جس سے خود یہوداہ نے زنا کیا یہہ سب حضرت عیسی عم

کی دادیان تہین۔ باوجودیکہ یہہ سب خدا کے پیارے بیٹے تہے جنہنے ایسے
افعال قبیح سرزد ہوئے مگر پہر بہی اونکی نبوت اور خدائی فرزندی مین کچہہ فرق
نہ آیا۔ تو حضرت رسول عربی کی نسبت کہ جو اونہون نے چند نکاح کئے تہے
اور وہ بہی حکمت سے خالی نہین مسیحیون کا یہہ اعتراض تعصب اور
نفسانیت سے خالی نہین۔ ایسون ہی کی نسبت حضرت عیسے نے فرمایا ہے
دیکہو متی کی انجیل ۷ باب تنکے کو جو تیرے بہائی کی آنکہہ مین ہے کیون دیکہتا ہے
لیکن شہتیر کو جو تیری ہی آنکہہ مین ہے نظر نہین کرتا۔
اے ریاکار پہلے شہتیر کو اپنی آنکہہ سے نکال تب تنکے کو اپنے بہائی کی آنکہہ سے اچہی طرح
دیکہہ کے نکال سکیگا۔

قولہ آخیر صفحہ اعلان اگر کوئی محمدی الخ

اقول لاریب محمدی آپکی اون ساری باتون کو غلط بلکہ دشنام دہ سمجہتے
ہین جو آپنے زید و عمرو و بکر و غیرہ کی کتابون سے بلا ماخذ قرآن و حدیث
نقل کرکے بطور خود محمدیونکو الزام دہوکا دینا چاہا ہے۔ حالانکہ محمدی آپ کو بلا تامل
اجازت دیتے ہین اور دینگے کہ اگر آپ یا آپ کے کسی بہائی کی نظر مین کوئی بات
قابل اعتراض قرآن و حدیث مین پائی جاتی ہو تو شوق سے مع صفحہ سطر
عبارت پیش کرو اور ہیچ پنبو مگر اتنا خیال رہے کہ یہہ اعتراضات وہ ہون جنکے
جوابات اہل اسلام آپ صاحبون کو سا تنک و صامت نکر چکے ہون
اوسوقت انشاء اللہ تعالے اہل اسلام سے ایک ایک اعتراض کے ہزار ہزار
تسلی بخش جواب لیجیے گا۔ ورنہ اہل اسلام کے نزدیک آپکا کاغذ سیاہ کرنا منصور نہوگا

اور گریز تایب و تحقیق ہان اگر آپ سے اس قاعدہ کی پابندی نہو سکے تو آیندہ ہر گز ہر گز اسلام پر زبان کشادہ نہو جیگا۔ اور نہ اہل اسلام سے طعنہ زنی اور مقابلہ کا نام نہ لیجیگا بلکہ خود ہی اپنے گریبان مین منہہ ڈالکر انصاف کر لیجیئے گا۔

دعا

اے قاضی الحاجات و مجیب الدعوات تو اپنے فضل و کرم سے اپنے اون بندون کو جو محض اپنے عقل کے ٹٹو پر سوار ہو کر تیری تلاش مین جنگل جنگل آوارہ و سرگردان ٹکرین کہاتے پہرتے ہین راہ راست دکہلا تاکہ وہ تیری مقدس کلام قران شریف پر ایمان لاوین اور تیرے رسول حضرت رحمتہ اللعالمین کی دل و جان سے تابعداری قبول فرما کہ حیات ابدی کے چشمہ تک پہونچ جاوین۔ آمین آمین آمین

بہجن

آو کچہو سنو میرے بہیا	عیسو مسیح نہین پران بچیا
جگ مین جب[1] جنم لیو عیسو نے	ہیرودوس ہیونا[3] ناس کریا
ڈر سے عیسو[2] مصر کو بہاگے	سنگ لگائے پیتا اور میا
جب ہیرودوس نرگ[4] سدہارا	آکے ہوئے ناصرہ[5] کے رہیا
تیس برس[6] تک چہپے رہے گہر مین	کیون نہین نکلے پران بچیا

[1] متی ایک باب ۱۸ سے ۲۵ آیت تک [2] متی ۲ باب سے ۱۳ آیت [3] متی ۲ باب ۱۶ آیت [4] متی ۲ باب ۱۹ آیت [5] متی ۲ باب ۲۳ آیت [6] لوقا ۳ باب ۲۳ آیت

روح القدس[7] کبوتر بنکر	جب اوترے تب بہئے مسیحا

پیٹ[۹] کی خاطر چیلے بنگئے ۔ جال چھوڑ مچھلی پکڑیا ؁

چیلون[۱۰] نے بالین پیٹ کو چرائین ۔ ایک ہوئے خوداون کے سہیا

ایک سمی جو شہر مین آئے ۔ چوری منگائی سواری[۱۱] گدہیا

ڈر[۱۲] سے یہود کے رہتے تہے بیاکل ۔ پھرتے تہے گہات مین اونکی[۱۳] سپہیا

بہوک[۱۴] مین پہل انجیر کے ڈہونڈے ۔ بے پہل پیڑ کے ناس کریا

تریا[۱۵] سے پیت پیار لڑکون[۱۶] سے ۔ پرناری[۱۷] کے سنگ رکہیا

کسبی[۱۸] سے عطر ملاوے بدچہ ۔ اور راںڈون[۱۹] کے مال چکہیا

لعنتی[۲۰] اور[۲۱] بدکار کہایا ۔ اور ملعون[۲۲] بہی کا ٹھہر پڑہیا

عیسے کے کرم نہین بہائی ایسے ۔ جھوٹے ہین سب انجیل لکہیا

جو الزام نبی کو لگاوے ؁ ۔ ہے وہ پاپی نرک بسیا

ایک[۲۳] چیلے نے قید کرایا ۔ تیس یہود سے لئے روپیا

باقی چیلے چھوڑ کے[۲۴] بہاگے ۔ جلتے تھے سب ٹوکر طغوریا

روز و[۲۵] منتی کری عیسیٰ نے ۔ کا ہو بد پران بچین مہری میا

کوڑے[۲۶] مارے پلاطوس نے ۔ کانٹون[۲۷] چاٹنے جہائی سپہیا

سر[۲۸] پر تاج رکہا کانٹون کا ۔ پہر لگتی[۲۹] پوشاک پہنیا

[۹] لوقا ۳ باب ۲۳ و متی ۳ باب ۱۶ وغیرہ [۱۰] یوحنا کی انجیل ۶ باب ۲۶ آیت یوحنا کی انجیل ۱۳ باب ۴ ۲ آیت [۱۱] متی ۱۴ باب ۱۰ سے ۲۲ آیت تک [۱۲] متی ۱۱ باب ۱ سے ۵ آیت تک [۱۳] متی ۲۱ باب ۱ و ۲ آیت [۱۴] یوحنا کی انجیل ۱۱ باب ۵۴ و ۱۲ باب ۶ ۳ آیت وغیرہ [۱۵] یوحنا کی انجیل ۷ باب ۲۳ آیت و ۵۴ آیت [۱۶] متی ۲۱ باب ۱۸ سے ۲۰ آیت تک [۱۷] یوحنا کی انجیل ۱۱ باب ۵ آیت [۱۸]
[۱۹] لوقا ۸ باب ۲ و ۳ آیت [۲۰] لوقا ۷ باب ۳۷ آیت سے ۵۰ تک [۲۱] لوقا ۸ باب ۲ و ۳ آیت [۲۲]
گلاتیون کو خط ۳ باب ۱۳ آیت [۲۳] لوقا ۲۲ باب ۳ آیت یوحنا کی انجیل ۱۸ باب ۲ آیت [۲۴] گلاتیون کو خط ۳ باب ۱۳ آیت [۲۵] متی ۲۶ باب

کسی[۹۴] نے مارا کسی نے ٹھٹھو کا ۔ ہر ایک تہا واں ہنسی کرتا

سولی[۹۵] پہ میخیں ٹھوکائیں بدن پر ۔ پاس کھڑی ہوئی روتی ہے میّا[۹۶]

ایلی[۹۷] ایلی کہکے خدا کو پکارا ۔ پھر نہ خدا ہوا کچھ سنوایا

مضطر[۹۸] اور غمگین مسیحا ۔ بیکس[۹۹] اور فریاد کرتا

کہتا[۱۰۰] آب[۱۰۱] پیتا سوتا روتا[۱۰۲] ۔ اور دو جے سے[۱۰۳] عجز کرتا

سولی[۱۰۴] پہ پران تجے ہیں مسیحا ۔ قبریں[۱۰۵] گر گئے پران تجیا

ایک[۱۰۶] شخص خدا نہیں بھائی ۔ کانپے گرا او جگت ہنسیا

جو نہ بچا سکے جان کو اپنی ۔ وہ ہرگز نہیں پران بچیا

یہ سب ہے انجیل میں لکھا ۔ اوس سے ملا کر دیکھو سمجھیا

نرگ اگن میں جب تم پڑیو ۔ واں نہیں تمہیں شد کوئی بچیا

ہے بیری شیطان تمہارا ۔ گھات لگا سے ناس کریا

ڈرو خدا سے بجز خدا کے ۔ کوئی نہیں ہے پران بچیا

جو ایمان قرآن پہ لائے ۔ ہوگا وہ بیکنٹھ بسیا

بنا وسیلے احمد جی کے ۔ ہرگز پار لگے نہیں نیّا

حکم خدا سے روز قیامت ۔ تلج شفاعت سر پہ دھریا

---

۹۴ لوقا ۲۳ باب ۱۱ آیت ۹۵ اعمال ۲ باب ۲۳ آیت ۹۶ یوحنا کی انجیل ۱۹ باب ۲۵ سے ۲۷ آیت تک ۹۷ متی ۲۷ باب ۴۶ آیت ۹۸ متی ۲۶ باب ۳۷ سے ۴۴ تک یوحنا کی انجیل ۱۲ باب ۲۷ آیت و عبرانیوں کا خط ۵ باب ۷ آیت وغیرہ ۹۹ متی ۲۶ باب ۳۷ سے ۴۲ آیت و لوقا ۲۲ باب ۴۱ و ۴۴ آیت و لوقا ۲۲ باب ۴۲ سے ۴۴ آیت تک ۱۰۰ متی ۸ باب ۲۴ آیت ۱۰۱ یوحنا کی انجیل ۱۹ باب ۲۸ آیت ۱۰۲ لوقا ۲۲ باب ۴۰ سے ۴۵ آیت تک یوحنا کی انجیل ۱۱ باب ۳۵ آیت ۱۰۳ متی ۲۶ باب ۵۰ آیت و یوحنا کی انجیل ۱۹ باب ۳۰ آیت سے ۳۱ آیت تک ۱۰۴ متی ۲۷ باب ۵۱ سے ۵۳ آیت تک ۱۰۵ یرمیاہ ۱۰ باب ۱۰ و ۱۱ آیت رومیوں کو خط ۹ باب ۱۳ سے ۳۰ آیت تک

ہوگی نجات طفیل محمد ﷺ — اور نہیں ہے جگ دُو دِیّا
کر فضل خدا عاصی پر — ہے تو ہی سنکٹ کو ہریّا
پار لگیو طفیل محمد ﷺ — ہے منجدھار پھنسی میری نیّا
عاصی کی ارداس یہی ہے — ہے تو ہی سبکو دکھ ہرنیّا
نوح کو بیڑو کنارے لگایو — ویسے ہی پار لگا میری نیّا

۱۳۵۱

قطعات تاریخ از نتائج فکر شاعر جادو بیان جناب منشی خادم علی خان صاحب اختر تخلص المعروف ذلیل احمد پشاور

چو سیف جہانگیری شد جلوہ افزا — مرا فکر شد بہر تاریخ او
ندا از چہارم فلک آمد اختر — جہانگیر خان آفرین باد بر تو

۱۸۹۷ع

قطعہ دیگر

محسن ام نسخہ عجیب نوشت — نیست کس را مجال قال و قیل
مصرع سال فی البدیہہ گفتم — معترض نماند ہیچ دلیل

سمبت ۱۹۵۴

قطعات تاریخ از بندہ احقر المسلمین ابراہیم بیگ چغتائی اکبرآبادی متخلص بہ میرزا

وہ سیف ہے یہ کہ جسنے — مٹی میں ملایا دین قیّم
تاریخ یہ میرزا نے لکھی — کیا خوب مٹایا دین قیّم

۱۳۱۵ھ

قطعہ دیگر

جو سیف جہانگیری شایع ہوئی	خدا خوش محمد صفدر رضامند ہے
وہ سب مدعی رہ گئے دم بخود	یسوع جنکا سچا خداوند ہے
قلم کرکے حاسد کا سر یہ کہا	ابو صالح مصطفٰی کا دم بند ہے
	١٣٢٣

تقریظ و تاریخ عمدة المتکلمین جناب محمد جہانگیر خان صاحب ١٣١٥ھ

شکوہ آبادی

نظارگیان صنائع گوناگون قدرت کاملہ کارساز وحدہ لاشریک اللہ الصمد و تماشائیان بدائع بوقلمون ندرت
نادرہ طراز لا الہ الا ہو ولم یکن لہ کفوًا احد کو فریفتہ و شیفتگان دین متین شارع رسالت مبین سزاوار التحیۃ و الثنا اصطفا
و فریفتگان کلام صداقت ختام شافع روز جزا یارب امتی سازگار فریل و مدثر ارتضا کو نوید کہ
اندنون مین جو تالیف لطیف ماہر علم کلام جناب منشی محمد جہانگیر خانصاحب اکبرآبادی نے
بمعاونت جناب منشی بہولو خانصاحب زیب قلم و زینت رقم فرمائی ہے وہ قابل دیدار ارباب
ہنر و لائق شنید اصحاب سیر ہے اگر ناظرین کحل الجواہر جان بناوین زیبا و مبصرین حرز بازو و دل جان بنالے
بجا الحق نسخہ ہے یا دم اعجاز عیسوی کا نمونہ فی الواقع صحیفہ ہے یا رخ پرضیا ید بیضا موسوی کا گلگونہ
اگرچہ ظاہر مین اس تالیف لطیف کا نام سیف جہانگیری ہے مگر باطن مین گردن جمیع اہل ہوا کا
پورا انتقام تائید توحید مین باکمال تردید تثلیث مین بے ہمتا بالجملہ کتاب لاجواب بجمیع صفت موصوف ہے
خوبی اس حسن اسلوبی کی ملاحظہ شائقین پر موقوف ع مشک آن کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

بدیدم نامہ چون سیف جہانگیر	دلم شد طالب تاریخ ناطق
بپرسیدم زہاتف سال ہجری	بگفتا صاف گو خورشید صادق
	١٣١٥

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۷	۱ باب ۲۷ آیت	۱۰ باب ۲۶ آیۃ	//	//	اکھاڑیگا	اوکھاڑیگا
۸	۵	یہ بھی	یہ ہی	۶۰	۱۱	مشتاق	مشاق
۱۴	۱۹	۷ باب ۹ و ۱۰ آیۃ	۶ باب ۹ و ۱۰ آیۃ	۶۲	۱۰	مطابق تھی	مطابق تھا
۱۶	۸	۵ باب ۶ آیت	یعقوب کا خط ۵ باب ۶	۶۳	۴	پوری انجیل ہے	پوری انجیل نہین ہے
۲۱	۳	پتھر	تھپیڑ	۶۴	۱۰	جو مسیحی ہین	جو مسیحی ہے
۲۹	۱۲	۷ باب ۹ و ۱۰ آیت	۶ باب ۹ و ۱۰ آیت	۶۹	۸	اس سمجھ سے	سمجھ سے
//	۱۳	تمہارے دل کو	تمہارے دلون کو	۷۰	۱۷	یہ وہ قران	وہ قران
۲۹	۱۷	قلن یقبل	قلن یقبل	۷۴	۵	باناس اور ہیمیراس	یاناس و ہیمیراس
۳۱	۱	کلیسون	کاسیدون کو	۷۷	۱۵	ورق یعنی آئیو	ورق لیتے آئیو
۳۱	۱۴	۱ باب ۲۵ آیت	۱ باب ۲۶ آیت	۷۸	۴	یہ بھی	یہ ہی
۳۷	۵	اعمال ۲۵ باب	اعمال ۱۵ باب	۷۸	۱۴	قولہ صفحہ ۴۴ قران	اب حضرت عیسیٰ
۴۵	۸	تو پھر مسیح	تو پھر مسیحی	//	۱۹	تو بنا ہی	تو بتا ہی
۴۹	۱۷	کرنا چاہیئے	کرنا چاہیین	۷۹	۴	طرطوس رولی	طرطوس رومی
۵۲	۳	مغالطہ دیتا ہے	مطالطہ دیتا ہے	//	۵	ہین	ہے
۵۶	۱۴	عبرانی مین جدید مین	عبرانی جدید مین	//	۸	علو و متصل	علو و سفل
۵۹	۱۰	خدا صیحون کی	صیحون کی	//	۹	چیستہ زین	چیستہ ہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۰	بیبل	پیدایش	۹۱	۲	مناسب جاے	نامناسب جانے
″	۱۷	وہ آسمان	وہ ہر آسمان	″	۴	اور یہہ بھی	اور یہہ ہی
۸۰	۱	بنی ہے	بنی تھی	″	۹	ہے	ہہ
۸۱	۳	آدم کی حالتین	آدم کے نقشون مین	۹۲	۲	تاکہ اون کو	تاکہ اورون کو
۸۱	۶	رافل	راخل	۹۳	۱۲	اسہم	اسیم
″	۷	۳ باب ۷ اباب	۳ باب ۷ ۱۰ آیت	۹۵	۳	محض	محل
۸۱	۱۸	کر اس مین	اس مین	۹۵	۴	اون سے	اوسنے
۸۴	۷	یین دن پہلے	یین تین دن پہلے	۹۶	۹	غیر	عیر
″	۸	شام کیون	شام کسطرح	″	۱۰	خارض	فارض
″	۹	ملک صدق حضرت	ملک صدق کا حضرت	″	۱۱	اوس کی زناکار نسل مین خارض کی	اوسی زناکار نسل مین فارض کی
۸۵	۶	عیر	عزیز				
۸۷	۱	اوس کے لکھنے پر	اوس کے کہنے پر	۹۷	۱۶	بیاہ کرتے	بیاہ کر لیے
″	۶	مخلوق	معنون	۹۹	۵	زناکر کے	زناکر لے
″	۱۳	جوان	جوانی	۹۹	۱۶	ہان امام	امام
۹۰	۱۰	ہوسکتی	ہوسکتا	۱۰۲	۲	کسی بے	کبھی سے
″	۱۶	تے حضرت عیسیٰ	ستی حضرت عیسیٰ	″	۳	خائض	فارض
″	″	رات کو	روت کو	۱۰۶	۱	اون	اوس
″	۱۹	جیسے خود	جینے خود	″	۳	جانو	جاو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
؍	۱۰	انجیل سے بہی	انجیل سے ثابت ہی	۱۲۲	۴	غیر مشلہ	غیر مثلہ
۱۰۹	۴	کروئی گھڑے	کروبی گھڑے	؍	۱۰	ہین	نہین
۱۱۰	۸	سردار	سردار آتا ہے	۱۲۳	۱۳	جو بہ شبیت	جو بہ بہ شبیت
؍	۹	کوئی نہین	کوئی چیز نہین	؍	؍	شادی الاضلاع	متساوی الاضلاع
۱۱۱	۱۳	تسلو مسیون	تسلو نیقیون	۱۲۴	۱	شادی الاضلاع	متساوی الاضلاع
۱۱۲	۳	جگگانیکو	جگایا گر	؍	۴	؍	؍
؍	۱۶	خواہشات	خواہشات	۱۲۵	۴	کاجہان	کام جہان
۱۱۴	۵	دو سے کچھ	کچھ	؍	۱۷	کس ہین بتائید	کس ہین بتاتے
؍	۱۴	سچ ہو	سچے ہو	۱۲۶	۸	سپہر سب	بہی سب
۱۱۷	۹	غافل رہتا	غافل رہنا	۱۲۷	۱۱	کانام	کاآنا
؍	۱۰	کرتے	کرنی	؍	۱۵	اسب	اور سب
۱۱۸	۱	پیدا ہو کیا	پیدا ہوا کیا	؍	۱۷	مین سپہر	مین بہی
؍	۱۳	یہان سے	بیان سے	۱۲۸	۱۲	تیسرے	چوتھے
۱۱۹	۱۹	یہ یا تین	یہ تین	؍	۱۵	اعتماد اور اشتغال	اتحاد و اشتمال
۱۲۱	۱	انتقال	اشتمال	۱۲۹	۱۳	اشتغال	اشتمال
؍	۶	محاصل	حاصل	؍	۱۲	؍	؍
؍	؍	حاصل ہوا	قائل ہو	۱۳۰	۱۱	لاتفعلوا	لاتغلوا
۱۲۲	۱	اوس معنی مطلق	مانتے ہین اور واجب الوجود اور اس معنی مطلق کو تنزیہا	؍	۱۵	جیتے	جیسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۱	الزام لگاکر	کہ نیکا کا الزام لگاکر	۱۳۶	۱	تائب	ثابت
۱۳۲	۱	مسیح ابن کو	مسیح ابن مریم کو	"	۱۴	آکے ہوئے ناصرہ کے	آکے ناصرہ کے ہوئے
"	۵	کیا جواب ہین	کیا خواب ہین	"	۱۶	"	چیلے ہوئے یوحنا کی جاکر
۱۳۳	۱۴	روح ہین	روح مین	"	"	"	برچھی بیچ لگائی لٹریا

تمت بالخیر